مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے لیل و نہار

نظامِ شریعت

حضرت علامہ مفتی سید غلام جیلانی میرٹھی مدظلہ العالی

مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

مجھے اپنی عظمت و جلال کی قسم! بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی بڑی اچھی ہے

مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے لیل و نہار

معروف بہ

نظامِ شریعت

تالیف

حضرت علامہ مفتی سید غلام جیلانی میرٹھی مدظلہ العالی

مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

بار : اوّل، آفسٹ

کتاب : نظام شریعت

تصنیف : حضرت علامہ مفتی سید غلام جیلانی میرٹھی صدرالمدرسین
مدرسہ اسلامی عربی، اندر کوٹ میرٹھ (استاد شاہ احمد نورانی)

کاتب : نبیل احمد خاں خوشنویس، لاہور

ناشر : قاری حافظ محمد سعید

تعداد : ایک ہزار

صفحات : ۲۴۰

قیمت : مجلد : بارہ روپے

طابع : مجتبائی پرنٹرز پریس لاہور

ملنے کا پتہ : مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

فہرستِ مضامین نظامِ شریعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرانِ اسلام! انسان کی زندگی دو ہیں ایک دنیوی جو تھوڑے زمانے تک باقی رہ کر ختم ہو جاتی ہے۔ خالقِ عالم نے جتنا زمانہ اس کے لئے مقرر فرما دیا ہے اس سے ایک سکنڈ گھٹ سکتا ہے نہ بڑھ سکتا ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس میں کمی بیشی کر سکے۔ انسان کی دوسری زندگی اُخروی ہے جو ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہے دنیوی زندگی کی طرح اس کے لئے کوئی حد نہیں کہ وہاں پہنچ کر ختم ہو جائے۔ اس ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کا خیر و خوبی کے ساتھ گزرنا چونکہ دنیوی زندگی کے کامیاب ہونے پر منحصر ہے۔ اس لئے ہر عاقل کا فرض ہے کہ اپنی دنیوی زندگی کو کامیاب بنانے کے واسطے ہر ممکن کوشش عمل میں لائے۔ اور ہر وقت، ہر آن اس کی درستی کی جانب متوجہ رہے باقی رہی یہ بات کہ دنیوی زندگی کو کس طرح کامیاب بنایا جائے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ کامیابی کا صرف ایک طریقہ ہے اس کے سوا جس قدر طریقے ہیں سب کے سب حقیقی زندگی کو خراب کرنے والے ہیں اور وہ ایک طریقہ یہ ہے کہ دنیوی زندگی میں انسان کے دو تعلق ہیں ایک خالق سے دوسرا مخلوق سے۔ ان دونوں تعلقات کو ٹھیک اسی طرح قائم رکھے جس طرح سیدنا ہمارے مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھے، اور ان کے متعلق جو ہدایات فرمائیں اُن سب کو اپنا نصب عین بنائے یعنی اپنی زندگی کو محبوبِ خدا کی زندگی کے سانچے میں ڈھال کر آپ کے رنگ میں رنگ جائے۔ اپنے لیل و نہار کو آپ کے لیل و نہار کے ساتھ اس طرح مطابق کرے کہ عبادات و ریاضت میں، معاشرت و ملت میں، گفتار و رفتار میں، نشست و برخاست میں، خورد و بزرگ و احباب کی محبت میں، خورد و نوش و لباس میں، انسانی ضروریات سے فراغت اور جسم کی طہارت میں بیماری و تندرستی میں، غرض جملہ اعمال و حرکات میں آپ کے نقشِ قدم کو اپنا پیشوا بنا لے یہاں تک کہ اس کی حالت میں دائرۂ ذات سے نکل کر دونوں کی طرف خصلت ہو جائے۔

دنیا میں ہر قوم اپنی مذہبی معاشرت اور اپنے پیشوا کے طرزِ عمل کی مضبوطی سے پابند رہتی ہے

بلکہ اپنی معاشرت، اپنا تمدن، اپنے طریقے، دوسری اقوام میں رائج کرنے کے لئے یہ قوم نہ صرف مالی ایثار، بلکہ جانی قربانی بھی کر گزرتی ہے۔

مگر بڑے شرم کی بات ہے کہ مسلمان اسلامی معاشرت اور اسلامی آداب ترک کرتے جاتے ہیں، انگریز کو دشمنِ اسلام سمجھیں مگر معاشرت میں انگریز کو اپنے اوپر مسلط اس درجہ کر لیا ہے کہ بول چال میں انگریزی انداز مرغوب، کھانے پینے میں انگریزی طریقہ محبوب، اٹھنے بیٹھنے میں انگریزی آداب مطلوب، یہاں تک کہ شکل و صورت میں انگریز نما، اولاد کی تعلیم و تربیت میں انگریزی اصول، اور کو رمستورات کے لباس اور زیب و زینت میں میم صاحب کے اطوار پسند ہیں۔

آہ مقامِ غیرت! کہ زبان سے خدا و رسول کی محبت کا دم بھریں اور عمل میں دشمنانِ خدا و رسول کا ساتھ دیں، کیا اہلِ محبت کا شیوہ یہی ہے؟

اے پیارے بھائیو! اور اے اسلام کے شیدائیو! سنو! اور خوب غور سے سنو کہ شہنشاہِ مدینہ نے اپنی زندگی کے لیل و نہار اس طرح گزارے کہ دنیوی مشاغل اور فضولیات زندگی کو ان میں دیتے وقت بھی یادِ الٰہی سے غفلت نہ ہوئی۔ فقیروں کی صدا "یا در کھو بھولے مت" کا مطلب یہی ہے اور اخروی زندگی کی کامیابی اسی طریقہ سے حاصل ہوتی ہے۔

سونے کا اسلامی طریقہ

سیدِ انبیاء محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب استراحت فرماتے تو داہنی کروٹ پر لیٹ کر داہنی ہتھیلی کو داہنے رخسارے کے نیچے رکھتے اور اپنے معبودِ حقیقی کی جناب میں عرض کرتے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى "ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی نام پاک کی مدد سے سوؤں گا اور تیری ہی مدد سے بیدار ہوں گا"۔ ہمارے لئے اس میں یہ تعلیم ہے کہ بندہ ہر موقعہ پر معبودِ حقیقی کی طرف متوجہ رہے اور اپنے ہر کام کو اسی کے زیرِ قدرت اعتقاد کرے، نیند بھی اسی کے زیرِ قدرت ہے، جب چاہے دے اور جب تک چاہے جاری رکھے، چنانچہ انبیائے بنی اسرائیل میں حضرت عزیر علیہ السلام پر سو سال تک اور اصحابِ کہف پر تین سو سال تک بحکمِ الٰہی نیند جاری رہی جس سے اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اصحاب واقف ہیں، اور وہ جب چاہتا ہے نیند کو آنے سے روک دیتا ہے۔

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ہم بستر پر پڑے پڑے کروٹیں بدلتے رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نیند آجائے مگر نہیں آتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ نہیں چاہتا، اور جب چاہتا ہے آجاتی ہے، نیند بھی ایک قسم کی موت ہے کہ بدن کے بعض اعضاء اس کے آنے کے بعد اپنے کام سے معطل ہو جاتے ہیں اور نیند سے بیدار کرکے حیات سابق کو واپس فرماتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جو معبود حقیقی اس پر قادر ہے وہ یقیناً مارنے کے بعد جلانے پر بھی قدرت رکھتا ہے پس اس کو پیش نظر رکھنے کے بعد ہر عاقل اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اسلام کا پیش کردہ عقیدہ قطعی صحیح ہے کہ دنیوی زندگی ختم ہونے کے بعد بھی نوع انسان کو پھر زندہ کیا جائے گا تاکہ وہاں رہ کر جو اعمال کئے ہیں ان کی بنا پر جزا پائیں اور دوسرے مذہب والوں کا یہ کہنا کہ زندگی صرف دنیا ہی کی زندگی ہے اس کے ختم ہونے کے بعد پھر زندہ ہونا نہیں یقیناً خلاف عقل ہے اور اپنے احوال میں غور و فکر نہ کرنے پر مبنی ہے

مرکزِ ہدایت قاسم ولایت مولائے مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رب العالمین کی نعمتیں تقسیم فرمانے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ کچھ باندیاں لائی گئیں چکی پیسنے سے مالکِ کونین کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھوں میں چونکہ چھالے پڑ گئے تھے اس لئے میں نے ان سے کہا کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر گھر کے کام کاج کے لئے باندی طلب کر لیجئے۔ چنانچہ وہ تین مرتبہ حاضر ہوئیں مگر ملاقات نہ ہو سکی۔ بعد نماز عشاء جب حضور مکان میں تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کی آمد کا تذکرہ کیا۔ آپ اسی وقت ہمارے یہاں تشریف لائے۔ بعد اجازت مکان میں داخل ہوئے۔ ہم دونوں بستر پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے بستر سے اٹھنا چاہا مگر اس شب میں سردی چونکہ شدید تھی اس لئے اٹھنے سے روک دیا، اور فرمایا جیسے لیٹے ہو ویسے ہی لیٹے رہو۔ پھر اپنی صاحبزادی سے فرمایا آج ہمارے یہاں کس ضرورت سے آنا ہوا تھا؟ عرض کی، یا رسول اللہ! چکی پیسنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے، دیکھئے دونوں ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں، تو میں اس لئے حاضر ہوئی تھی کہ باندی عطا فرما دی جائے۔ ارشاد فرمایا۔ کیا اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ عرض کیا ہاں ارشاد فرمائیے۔ فرمایا جب بستر پر سوؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو۔ یہ چیز جو تم نے طلب کی تھی اس سے بہتر ہے۔

مسلم خواتین خصوصیت کے ساتھ اس واقعہ پر غور کریں کہ اُن کی دنیوی زندگی کے لئے اس میں بہترین ہدایات ہیں (۱) شوہر کی مالی حالت اگر خادمہ رکھنے کی اجازت نہ دیتی ہو تو بیوی کا فرض ہے کہ گھر کے کام خود انجام دے، شوہر سے بیجا مطالبے نہ کرے جیسا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عمل کر کے بتایا کہ سب کام اپنے ہاتھ سے انجام دیئے یہاں تک کہ چکی بھی پیسی (۲) گھر کے کام کرنے سے تکلیف ہوتی ہو یہاں تک کہ ہاتھوں میں چھالے پڑنے کی نوبت بھی آجائے تو عالی ظرف بیبیاں زبان پر حرفِ شکایت بھی نہیں لاتیں چہ جائیکہ روٹھ کر کام کاج چھوڑ دیں جس سے شوہر کو تکلیف پہنچے، بلکہ ایسے وقت کو صبر و سکون سے گذار دیتی ہیں جیسا کہ سردارِ عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چہیتی صاحبزادی نے عمل کر کے دکھا دیا (۳) شوہر کا بھی فرض ہے کہ بیوی کی آسائش و راحت کا خیال رکھے، اور اس کی تکالیف دور کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرتا رہے جیسا کہ شیرِ خدا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے بتایا کہ باندیوں کے آنے کی اطلاع پا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مشورہ دیا کہ جا کر باندی کے لئے درخواست پیش کریں تاکہ تکالیف سے نجات ملے (۴) موجودہ زمانہ میں تعلیم یافتہ خواتین چکی پیسنے کو عیب سمجھتی ہیں ان کو اس واقعہ سے یہ سبق لینا چاہیئے کہ اگر عیب ہوتا تو شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کے لئے کس طرح گوارا فرماتے
بعض خواتین یہ خیال رکھتی ہیں کہ چکی پیسنا عیب تو نہیں مگر شریفوں کے لئے موزوں بھی نہیں، انہیں اپنے خیال کی اس طرح اصلاح کر لینی چاہیئے کہ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے زیادہ تو در کنار کوئی خاتون شرافت میں ان کے برابر بھی نہیں ہو سکتی، تو اگر چکی پیسنا شریفوں کے لئے موزوں نہ ہوتا تو آپ ان سے فوراً ترک کرا دیتے۔ پس معلوم ہوا کہ شریفوں کے لئے چکی پیسنا ناموزوں نہیں (۵) اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ جسمانی راحت کے سوال کو کسی مصلحت کے ماتحت پورا نہ کرتے ہوئے اگر کوئی اچھی بات تعلیم کی جائے تو شانِ ادب یہی ہے کہ اس کو بے چون و چرا تسلیم کر لیں اور اپنے سوال کے پورا کرنے پر اصرار نہ کریں جیسا کہ خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عمل کر کے دکھا دیا۔

رحمتِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے

تو خود بھی امن میں رہے گا اور اس کا ہمسایہ بھی، بلکہ ہمسایہ کا ہمسایہ بھی بلکہ اس کے گرد و گرد کے مکانات بھی امن میں رہیں گے (بیہقی شریف):

باوضو سونا

جلیل القدر صحابی حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ دارین تاجدارِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان باوضو سوئے اور اسی شب میں انتقال ہو جائے تو اس کو مرتبۂ شہادت نصیب ہوگا (سبحان اللہ)

اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر وقت باوضو رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ سات چیزوں سے اس کی عزت افزائی کرتا ہے:

(۱) فرشتوں کو اس کی صحبت میں رہنے کی رغبت ہوتی ہے (۲) اعمال لکھنے والے فرشتوں کا قلم اس کے لئے ثواب لکھنے میں مسلسل جاری رہتا ہے (۳) اس کے تمام اعضاء تسبیح کرتے ہیں (۴) اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو توفیق عطا فرماتا ہے کہ اس سے تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہو (۵) سونے کی حالت میں بھوت پریت کے نقصان پہنچانے سے فرشتے ایسے شخص کی حفاظت کرتے ہیں (۶) جانکنی کی سختی سے ایسا شخص محفوظ رہتا ہے (۷) جب تک باوضو ہے اللہ تعالیٰ کی امان میں ہے۔ حدیث میں ہے۔ فرمایا "اَلْوُضُوْءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ" یعنی وضو مومن کا ہتھیار ہے۔ اسی واسطے مخدوم حضرت شاہ مینا قدس سرہ کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ نیند سے جس وقت بیدار ہوتے فوراً تیمم فرما لیتے پھر وضو کی تیاری میں مشغول ہوتے۔ وضو اور تیمم کے متعلق ایک نکتہ بیان فرمایا جو محفوظ کر لینے کے قابل ہے۔ ارشاد فرمایا کہ بشر کی اصل خلقت پانی اور مٹی سے ہے۔ دنیا کی آگ ان دونوں سے بجھ جاتی ہے تو قوی امید ہے کہ آخرت کی آگ بھی ان سے بجھ جائے۔ (آمین)

خوفناک خوابوں کا علاج

عرش کی عزت فرش کی زینت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر خوفناک خوابوں کی شکایت کی۔ فرمایا کہ سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب و عذاب سے اور اس کے

بندوں کی شرارت سے اور شیطان کے وسوسوں سے دوران کے جاننے ہونے سے۔

شب میں بیدار ہو تو کیا کرے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب دوجہاں شافع عاصیاں صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم مبارک جب کھلتی تو اپنے معبود حقیقی کی یاد میں الفاظ فرماتے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ" یعنی معبود برحق صرف اللہ ہے نہ اس جیسی کسی کی ذات ہے نہ اس جیسی کسی کی صفات ہیں۔ دنیا و آخرت میں سرکشوں پر قہر فرمانا اس کی شان ہے تمام آسمان زمین اور دونوں کی درمیانی کائنات کی پرورش فرمانے والا ہے، ہر چیز پر غالب ہے کہ اس کے قبضہ قدرت سے کوئی مخلوق باہر نہیں ہوسکتی۔ خطا کاروں کی دنیا اور آخرت میں کثرت خطا پوشی فرمانے والا ہے۔

تعلیمات سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل میں ہمارے لئے یہ تعلیم ہے کہ دنیوی تعلقات کو قائم رکھتے ہوئے معبود حقیقی کے ساتھ اتنا قوی تعلق پیدا کرنا چاہئے کہ سوتے سوتے گر آنکھ کھل جائے تو لبوں کو اس کی یاد میں بے ساختہ جنبش ہونے لگے، زبان پر بلا توقف اس کا ذکر جاری ہو جائے چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی بدولت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہ کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی مجلس میں حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت ایک جنتی مرد آرہا ہے۔ کچھ وقفے کے بعد ایک انصاری اس طرح حاضر ہوئے ان کے بائیں ہاتھ میں جوتے تھے اور ریش مبارک سے آب وضو کے قطرے ٹپک رہے تھے، دوسرے دن آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اس وقت ایک جنتی مرد آرہا ہے چنانچہ وہی انصاری اسی شکل سے پھر حاضر ہوئے۔ تیسرے دن آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا اور وہی انصاری اسی ہیئت سے مجلس میں حاضر ہوئے۔ مجلس برخاست ہونے پر عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان انصاری کے ساتھ بایں خیال ان کے مکان پر گئے کہ رات وہیں پہ گزاریں اور یہ معلوم کریں کہ وہ کیا چیز ہے جس کی بنا پر ان کو تین مرتبہ جنتی فرمایا گیا۔ رات بھر ان کے حالات کا مطالعہ کرکے بیان فرمایا کہ رات میں انہوں نے جتنی مرتبہ کروٹ بدلی ہر مرتبہ ان کی زبان پر اللہ اکبر جاری ہوتا تھا (۲) سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں مولیٰ تعالیٰ

کی صفت قہار اور آخر میں صفت غفار بیان کر کے ہمیں یہ تعلیم فرمائی کہ عاقل کا فرض ہے کہ مولیٰ تعالیٰ کی ان دونوں صفتوں کو پیشِ نظر رکھے یعنی اس کے قہر سے ڈرتا بھی رہے اور مغفرت کی امید بھی رکھے نہ صفتِ قہار کو فراموش کر کے بے خوف ہو جائے۔ علانیہ طور بیباکی اور جسارت کے ساتھ احکامِ شریعت کی خلاف ورزی کرنے لگے نہ صفتِ غفار کو بھلا کر اس کی رحمت سے مایوس ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافر مایوس ہوتے ہیں مومن مایوس نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں فرمایا۔ "لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ" یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافر قوم ہی مایوس ہوتی ہے جس طرح صفت غفار کو فراموش کر کے رحمتِ الٰہی سے مایوس ہونا قرآنی ارشاد کے مطابق کافر کی شان ہے اسی طرح صفتِ قہار کو بھلا کر بے خوف اور بیباک ہو جانا کافر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مومن دونوں صفتوں کو پیش نظر رکھتا ہے اسی واسطے فرمایا گیا کہ ایمان خوف و امید کے درمیان ہے (۳) ان جنتی انصاری کے واقعے سے یہ سبق ملا کہ جوتے بائیں ہاتھ میں لے جائیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ پروردگار آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ بستر یا زمین پر سوئے اور شب میں دائیں بائیں کروٹ بدل کر مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ ذکر الٰہی کرے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو یہ مجھ کو اس وقت بھی نہیں بھولا، تم کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو آغوشِ رحمت میں لے کر اس کے گناہ معاف فرما دیئے (سبحان اللہ) "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

(ترجمہ) میں اقرار کرتا ہوں کہ معبودِ برحق تنہا اللہ ہی ہے۔ ذات و صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے حقیقی بادشاہت ہے اور سب خوبیاں اسی کے لئے سزاوار ہیں زندہ فرماتا ہے اور موت دیتا ہے اور خود ایسا زندہ ہے کہ موت نہیں آ سکتی۔ اسی کے دستِ قدرت میں سب بھلائیاں ہیں اور وہ ہر ممکن چیز پر قدرت رکھتا ہے

شب میں بستر سے اٹھ کر واپس آئے تو کیا کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شب میں بستر سے اٹھ کر پھر واپس آئے تو اس کو جھاڑ لے اور کروٹ پر

لیٹ جائے اور دل ہی میں یوں عرض کرے: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

(ترجمہ) اے اللہ تیرے ہی نام پاک کی مدد سے میں کروٹ پر لیٹا اور تیری ہی مدد سے اٹھوں گا اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی بخشش فرما دیجیو اور اگر واپس فرمائے تو اس کی ان خلق و اوصاف کے ساتھ حفاظت کیجیو جن کے ساتھ تو نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

درمیانِ شب میں آسمان کی طرف نگاہ کرے تو کیا کہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کالی کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر فرما کر یہ آیت پڑھی: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: بے شک آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں نشانیاں ہیں (جو کہ ذات حق کے وجود پر دلالت کرنے والی ہیں) عقلمندوں کے لئے جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور اس سے اپنے بنانے والے کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے) اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا (بلکہ اپنی معرفت کے واسطے روشن دلیل بنایا) پاکی ہے تجھے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے (چوتھا پارہ سورۂ آل عمران) پھر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَّفِي بَصَرِي نُورًا وَّفِي سَمْعِي نُورًا وَّعَنْ يَّمِينِي نُورًا وَّعَنْ شِمَالِي نُورًا وَّمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَّمِنْ خَلْفِي نُورًا وَّمِنْ فَوْقِي نُورًا وَّمِنْ تَحْتِي نُورًا وَّعَظِّمْ لِي نُورًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ یعنی اے اللہ میرے قلب میں نور پیدا فرما دے اور میری آنکھوں میں نور اور میرے کانوں میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے سامنے نور اور پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور (یعنی میرے قلب و قالب کے ہر حصہ کو منور فرما دے) اور قیامت کے دن مجھے عظیم نور عنایت فرما۔ فقیہ ابو اللیث سمرقندی قدس سرہٗ القوی نے ارشاد فرمایا کہ

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جس نے ستاروں کو دیکھا اور ان کے عجائبات اور اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تفکر کر کے مندرجہ ذیل آیت پڑھی تو اس کے نامۂ اعمال میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی: رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (ترجمہ) "اے ہمارے پروردگار تو نے اس کو بے کار نہ بنایا تجھ کو پاکی ہے ہر عیب سے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

شبِ قدر دیکھے تو کیا دعا مانگے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر شبِ قدر دیکھوں تو کیا کہوں؟ فرمایا یہ دعا مانگو "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ" "اے اللہ تو بے شک معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، تو مجھ کو معاف فرما دے۔"

تعلیمات۔ مضرت اور منفعت دو چیزیں ہیں۔ ہر سلیم العقل انسان مضرت سے بچنا اور اس کے دور کرنے کی طلب اپنے قلب میں رکھتا ہے۔ منفعت کو حاصل کرتا اور اس کے حصول کی خواہش اپنے دل میں رکھتا ہے بلکہ حیوانات بھی مضرت رساں چیزوں سے بچتے اور نفع بخش اشیاء کی جانب مائل ہوتے ہیں یہ باتیں ظاہر ہیں، ان میں غور و فکر کی ضرورت نہیں۔ ہاں قابلِ غور چیز یہ ہے کہ دفعِ مضرت اور حصولِ منفعت میں سے کس کو مقدم رکھا جائے یعنی پہلے مضرت کے دفع کرنے کی جانب توجہ کی جائے پھر حصولِ منفعت کی طرف۔ یا پہلے منفعت حاصل کریں پھر مضرت دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں مولیٰ تعالیٰ سے نعمتیں مانگنے کے لئے نہیں فرمایا بلکہ کوتاہیوں اور خطاؤں کی معافی طلب کرنے کا حکم دے کر اس امر کو واضح فرما دیا کہ مضرت کا دفع کرنا منفعت کی تحصیل سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے، بندہ کو چاہیے کہ دفعِ مضرت کی طلب کو طلبِ منفعت پر مقدم رکھے (۲) شبِ قدر جو [illegible] کے نزول اور دعاؤں کے مقبول ہونے کے لئے مخصوص وقت ہے اس میں معافی طلب کرنے کا حکم دے کر ہمیں یہ تعلیم بھی دی کہ فضیلت والے اوقات میں اہم ترین امور ہی طلب کرنا چاہیے (۳) اس ارشاد فرمودہ دعا میں ہمیں طریقِ سوال کی یہ تعلیم دی گئی کہ جس سے سوال کیا جائے سائل کو چاہیے کہ پہلے مسئول کے مناسب صفت کے ساتھ اس کی تعریف کرے جیسا کہ

اس دعا میں مولیٰ تعالیٰ کی صفت عفو کے ساتھ سوال کیا گیا پھر اس سوال کو پیش کرتے تاکہ ہوں کے پورا ہونے میں تاخیر نہو اور سائل منزل مقصود تک جلد تر پہنچ جائے۔

اچھا خواب دیکھے تو کیا کرے
سرکار کونین تاجدار دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اچھا خواب دیکھیں تو بیدار ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائیں اور کہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور صرف دوست یا عالم سے بیان کریں، علم تعبیر کے جاننے والے ائمہ فرماتے ہیں کہ خواب نہ عورت سے بیان کیا جائے نہ دشمن سے۔

برا خواب دیکھے تو کیا کرے
محبوب خدا سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب برا خواب دیکھیں تو بیدار ہونے کے بعد بائیں جانب تین مرتبہ تھوتھو کر دیں اور تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھیں اور کروٹ بدل لیں اور کسی سے بیان نہ کریں تو نقصان نہ پہنچے گا۔

جس سے خواب بیان کریں وہ کیا کہے
فاروق اعظم امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہر بصرہ میں بحیثیت حاکم مقرر فرمایا تھا انھیں ایک مراسلہ تحریر فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جب کوئی خواب دیکھ کر اپنے بھائی سے بیان کرے تو بھائی کو چاہیے کہ یوں کہے خَیْرٌ لَّنَا وَ شَرٌّ لِّعَدُوِّنَا۔ ترجمہ۔ یہ ہمارے لئے بہتر ہو اور دشمنوں کے لئے برا۔ مقام غور ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں اسلامی آداب کس قدر اہمیت رکھتے تھے کہ دارالخلافہ کی جانب سے جو مراسلہ جاری ہے اس میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو یہ اسلامی طریقہ تعلیم کر دیں اس کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے نفس کا جائزہ لے کر اسلامی آداب کی طرف رغبت رکھتا ہے یا غیر مسلم اقوام کے طریقوں کو پسند کرتا ہے علم تعبیر کے جاننے والے فرماتے ہیں کہ تعبیر دینے والے کو چاہیے کہ بروقت طلوع آفتاب اور بوقت غروب اور زوال کے وقت اور رات میں تعبیر نہ دے۔ (فتح الباری شرح بخاری شریف)

جھوٹا خواب بیان کرنے کا حکم
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اشرف انبیا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ جس نے جھوٹ خواب بیان کیا تو روزِ قیامت اس وقت تک عذاب میں گرفتار رہنے کا مستحق ہوگا جب تک جَو کے دو دانوں میں گرہ لگائے اور گرہ ہرگز نہ لگا سکے گا۔ اور جو شخص ایسے لوگوں کی باتوں کی طرف کان لگائے گا جو اس کو سنانا نہیں چاہتے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جو شخص تصویر بنائے گا تو قیامت میں اس وقت تک عذاب میں مبتلا رہنے کا سزاوار ہوگا جب تک اس میں روح پھونکے اور ہرگز نہ پھونک سکے گا (بخاری شریف)

سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خواب

یہ یاد رہے کہ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب وحی ہوتے ہیں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مالکِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد نمازِ فجر فرمایا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ حاضرین نے عرض کیا نہیں، فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور ہاتھ پکڑ کر زمینِ شام کی طرف مجھے لے چلے۔ تو دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہے اور ایک کھڑا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے اس بیٹھے ہوئے کے جبڑے میں اس طرح داخل کرتا ہے کہ چیرتا ہوا گدی تک پہنچتا ہے پھر نکال کر دوسرے جبڑے میں داخل کرتا ہے اس وقت پہلا جبڑا اصلی حالت پر آجاتا ہے پھر اس سے نکال کر اس میں اور اس سے نکال کر اس میں یہی عمل جاری ہے میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے تو ان دونوں آدمیوں نے کہا کہ چلئے چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا ہے اور ایک آدمی اس کے سر کے قریب کھڑا ہے جس کے ہاتھ میں ایک پتھر ہے جو لیٹے ہوئے اس کے سر پر اس قدر زور سے مارتا ہے کہ سر کچل جاتا ہے پھر پتھر کو اُٹھا کر لاتا ہے اس وقت تک سر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے پھر پھر اسی کو کچل دیتا ہے یہی عمل جاری ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے اُنھوں نے کہا کہ چلیے چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ تنور کے مانند ایک غار دیکھا جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے بہت کشادہ تھا۔ اس میں آگ جل رہی تھی اس میں کچھ برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ آگ کے شعلے جب بلند ہوتے تو وہ مرد اور عورتیں اُن کے ساتھ غار کے منہ تک پہنچتے اور شعلوں کے پست ہونے سے پھر اندر چلے جاتے، میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے تو اُنھوں نے کہا چلئے۔ چنانچہ چلے۔ یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے۔ اس میں ایک آدمی تھا اور

ایک آدمی کنارے پر جس کے سامنے پتھر پڑا ہوا تھا۔ نہر والا آدمی کنارے کے قریب پہنچ کر
جب نکلنا چاہتا تو یہ کنارے والا آدمی اس قدر زور سے اس کے منہ پر پتھر مارتا کہ جہاں تھا،
وہیں پہنچ جاتا پھر وہ کنارے کی طرف نکلنے کے واسطے آتا یہ پھر پتھر مارتا یہی عمل برابر سے
جاری تھا میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ چلئے چلئے چلے حتیٰ کہ ایک سرسبز
باغ میں پہنچے اس میں ایک بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا آدمی اور کچھ بچے تھے
اس درخت کے قریب ایک آدمی آگ جلا رہا تھا میرے دونوں ساتھی مجھ کو لے کر اس درخت پر
چڑھ گئے اور درخت کے درمیان ایک مکان تھا اس میں مجھ کو داخل کر دیا۔ ایسا خوبصورت مکان
میں نے نہ دیکھا تھا اس میں بوڑھے اور جوان مرد تھے بچے اور عورتیں بھی تھیں پھر مجھ کو اس مکان سے
نکال کر درخت کے اوپر چڑھے اور ایسے مکان میں داخل کیا جو اس سے بہترین تھا اس میں بوڑھے
اور جوان تھے میں نے ان دونوں ساتھیوں سے کہا کہ تم نے مجھے رات بھر گھمایا بتاؤ میں نے جو
کچھ دیکھا وہ کیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ جس آدمی کے جبڑے چیرے جا رہے تھے وہ جھوٹا ہے کہ
جھوٹی بات کہہ دیتا تھا۔ سننے والے اس بات کو اوروں سے بیان کرتے وہ دوسروں سے یہاں
تک دنیا بھر میں پھیل جاتی قیامت تک اس پر یہی عذاب کیا جائے گا۔ اور جس کا سر کچلتے ملاحظہ فرمایا
تھا یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم قرآن عطا فرمایا نہ رات میں اس کی تلاوت کی نہ دن
میں اس کے احکام پر عمل کیا قیامت تک اس پر یہی عذاب ہوتا رہے گا اور جن کو اس غار میں
ملاحظہ فرمایا تھا یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جنھوں نے دنیا میں زناکاری کی تھی اور جن کو خون کی نہر
میں ملاحظہ فرمایا وہ سود خوار ہے اور اس بڑے درخت کی جڑ میں جو بوڑھے آدمی تھے وہ حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ان کے پاس جو بچے تھے وہ لوگوں کی اولاد ہیں۔ اور اس درخت کے
قریب جو صاحب آگ جلا رہے تھے وہ مالک خازن ہیں۔ اور جس مکان میں آپ پہلی مرتبہ داخل ہوئے
تھے وہ عام مسلمانوں کا مکان ہے اور یہ مکان شہیدوں کے واسطے ہے میں جبریل ہوں اور یہ
میکائیل ہیں آپ سر اٹھائیے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں نے سر اٹھایا تو ایک سفید ابر نظر آیا ان دونوں
نے عرض کیا کہ یہ حضور کا مقام ہے آپ نے فرمایا چھوڑ دو تاکہ میں داخل ہو جاؤں۔ عرض کیا کہ ابھی
آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی تو اس میں تشریف لے جائیں گے (بخاری شریف)

سونے سے بیدار ہو تو کیا کرے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب خواب سے بیدار ہوتے تو یہ کلمہ فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

(ترجمہ) سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے موت (خواب) کے بعد ہمیں حیات (بیداری) عطا فرمائی اور روز قیامت اعمال کی جزا کے واسطے اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے ہم کو زندہ کرکے قبر سے نکالا جائے گا۔ **تعلیمات**۔ اس نبوی عمل میں ہمارے لئے چند ہدایات ہیں (۱) یہ کہ وصول نعمت پر اپنے منعم کا شکر بجا لائے تاکہ حسب وعدہ قرآنی مزید نعمتیں پائے۔ منعم کی بوجہ نعمت تعظیم کرنے کو شکر کہتے ہیں۔ یہ تعظیم قلب سے ہو یا زبان سے یا دیگر اعضاء سے جس سے بھی ہو کچھ شکر ادا ہو جائے گا۔ مگر جو تعظیم زبان سے کی جائے وہ اعلیٰ درجہ کا شکر ہے۔ اس لئے کہ یہ نعمت کو زیادہ آشکارا کرتی ہے۔ بخلاف قلبی تعظیم کے کہ وہ خود مخفی چیز ہے۔ نیز تعظیم زبانی کی دلالت ثبوت نعمت پر ظاہر تر ہے۔ ذکی بلید ہر شخص اس پر مطلع ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ معانی الفاظ سے واقفیت رکھتا ہو۔ بخلاف دیگر اعضاء کی تعظیم کے کہ اس کی دلالت ایسی نہیں۔ نظر بر ایں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَّمْ یَحْمَدْہُ یعنی زبان سے تعظیم کرنا اعلیٰ درجہ کا شکر ہے جس نے زبان سے تعظیم نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ کا اعلیٰ درجہ کا شکر ادا نہ کیا۔ یہ تو ارشاد نبوی ہے اور وہ عمل تھا کہ نعمت بیداری پانے پر اپنے منعم حقیقی کی مذکورہ بالا کلمات کے ساتھ زبان سے تعظیم بجا لائے یعنی نبوی قول اور نبوی عمل دونوں سے ہم کو یہ تعلیم دی گئی کہ وصول نعمت پر شکر کا اعلیٰ درجہ اختیار کریں۔ (۲) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کلمات میں بیداری کا تذکرہ فرما کر یہ تعلیم بھی فرما دی کہ کلمات شکر میں اس نعمت کا بھی ذکر کر دینا چاہئے جس کے حصول پر شکر ادا کیا جا رہا ہے اس لئے کہ ذکر نعمت سے منعم کی محبت بڑھتی اور خلوص پیدا ہوتا ہے (۳) عربی زبان میں لفظ نا جمع کی ضمیر ہے۔ جب متکلم اپنے ساتھ کسی حیثیت سے اوروں کو شریک کرنا چاہتا ہے تو اس وقت جمع کی ضمیر استعمال کی جاتی ہے مثلاً بندہ جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا یعنی سیدھے راستے کی طلب میں بندے نے اپنے ساتھ دوسرے دینی بھائیوں

کو بھی شریک کرلیا اسی واسطے اِهْدِنَا میں ضمیر جمع ذکر کی اور اگر کسی حیثیت سے دوسروں کو
شریک کرنا مقصود نہ ہوتا تو اِهْدِنِي صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا کہا جاتا جس کا ترجمہ یہ ہوتا مجھکو سیدھا
رستہ دکھا۔ اور دوسروں کو اپنے ساتھ ثواب میں شریک کرنے کے لئے متکلم جمع کی ضمیر استعمال کرتا
ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں نَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰی ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں تو چونکہ اللہ تعالیٰ کی حمد
میں جو کلمہ حمد کی زبان سے نکلتا ہے اس پر ثواب ملتا ہے اس لئے یہاں پر جمع کی ضمیر استعمال کرنے
سے مقصود یہ ہے کہ ان کلمات کے ثواب میں دوسروں کو شریک کرلیا جائے۔ اگر یہ مقصود نہ ہوتا
تو واحد کی ضمیر لائی جاتی اور اَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰی کہا جاتا اور ترجمہ یہ ہوتا کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد
کرتا ہوں جیسے کہ حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا کلمات شکریہ کی
ضمیر کے ساتھ اَحْيَانَا اور اَمَاتَنَا فرما کر ان کے ثواب میں اپنے ساتھ اپنی امت کو بھی
شریک فرما لیا تو ہمیں اس عمل نبوی سے یہ تعلیم حاصل ہوئی کہ مسلم کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے کہ اپنے
دینی بھائیوں کی ہمدردی اور خیرخواہی میں فروگذاشت نہ کرے۔ ان کو ہر ممکن طریقے سے نفع پہنچانے
کی کوشش میں لگا رہے حتی کہ کلمات حمد و شکر میں بھی ان کو شریک کرلے۔

ایصال ثواب کا ایک فائدہ یہ بھی ہے اسی واسطے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوقت بیعت یہ
شرط بھی فرمالیتے کہ بیعت ہونے والا ہر مسلم کی خیرخواہی کرے گا۔ بخاری شریف میں ہے کہ جریر بن
عبداللہ بجلی نے فرمایا کہ میں نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں پر اس شرط سے
بیعت کی تھی کہ نماز پڑھتا رہوں گا زکوٰۃ دیتا رہوں گا اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرتا رہوں گا۔ چنانچہ
حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر شرطوں کے ساتھ حضرت اس شرط کو بھی کامل طور پر پورا کرتے
تھے ایک مرتبہ اپنے غلام کو گھوڑا خریدنے کے واسطے حکم فرمایا۔ غلام نے ایک گھوڑا تین سو
روپئے میں خریدا اور گھوڑے والے کو ہمراہ لے کر واپس آیا تاکہ اس کو قیمت دلوادی جائے۔ حضرت
جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھوڑے والے سے فرمایا کہ تمہارا گھوڑا تین سو روپئے سے زائد قیمت
کا ہے اس کو چار سو میں فروخت کرتے ہو؟ اس نے کہا آپ کو اختیار ہے۔ آپ نے فرمایا یہ چار سو
روپئے سے بھی زائد کا ہے پانچ سو میں فروخت کرتے ہو؟ اس نے کہا آپ مختار ہیں۔ آپ قیمت بڑھاتے
گئے وہ راضی ہوتا گیا یہاں تک کہ اس کو آٹھ سو میں خرید فرمایا۔ لوگوں نے کہا آپ نے یہ کیا کیا

جب وہ تین سو میں دے چکا تھا پھر قیمت بڑھانے کے کیا معنی۔ آپ نے فرمایا میں نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر اس شرط سے بیعت کی تھی کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا تو
اس کو پورا کر رہا ہوں۔ سُبْحٰانَ اللّٰہ این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند برادرانِ اسلام!
اس واقعہ کو پڑھنے یا سننے کے بعد ہر مسلم مرد اور ہر مسلم خاتون کا فرض ہے کہ اپنے اپنے دل کے
گوشوں پر گہری نظر ڈال کر معلوم کریں کہ ان میں سے کسی اپنے مسلمان بھائی کی بدخواہی کا ارادہ
یا اس کو ضرر پہنچانے کا خیال تو پوشیدہ نہیں ہے اگر ہو تو فوراً اس کو اس سے پاک کریں اور
حضورِ قلب کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں یا ربَّ مُحَمَّدٌ شبِ معراج کے دولہا کا صدقہ
یا ربَّ مُحَمَّدٌ کشورِ رسالت کے بادشاہ کا صدقہ یا ربَّ مُحَمَّدٌ سبز گنبد والے آقا کا صدقہ
حضرت جریر کی طرح ہمارے دلوں کو بھی مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے جذبات سے لبریز
فرما دے اور ان کی طرح تازیست اس پر عامل رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین (۵) سیدِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کلماتِ شکر کے اخیر میں وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ فرما کر مسئلۂ معاد پر تنبیہ
فرما دی اور یہ تعلیم دی کہ جو ذات نیند طاری کرنے کے بعد بیدار کرنے پر قادر ہے وہ اس پر
بھی قادر ہے کہ دنیا میں موت دینے کے بعد قیامت کے دن زندہ فرمائے اس لئے کہ نیند بھی ایک
قسم کی موت ہے۔ اور یہ تعلیم بھی فرمائی کہ ہر انسان کو مرنے کے بعد زندہ ہو کر اپنے اعمال کی
جزا پانی ہے۔ مومن کا فرض ہے کہ اس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عمل کرے کبھی اس سے غافل نہ ہو۔

نمازِ تہجد

نمازِ عشاء کے بعد اور صبحِ صادق سے پہلے اس درمیان میں سونے کے بعد جو نوافل پڑھے
جائیں ان کو نمازِ تہجد کہتے ہیں کم سے کم اس کی دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ امام
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق پر چار چار کر کے پڑھنا افضل ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر یہ نماز فرض تھی۔ اُمّت سے فرضیت منسوخ ہو گئی اب سنّت ہے۔

نمازِ تہجد کی فضیلت

قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر تہجد پڑھنے والوں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے
پارہ میں سورۂ سجدہ کے دوسرے رکوع میں اس طرح ذکر فرمایا۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی شب میں ان کے پہلو بستروں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں، ناراضگی کے خوف اور رحمت کی طمع میں اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور ہماری دی ہوئی دولت سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں تو آنکھوں کی ٹھنڈک پہنچانے والی نعمتیں جو ان کے واسطے پوشیدہ رکھی گئی ہیں ان کا کسی کو علم نہیں یعنی فرشتے بھی نہیں جانتے، مروی ہے حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں جب اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو منادی ایسی آواز سے ندا کرے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی کہ ابھی سب کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ آج مولیٰ تعالیٰ کے کرم کا زیادہ حقدار کون ہے پھر منادی واپس آ کر کہے گا وہ حضرات کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو شب میں بستر سے علیحدہ ہو جاتے تھے۔ ایسے بندے کم تعداد میں ہوں گے پھر لوٹ کر منادی آئے گا اور کہے گا وہ حضرات بھی کھڑے ہو جائیں جو تنگدستی اور بیماری میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعلیٰ درجہ کا شکریہ پیش کیا کرتے تھے اور یہ بھی تھوڑے ہوں گے پھر ان سب کو جنت میں لے جائیں گے اس کے بعد باقی لوگوں کا حساب ہوگا۔ (تفسیر کشاف) حدیث۔ سرکارِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان سوتے وقت گدی پر تین گرہ لگا دیتا ہے، ہر ایک گرہ کی جگہ یہ کلمات پڑھ پڑھ کر دم کرتا ہے۔ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ ترجمہ: بڑی رات پڑی ہے سوتا رہ۔ پس اگر بندہ شب میں بیدار ہوا اور ذکرِ الٰہی کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر نماز پڑھی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے پھر صبح کو بندہ بشاش ہوتا ہے اور اگر شب میں بیدار نہ ہوا تو قلب میں انقباض اور طبیعت کسلمند ہوتی ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ تم چاہتے ہو کہ حالتِ حیات و ممات میں، قبر میں اور قبر سے اٹھتے وقت قیامت کے دن تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تو رات میں اٹھ کر اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھو۔ اے ابوہریرہ اپنے گھر کے گوشوں میں نماز پڑھو تو تمہارے گھر کا نور آسمان میں پہنچے گا جیسے کہ ستاروں کا نور زمین والوں کو محسوس ہوتا ہے۔ حدیث نیز فرمایا رات کی نماز اختیار کرو کہ یہ تم سے پہلے نیک بندوں کا طریقہ اور قرب الٰہی

فرمادے اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے محبت نہ فرماتا ہو۔ کنیز نے کہا کہ خاموش رہو۔ اس کو میرے ساتھ محبت ہے جبھی تو مجھ کو دار الشرک سے نکال کر دار الاسلام میں پہنچایا۔ وہ مجھ سے یقیناً محبت فرماتا ہے جبھی تو مجھ کو بیدار کر کے اپنی جناب میں سجدے کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ کو بستر پر سوتا رکھا۔ عبداللہ حسین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس گفتگو سے متاثر ہو کر میں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے تم کو آزاد کر دیا۔ کنیز نے کہا کہ اے میرے آقا تم نے میرے ساتھ برا کیا۔ اب تک مجھے دو اجر ملتے تھے ایک تمہاری خدمت کا اور ایک اپنے رب حقیقی کی خدمت کا اب ایک ہی رہ گیا یہ کہہ کر اس کنیز نے ایک چیخ مار کر کہا کہ یہ تو میرے مجازی مالک کی جانب سے آزادی ہے تو حقیقی مالک کی جانب سے آزادی کیسی ہوگی یہ کہتے ہی گر پڑیں اور جاں بحق ہوگئیں بشارتِ عظیم یہ کہ تہجد پڑھنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے۔

دولتِ تہجد پانے کے شرائط

شب میں بیدار ہو کر عبادت میں مشغول ہونا بہت دشوار مگر جو لوگ مندرجہ ذیل شرائط کے پابند ہوتے ہیں ان کو یہ شب بیداری دولت حاصل ہوتی ہے اس کے حصول کے واسطے چار شرطیں ظاہری ہیں اور چار باطنی۔ ظاہری یہ ہیں (۱) کم کھانا کہ زیادہ کھانے سے پانی زیادہ پیا جائے گا جس سے نیند غالب ہوگی اور شب میں اٹھنا گراں ہوگا۔ (۲) دن میں اس قدر شاق کام نہ کرے جس سے اعضائے بدنی اور اعصاب میں کمزوری پیدا ہو جائے اس لئے کہ اس سے بھی نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ (۳) دن میں قیلولہ ترک نہ کرے کہ قیامِ شب میں مدد پہنچانے کے واسطے مسنون ہے۔ (۴) تمام تر بہت اہم شرط یہ ہے کہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے کہ اس سے قساوت پیدا ہوتی ہے جو بندے اور اسبابِ رحمت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ امام ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک گناہ کے باعث پانچ مہینے تک قیامِ شب سے محروم رہا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ گناہ کیا تھا۔ فرمایا میں نے ایک شخص کو روتے دیکھ کر اپنے دل میں کہا کہ یہ ریاکار ہے۔

باطنی شرطیں یہ ہیں (۱) قلب کو کینۂ مسلم سے پاک اور فضول افکارِ دنیوی سے صاف رکھے ورنہ بیداری نصیب بھی ہوئی تو بجائے مذہبی خیالات قلب میں آئیں گے۔ (۲) قلب میں خوفِ الٰہی کے ساتھ آرزوؤں کی کمی ہو۔ (۳) آیاتِ قرآنی و احادیثِ نبوی اور اسلاف کے مقالات سے

قیامِ شب کی فضیلت معلوم کرے تاکہ رغبت مستحکم ہو جائے (۴) حبِ الٰہی اور یہ اعتقاد رکھے کہ میں اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوں اور وہ میرے احوال پر مطلع ہے۔ یہ باطنی شرطوں میں سب سے اہم شرط ہے۔

کپڑے پہنے تو کیا پڑھے؟

نیند سے بیدار ہو کر کپڑے پہنے تو بارگاہِ الٰہی میں مندرجہ ذیل کلمات بطور شکریہ ادا کرے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔
ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری قوت و طاقت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا۔

کپڑے پہننے کا اسلامی طریقہ جن کپڑوں میں پہنتے وقت داہنیں بائیں جانب ہوتی ہے ان میں پہلے داہنی جانب پہنے پھر بائیں۔ مثلاً کرتا پہنا ہے تو پہلے داہنی آستین پہنے پھر بائیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کپڑے پہنو تو داہنی جانب سے ابتدا کرو۔ پاجامہ کو بیٹھ کر پہنے اور عمامہ کھڑے ہو کر باندھے۔ عمامہ کی مقدار بارہ گز ہے (۲۱ ہاتھ)

کپڑے اتارے تو کیا پڑھے

یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام پاک کی مدد سے کپڑے اتارتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلم کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے تو ان کلمات کو پڑھ لے۔ بدن کے جن حصوں کا چھپانا ضروری ہے ان حصوں اور جنوں کی نگاہوں کے درمیان ان کلمات کے پڑھنے سے پردہ قائم ہو جاتا ہے۔ پھر جنوں کو وہ حصے نظر نہیں آتے اس لئے مسلم ان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک مرد کو چھپانا ضروری، چہرے اور ہتھیلیوں کے سوا سارے بدن کا چھپانا

۔ عمامہ ٹوپی پر باندھے [illegible] بغیر ٹوپی کے [illegible] مکروہ [illegible]

عورت پر لازم ہے لیکن بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے منہ کھولنا منع ہے۔

کپڑے اُتارنے کا اسلامی طریقہ

جن کپڑوں میں دائیں بائیں جانب ہو اُتارتے وقت بائیں جانب پہلے اُتارے پھر دائیں جانب مثلاً کرتا اُتارتے وقت پہلے بائیں آستین اُتارے پھر دائیں۔ ایسے ہی پاجامہ کا بایاں پائنچہ پہلے اُتارے پھر دایاں۔ اور پاجامہ کو بیٹھ کر اُتارے۔

نیا کپڑا پہنے تو کیا پڑھے

جلیل القدر صحابی حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی قسم کا نیا کپڑا پہنتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِ مَا ھُوَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَ لَہٗ۔ ترجمہ۔ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے کہ تو نے مجھ کو یہ نیا کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر اور جس کام کے لئے یہ ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اس کی شر سے اور جس کام کے لئے یہ ہے اس کی شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں

تعلیمات: جس طرح دنیا کی دوسری چیزوں میں خیر اور شر دونوں کو دخل ہے۔ نبوی ارشادات سے معلوم ہوا کہ کپڑے میں بھی خیر اور شر دونوں ہوتی ہیں۔ کپڑے میں خیر یہ ہے کہ آرام پہنچائے تکلیف دہ چیزوں سے محفوظ رکھے۔ شر یہ ہے کہ اس سے کسی قسم کی تکلیف پہنچے۔ مثلاً کپڑے میں پاؤں اُلجھا اور ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ جس مقصد کے لئے کپڑا پہنا ہے اس میں بھی خیر اور شر دونوں ہوتی ہیں پردے کو بدن چھپانے یا زیب و زینت کی نیت سے استعمال کیا تو یہ خیر ہے اور اگر تکبر یا ریاکاری کی نیت سے استعمال کیا تو یہ شر ہے (۲) اس نبوی ارشاد سے یہ تعلیم بھی حاصل ہوئی کہ مسلم کا تعلق اپنے معبود حقیقی کے ساتھ اتنا قوی ہونا چاہئے کہ زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت پورا کرتے وقت توجہ اسی کی جانب رہے یہاں تک کہ کپڑے پہنتے وقت اس سے غافل نہ ہو۔ (۳) یہ تعلیم بھی حاصل ہوئی کہ نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعلیٰ درجہ کا شکریہ پیش کرتے رہنا حسب وعدہ الٰہی مزید نعمتوں کے پانے کا مستحق بنے پھر دوسری حاجتوں کے طلب کرنے کی طرف متوجہ ہو۔

کپڑوں کے مسائل

سُرخ کپڑا پہننا مردوں کے لئے مکروہ ہے بشرطیکہ کسم یا زعفران

ورنہ جائز نہیں جیسا کہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص سرخ کپڑے پہنے
گذرا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حضورؐ نے اس کا جواب نہ دیا (ترمذی شریف)
زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے بھی مرد کے واسطے مکروہ ہیں عورتوں کے واسطے نہیں۔ باریک کپڑے پہننا
جس سے بدن نظر آئے عورت کے لئے درست نہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں کہ بہن میری اسماء حضورؐ کی خدمت میں باریک کپڑے پہن کر حاضر ہوئیں حضورؐ نے ان کی جانب
سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء عورت جب بالغ ہو جائے تو چہرہ اور کف دست کے سوا بدن
کے کسی حصہ کا دیکھا جانا درست نہیں۔ پائجامہ یا تہبند اتنا دراز کہ ٹخنوں کے نیچے پہنچے مرد کے
واسطے مکروہ ہے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کا ازار نصف پنڈلی
تک ہونا چاہئے اور اگر ٹخنوں تک ہو تب بھی کوئی حرج نہیں اور جو ٹخنوں کے نیچے ہو وہ دوزخ میں
جائے گا یہ تین مرتبہ فرمایا اور جو شخص تکبر اور شیخی سے ازار دراز کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت
اس کی جانب نظر رحمت نہ فرمائے گا عمامہ یعنی پگڑی ٹوپی کے اوپر باندھنا چاہئے۔ حبیب کبریا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے کہ ہم ٹوپی پر
عمامہ باندھتے ہیں اور وہ بغیر ٹوپی کے۔ ٹوپی اس طرح باندھے کہ ٹوپی نظر نہ آئے۔

قومی امتیاز

قوم مسلم کی پستی کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے قومی امتیاز کو ترک کر دیا دوسروں
کو اپنے اندر جذب کرنے کے بجائے خود ان کے اندر جذب ہو گئی۔ ہر قوم کی بقا اس کے امتیازات
کے ساتھ وابستہ ہے امتیازات کے ختم ہونے سے قوم فنا ہو جاتی ہے دوسروں کی نظر میں [illegible]
اس کی وقعت باقی نہیں رہتی۔ اسی نکتہ پر متنبہ کرنے کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو شخص جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار
کرے گا وہ اسی قوم میں شمار کیا جائے گا [illegible]
[illegible] قومی امتیاز کی اہمیت [illegible]
غیر مسلم کے ساتھ عمامہ باندھنے میں بھی مشابہ ہو [illegible]

ہمارا قومی امتیاز یہ ہے کہ ٹوپی پر باندھا جائے تاکہ مسلم قوم اپنے لباس میں بھی غیر مسلم سے ممتاز رہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا جو گلاب کے زیرے میں رنگے ہوئے تھے یعنی زرد تھے تو فرمایا بیشک یہ دونوں کافر کا لباس ہے آئندہ نہ پہننا۔ انہیں حضور کی ناگواری کا احساس ہوا مکان پر واپس آئے اور ان دونوں کپڑوں کو جلا دیا۔ دوسرے دن خدمت میں حاضر ہوئے دریافت فرمایا وہ کپڑے کیا ہوئے، عرض کیا ان کو جلا دیا گیا، فرمایا اپنے گھر کی عورتوں میں سے کسی کو دے دیئے ہوتے کہ عورتوں کے لئے زرد کپڑوں کے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ آہ مقام غور ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رنگ میں بھی کفار کے ساتھ مشابہت گوارا نہ فرمائی اور آج ہماری حالت اس قدر ناگفتنی ہو چکی ہے کہ غیروں کی معاشرت وضع قطع اور لباس میں ڈوب گئے اسلامی طریقے چھوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ انہیں حالات سے متاثر ہو کر اقبال نے کہا تھا ؎

کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار — مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار
شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود — ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
کس کی نظروں میں سمایا ہے شعارِ اغیار — ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود — یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں — کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو — تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو

بزرگانِ دین کے کپڑے

اپنے پاس رکھنا حصولِ برکت کے لئے مفید ہے انہیں دھوکر پانی اگر مریضوں کو استعمال کرایا جائے تو شفا حاصل ہوتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء نے ایک جبہ نکالا اور فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ کے پاس تھا جب ان کا وصال ہوا تو میرے پاس آیا۔ تو اب ہم بغرض حصولِ شفا اسے دھوکر مریضوں کو پلاتے ہیں۔

جوتے پہننے اور اتارنے کا اسلامی طریقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پھر بایاں اور جب اتارے تو پہلے بایاں پھر دایاں نیز فرمایا ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں پہنے یا دونوں اتارے۔

اعلیٰحضرت اور سنت پر عمل

حدیث ہے جب مسجد میں آئے تو قدم مسجد سے بایاں نکالے اور جوتا پہلے سیدھے پیر میں پہنے اس سنت کو اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اس طرح ادا فرماتے کہ مسجد سے بایاں پیر نکال کر سیدھا جوتے پر رکھ لیتے جب سیدھا پیر نکال کر جوتا پہن لیتے تب بایاں پیر جوتے میں ڈالتے۔ سیدھی سمت شروع کا اس قدر خیال فرماتے کہ بسم اللہ کی ۷۸۶ تو بھی پہلے چھ آٹھ سات اسی طرح دیگر نقوش کے اعداد تحریر فرماتے کسی شخص کو جب کچھ عنایت فرماتے خود تو سیدھے ہاتھ سے کام لیتے ہی مگر کتنی ہی مصروفیت ہوتی لینے والے کو بھی سیدھے ہی ہاتھ میں لینے پر مجبور فرماتے۔

زرد جوتا پہننا پسندیدہ ہے: مولائے مشکل کشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو زرد رنگ کا جوتا پہنے گا اس کے افکار میں کمی ہوگی۔

سیاہ جوتا پہننا ناپسندیدہ ہے: جلیل القدر صحابی عبداللہ بن زبیر اور امام جلیل محمد بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیاہ جوتا پہننے سے منع فرماتے تھے۔ اس لئے کہ اس سے افکار پیدا ہوتے ہیں (روح مدینہ شریف)

بیت الخلاء جانے کا اسلامی طریقہ

داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ اس لئے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جب کوئی بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ پڑھ لے جنوں کی نگاہوں اور بدن کے اس حصہ کے درمیان پردہ قائم ہو جائے گا جس کا چھپانا ضروری ہے پھر شیاطین اور جن نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ بیت الخلاء میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کرے اور قضائے حاجت کے لئے اس طرح بیٹھے کہ نہ قبلہ کو منہ ہو اور نہ پشت[1] شرمگاہ کو نہ داہنے ہاتھ سے چھوئے نہ اپنے ہاتھ سے استنجا کرے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو شخص پاخانہ کو جائیں اور ستر کھول کر باتیں کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر غضب فرماتا ہے۔ ننگے سر پیشاب پاخانہ کو جانا مکروہ ہے۔

بیت الخلاء سے نکلنے کا اسلامی طریقہ

بیت الخلاء سے نکلتے وقت داہنا پاؤں پہلے نکالے اور یہ کلمہ پڑھے غفرانک یعنی اے اللہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں کہ اتنی دیر تیرے ذکر سے رکا رہا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

[1] عوام کو یہ غلط فہمی ہے کہ قطب یعنی شمال کو بھی قضائے حاجت کے وقت نہ سامنا ہو اور نہ پیٹھ، حضور کا یہ ارشاد کہ شمال کو منہ ہو نہ پشت تو اس سے مراد قبلہ ہی ہے کہ مدینے سے قبلہ شمال کی سمت ہے۔

فرماتے ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو کلمہ مذکورہ فرماتے۔

پیشاب سے نہ بچنے کی سزا

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے کہ اور کسی ایسی چیز کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا جس سے بچنا دشوار ہو، ایک پر اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرے پر اس لئے کہ چغلی کھاتا تھا۔ پھر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کئے اور ہر قبر پر ایک ایک حصہ نصب فرما دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ عمل کس لئے کیا۔ فرمایا شاید جب تک خشک نہ ہوں ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی (بخاری شریف) وہ مسلم مرد اور وہ مسلم خواتین خصوصیت سے توجہ فرمائیں جو پیشاب کر کے بغیر استنجے کے پاجامہ باندھ لیتے ہیں۔ تعلیمات (۱) اس واقعہ سے نبوی آنکھوں کی امتیازی شان ظاہر ہوتی ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے انہیں وہ مخصوص بینائی عطا فرمائی ہے جس سے زمین کے اندرونی حالات بھی نظر آتے ہیں۔ دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں کو بھی یہ قوت بخشا گیا تھا۔

بسم اللہ شریف کی برکت

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قبر کے پاس سے گزرے۔ ملاحظہ فرمایا کہ عذاب کے فرشتے مردے پر عذاب کر رہے ہیں۔ یہ ملاحظہ فرماتے تشریف لے گئے۔ اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر واپس جب ادھر سے گذرے، ملاحظہ فرمایا کہ اسی قبر کے پاس رحمت کے فرشتے موجود ہیں اور ان کے ساتھ نورانی طباق ہیں۔ تعجب ہوا۔ بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔ بارگاہ الٰہی سے ارشاد ہوا کہ یہ بندہ گنہگار تھا اسی واسطے انتقال کے بعد سے اب تک عذاب میں گرفتار رہا۔ اس نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا تھا۔ اس کے لڑکا پیدا ہوا جس کی وہ پرورش کرتی رہی یہاں تک کہ جب وہ بڑا ہوا تو اس کو مکتب کے سپرد کر دیا۔ معلم نے اس کو بسم اللہ پڑھائی۔ اس نے پڑھی تو مجھے شرم آئی کہ میں اپنے بندے پر زمین کے اندر عذاب کروں جبکہ اس کا بیٹا زمین کے اوپر میرا نام لیتا ہو اس لئے عذاب کو رحمت سے بدل دیا (تفسیر کبیر)

نبوی آنکھوں کی خصوصیت

آنکھوں سے کسی چیز کو دیکھنے کے لئے روشنی شرط ہے اب یہ کہ روشنی جو ہر کسی میں آنکھوں سے کوئی ...

آئے گی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جس چیز کو دیکھنا چاہتے ہیں وہ آنکھوں کے سامنے ہو اگر سامنے نہیں پس پشت ہے ہرگز نہ نظر آئے گی مگر محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں کے واسطے ان میں سے کوئی شرط نہ تھی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور کو جس طرح روشنی میں نظر آتا تھا اسی طرح تاریکی میں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرَاکُمْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ یعنی نماز کے وقت صفوں کو سیدھی کرو، سیدھی کرو، سیدھی کرو اس لئے کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں جیسے کہ سامنے سے (ابوداؤد شریف) بلکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے جو لاکھوں میل کی مسافت پر آسمانی حجابات میں پوشیدہ ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور پرنور نے فرمایا وَاللہِ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیْ اَلْآنَ یعنی خدا کی قسم بیشک میں اس وقت اپنے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور ان خداداد آنکھوں کی اعلیٰ درجہ کی خصوصیت یہ ہے جو کسی آنکھ کو نصیب ہوئی اور نہ تاقیامت نصیب ہوگی انھوں نے شبِ معراج میں ذاتِ الٰہی کو دیکھا جس کے دیکھنے کی تاب و طاقت آخرت سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دی گئی۔ شعر

موسیٰ زہوش رفت بیک پرتوِ صفات　　　تو عینِ ذات می نگری در تبسمی

(۲) اس واقعہ سے یہ تعلیم بھی حاصل ہوئی کہ سبز و شاداب چیزوں کے قبر پر رکھ دینے سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ علمائے ربانی نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ نباتات جب تک خشک نہ ہوں زندہ رہتے ہیں اور اپنی مخصوص زبان سے اپنے پیدا کرنے والے کی تسبیح کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی سمجھ میں آتی ہے تسبیح ذکرِ الٰہی ہے اور ذکرِ الٰہی کی برکت سے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کبھی عذاب بالکل موقوف کر دیا جاتا ہے جیسا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ سے معلوم ہوا۔ سوال: سبزہ و نباتات کے قبر پر رکھنے سے جب عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو کیوں ولیوں کی قبر پر ڈالا جاتا ہے جن کے متعلق حسنِ ظن ہو کہ اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہوں گے تاکہ ان کی برکت سے عذاب میں کمی ہو جائے اور جن بندوں کے متعلق یہ گمان نہیں کیا جاتا۔

جیسے کہ اولیاء و شہداء ان کے مزارات پر پھول وغیرہ نباتات رکھنے سے کیا فائدہ۔ جواب۔ فائدہ یہ ہے کہ نباتات جب خشک نہیں ہوتے ذکرِ الٰہی کرتے رہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے سنتے رہتے ہیں اور ذکرِ الٰہی سے ان کے قلوب کو فرحت اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے تو یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم اپنے کسی بزرگ کی خدمت میں عطر پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں تو جس طرح عطر سے قلب میں فرحت محسوس ہوتی ہے اسی طرح اولیا کرام کو نباتات کی تسبیح سے روحانی لذت و سرور حاصل ہوتا ہے اسی واسطے نبوی عمل کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جلیل القدر صحابی بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر پر کھجور کی دو سبز شاخیں رکھ دی جائیں (فتح الباری)

نبوی بول و براز

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بچی امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک کھجور کی لکڑی کا پیالہ تھا جس تخت پر آپ شب میں آرام فرماتے تھے اس کے نیچے رکھا رہتا تھا شب میں جب ضرورت ہوتی تو اس میں پیشاب فرما لیا کرتے تھے۔ مورخین بیان فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے نادانستہ ہو کر پیاس کی شدت میں اس پیالے کے پیشاب کو پانی خیال کر کے پی لیا جب تک زندہ رہے ان کے بدن سے خوشبو آتی رہی بلکہ چند پشتوں تک ان کی اولاد کے بدن میں بھی خوشبو باقی رہی۔ ایک مرتبہ اپنی خادمہ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا پیالے میں پیشاب ہے اس کو پھینک آؤ۔ وہ پیالے کو وہاں سے اٹھا لے گئیں اور پھینکنے کے بجائے پیشاب کو پی لیا۔ واپس آنے پر دریافت کیا پیشاب کا کیا ہوا۔ عرض کیا پیاس لگی تھی اس سے پی لیا۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا پیشاب ناپاک ہوتا ہے ناپاک چیز کو کیوں پیا جاؤ منہ کو پاک کرو آئندہ ایسا نہ کرنا بلکہ مسکرا کے فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں کبھی درد نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تا زیست انہیں پیٹ کے درد کی شکایت نہیں ہوئی۔ ام یوسف نامی ایک اور خادمہ تھیں۔ انھوں نے بھی آپ کا مبارک پیشاب پی لیا۔ فرمایا کبھی بیمار نہ پڑو گی عمر بھر تندرست رہیں آخری وقت میں علالت پیش آئی جو موت کے لئے بہانہ تھی اور اسی میں انتقال فرمایا۔ نظر بریں علماء نے فرمایا کہ آپ کا "بول و براز" پاک اور طیب و طاہر تھا۔ بدن مبارک سے بول و براز خارج ہوتے وقت خوشبو مہکتی تھی۔ زمین بول و براز کو نگل جاتی تھی۔ زمین

کی ظاہری سطح پر مطلق اثر نہ رہتا تھا (اشعۃ اللمعات وغیرہ)

وضو کے تاریخی حالات

قرآن پاک میں سورہ مائدہ کی وہ آیت کریمہ جس میں وضو کا بیان ہے اگرچہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی مگر وضو اس سے پیشتر مکہ مکرمہ میں فرض ہو چکا تھا بلکہ وضو سابق شریعتوں کے ان احکام سے ہے جو اس شریعت میں بھی برقرار ہیں اسی واسطے وضو اس امت کی خصوصیات سے نہیں۔ پہلی امتوں میں بھی تھا لیکن اس امت کی یہ خصوصیت ہے کہ قیامت کے دن وضو کی وجہ سے اس کے منہ ہاتھ پاؤں چمکیں گے، دوسری امتوں کو یہ امتیازی شان حاصل نہ ہوگی۔ سوال جب وضو کا حکم پہلے سے چلا آرہا تھا تو آیت وضو کے نازل ہونے سے کیا فائدہ۔ جواب: ایک فائدہ یہ ہے کہ امت وضو کے بارے میں یہ خیال تساہل نہ کرے کہ وضو مستقل عبادت تو ہے نہیں نماز کے تابع ہے۔ لہذا اس کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے اس کے بیان میں مستقل آیت نازل فرما دی گئی اگرچہ اس کا حکم پہلے سے ثابت تھا۔ اسی واسطے نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پیشتر سیدنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مکہ مکرمہ میں دو رکعت صبح اور دو رکعت شام وضو کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

وضو سے صغیرہ اور کبیرہ گناہ دھل جاتے ہیں

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ چھوٹے ہوں یا بڑے سب دھل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کرتا ہے تو ناک کے گناہ چھوٹے ہوں یا بڑے سب دھل جاتے ہیں اور جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے۔ اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے۔ اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ یہاں تک کہ کانوں کے اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ چھوٹے بڑے سب دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرما کر فرمایا لا تغتروا یعنی اس پر مغرور نہ ہو جاؤ کہ گناہوں کا ارتکاب نڈر ہو کر کرو یہ سمجھ کر کہ وضو میں سب دھل جائیں گے۔

اولیا آنکھوں سے گناہ دُھلتے دیکھتے ہیں

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لوگوں کا آپ وضو کرتے دیکھتے ان گناہوں کو پہچان لیتے جو دھل کر پانی کے ساتھ گرتے اور جدا جدا جان لیتے کہ یہ وضو کا پانی کبیرہ کا ہے یا صغیرہ کا یا خلافِ اولیٰ کا۔ بلا تفاوت اسی طرح جیسے اجسام کا کوئی مشاہدہ کرتا ہے۔ ایک مرتبہ کوفہ کی جامع مسجد کے حوض پر تشریف لے گئے ایک جوان وضو کر رہا تھا اُس کا پانی گرتے دیکھا۔ اس پر نظر فرمائی اور جوان سے فرمایا اے میرے بیٹے ماں باپ کو ایذا دینے سے توبہ کر۔ اُس نے فوراً عرض کی میں اللہ عزوجل کی جناب میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ ایک اور شخص کا دھوون دیکھ کر فرمایا شراب پینے سے اور آلاتِ لہو ولعب سننے سے توبہ کر۔ وہ بھی اسی وقت تائب ہوگیا۔ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ گناہوں کے دھوون جدا جدا پہچانتے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلافِ اولیٰ کا۔ ایک بار میں اُن کے ساتھ جامع ازہر کے حوض پر گیا۔ حضرت نے استنجا کرنا چاہا مگر کچھ دیکھ کر لوٹ آئے۔ میں نے سبب پوچھا۔ فرمایا ابھی اس میں کوئی کبیرہ گناہ دھو گیا ہے اور میں نے اس شخص کو دیکھا تھا جو حضرت سے پہلے یہاں طہارت کرکے جا چکا تھا۔ میں اس کے پیچھے گیا اور اس سے یہی کہا کہ حضرت یوں فرماتے ہیں۔ اس نے کہا واقعی حضرت نے سچ فرمایا مجھ سے زنا واقع ہوگیا تھا پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر تائب ہوگیا (میزان الشریعۃ الکبریٰ)

وضو کے فرائض چار ہیں: ۱ منہ دھونا ۲ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ کا دھونا ۳ سر کا مسح کرنا ۴ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔ یاد رہے کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو بوند پانی بہہ جائے بھیگ جانے یا تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہ کہیں گے نہ اس سے وضو ادا ہوگا اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔

مسواک کے شرعی اور طبی فوائد

جن چیزوں کا حکم ہر شریعت میں تھا انہیں میں سے مسواک بھی ہے حدیث شریف

[illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) (۱) مونچھیں کترنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) ناخن ترشوانا (۶) انگلیوں کی چُنٹیں دھونا (۷) بغل کے بال دور کرنا (۸) موئے زیر ناف مونڈھنا (۹) استنجا کرنا (۱۰) کلی کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے نیز فرمایا اس میں دس خوبیاں ہیں (۱) منہ کو صاف کرتی ہے (۲) مولیٰ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے (۳) فرشتوں کے لئے موجب فرحت ہے (۴) نگاہ کو روشن کرتی ہے (۵) دانتوں کو صاف رکھتی ہے (۶) مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے (۷) دانتوں کی زردی دور کرتی ہے (۸) کھانے کو ہضم کرتی ہے (۹) بلغم کو نکالتی ہے (۱۰) منہ کی بو پاکیزہ کرتی ہے۔ وضو کی ابتدا میں مسواک کرنا مسنون ہے۔ اسی طرح بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ حدیث میں فرمایا جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا تو اتنا ہی بدن پاک ہوا جس پر پانی گزرا۔ امام شافعی کے نزدیک بغیر بسم اللہ وضو نا تمام ہے۔

وضو کے متفرق مسائل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سا وضو فرما لیتے نیز فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے۔ مسئلہ۔ قرآن کریم چھونے کے لئے وضو فرض ہے۔ مسئلہ زبانی قرآن کریم پڑھنے کے لئے وضو مستحب ہے۔ مسئلہ جھوٹ بولنے، گالی دینے کے وقت، بدن چھونے، قہقہہ لگانے کے بعد وضو مستحب ہے۔

غسل کا بیان

اس کی فرضیت قرآن میں نازل ہوئی۔ اس میں تین فرض ہیں (۱) کلی کرنا منہ کے ہر پرزے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غسل نہیں ہوگا نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے (۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا وہ حصہ جہاں تک نرم جگہ ہے پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھانا بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ رہے

ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا فرض ہے۔ بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔ (۳) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا۔ اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہوگیا حالانکہ بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جب تک اُن کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا۔ چونکہ شرع میں شرم نہیں اس لئے وہ مقامات بیان کئے جاتے ہیں تاکہ مرد و عورت عمل کر کے غسل کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوسکیں۔

آٹھ مقام جن کی احتیاط مردوں پر لازم ہے

(۱) گندھے ہوئے بال کھول کر جڑ سے نوک تک دھونا (۲) مونچھوں کے نیچے کی کھال اگرچہ گھنی ہوں (۳) داڑھی کا ہر بال جڑ سے نوک تک (۴) نشیبیں کے ملنے کی سطحیں کہ بے جدا کئے نہ دھلیں گی (۵) انثیین کی سطح زیریں جوڑ تک (۶) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک (۷) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو بہت علماء کے نزدیک اس پر فرض ہے کہ کھال چڑھ سکتی ہو تو حشفہ کھول کر دھوئے۔ (۸) اس قول پر اس کھال کے اندر پانی پہنچانا فرض ہوگا بے چڑھائے اس میں پانی ڈالے کہ چڑھنے کے بعد بند ہو جائے گی۔

دس مقام جن کی احتیاط عورتوں پر لازم ہے

(۱) گندھی چوٹی میں ہر بال کی جڑ تر کرنی۔ چوٹی کھولنی ضرور نہیں مگر جب ایسی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا لازم ہے (۲) ڈھلکی ہوئی پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر (۳۔۴۔۵۔۶۔۷) فرج خارج کرنے کے لئے دونوں لبوں کی جیبیں جڑ سے (۸) گوشت پارہ کا ہر پرت کھولے سے کھل سکے گا۔ (۹) گوشت پارہ زیریں کی سطح زیریں (۱۰) اس پارہ کے نیچے کی خالی جگہ غرض فرج خارج کے ہر گوشہ پرزے کا خیال لازم ہے۔

احادیث

(۱) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے۔ پہلے ہاتھ

جو تب زمین پر چلتا ہے تو زمین اس کے واسطے دعاءِ مغفرت کرتی ہے یعنی صبح وشام اس کے لئے مغفرت ہوتی رہتی ہے۔ [illegible] سے اس کی خصوصیت ہے۔

عُلمائے ربّانی

جن حضرات کو علم نافع حاصل ہوتا ہے ان کو علمائے ربّانی کہتے ہیں جو اپنے علم و ہنر کو مخلوق کی عملی خدمت میں صرف کرتے ہیں۔ ان کی **علامت** یہ ہے کہ اسلامی مفاد کے خلاف اغیار کے ہاتھوں پر کسی قیمت میں فروخت نہیں ہوتے بلکہ اپنے سچے عمل سے اغیار کو اسلام کا دلدادہ بنا دیتے ہیں ایسے علماء کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے ایک مرتبہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

والد کے چہرے کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔ کعبہ مکرمہ کی جانب نظر کرنا عبادت ہے۔ قرآن پاک میں نظر کرنا عبادت ہے اور عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے (مگر عالم کی یہ خصوصیت ہے) کہ آپ نے ان کے حق میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس نے عالم کی زیارت کی تو اس نے گویا میری زیارت کی اور جس نے عالم سے مصافحہ کیا تو گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور جو عالم کے پاس بیٹھا تو گویا میرے پاس بیٹھا اور جو دنیا میں میرے پاس بیٹھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بھی اس کو میرے ساتھ بٹھائے گا (روح البیان)

مقام غور ہے جس علم کے سیکھنے اور سکھانے والوں کی بارگاہِ الٰہی میں یہ عزت و منزلت ہے۔ اس کی جانب سے مسلم قوم بالخصوص طبقہ امراء نے کیسی شدید غفلت اختیار کی ہے۔ الا ماشاء اللہ چونکہ یہ طبقہ فکرِ معاش سے سبکدوش ہوتا ہے لہٰذا اس کا اوّلین فرض تھا کہ اپنی اولاد کو اس علم کے سیکھنے کے واسطے پیش کرتا یا کم از کم اس علم کے سیکھنے اور سکھانے والوں کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے خصوصی طور پر ان کی امداد میں حصہ لیتا تو آج یہ منحوس دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا کہ علماء کے ایک گروہ نے اگرچہ وہ قلیل ہی سہی دشمنانِ اسلام کے دوش بدوش ہو کر اسلامی مفاد کے خلاف اقدام کیا اور کر رہا ہے جس سے دینی اور دنیوی ہر اعتبار سے قوم مسلم کو وہ ٹھیس لگی ہے جو نہایت دردناک ہونے کے باعث زبان سے بیان کی جا سکتی ہے نہ تحریر میں لائی جا سکتی ہے۔ اگرچہ یہ ٹھیس اسی گروہ نے لگائی مگر اپنی جگہ اس میں یہ بھی شریک ہیں کہ دینی علوم سے

انھوں نے شدید بے توجہی برتی جس کا نتیجہ اس شکل میں ظاہر ہوا۔ دینی علوم کی جانب سے غفلت اور دشمنانِ اسلام کے علوم کی طرف رغبت کا یہ عالم کہ اپنی اولاد اپنی دولت کو ان کے لئے وقف کر دیا۔ اولاد کو انھیں علوم کی تعلیم دلانا فخر سمجھتے ہیں۔ دولت کو ان پر صرف کرنا حصولِ معراج کا ذریعہ تصور کرتے ہیں۔ انگریزی مدارس قائم کرنے کے لئے انتھک کوششیں کی جاتی ہیں۔ انگریزی کھیلوں کے واسطے بڑے بڑے چندے بھی دیئے جاتے ہیں جن سے بجز تضیع اوقات کوئی نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ بعض کھیلوں سے بے حیائی پیدا ہو جاتی ہے۔ دینی علوم کے لئے چندہ کرنا تو بہت ہی معیوب ہے کہ اس میں انسلٹ ہوتی ہے۔ چندہ دینے میں بھی ہزار حیلے کئے جاتے ہیں۔ ہمارے اسی قسم کے ناگفتنی حالات ہیں جن کی بنا پر موجودہ عذاب الٰہی مسلط ہے کہ حسبِ منشاء غذا ملتی ہے نہ پہننے کو کپڑا دستیاب ہوتا ہے نہ امن و امان کے ساتھ سفر کر سکتے ہیں۔ نہ گھر پر رہ کر چین کی نیند سو سکتے ہیں۔ امنِ عامہ میں خلل پڑ گیا ہے۔ اگر اب بھی غفلت کے پردے نہ اٹھے اور یہی لیل و نہار رہے تو نہ معلوم کیسے شدید عذاب نازل ہو جائیں گے۔ عاقل وہ ہے جو حوادثِ روزگار سے عبرت حاصل کر کے جلد سے جلد اپنے عمل کی اصلاح کے واسطے متوجہ ہو جائے لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ موجودہ مصائب سے رہائی ملے اور آئندہ آنے والی ہولناک آفتوں سے محفوظ رہیں تو فوراً امورِ غیر اعمال سے تائب ہو کر علوم کی خدمت شروع کر دیں اپنے بچوں کو دینی علوم کی تعلیم دلائیں اپنی دولت سے دینی علوم کی خدمت کریں۔ وانت وہم، قدرت سخنے جس سے جو خدمت ممکن ہو اس سے دریغ نہ کیا جائے۔ [illegible]

ہر طرح کی اعانت حرام ہے۔

رزقِ طیب

غذا یعنی ہر وہ چیز جس سے انتفاع حاصل کرتے ہیں جاندار تو دوام اس کو رزق کہتے ہیں۔ حلال وہ ہے جس کو شریعت جائز قرار دے۔ طیب وہ ہے جس پر قلب مطمئن ہو۔ غذا کو انسانی اخلاق میں بڑا دخل ہے جس طرح پھلوں کا خوش ذائقہ اور بدذائقہ ہونا تخم سے متعلق ہے کہ جیسا تخم ہوگا ویسا ہی پھل اسی طرح ہمارے اخلاق و اعمال کا حسن و قبح ہماری روزمرہ کی غذا سے وابستہ ہے کہ نامشروع غذا سے قلب و قالب دونوں کی تخریب

ہوتی ہے۔ بے حیائی، بزدلی، قساوت وغیرہ مذموم اخلاق قلب میں پیدا ہوتے ہیں۔ زنا، چوری، قمار بازی، سود خوری، معاصی کا صدور اعضاء سے ہوتا ہے۔ مشروع غذا سے قلب میں حیا، شجاعت، رقت، انکساری وغیرہ اخلاق حسنہ پیدا ہوتے ہیں۔ اعضاء سے اعمال صالحہ صادر ہوتے ہیں۔ خدمات کی ادائیگی سے گرانی نہیں محسوس ہوتی عبادات کے لئے اعضاء رام منقاد ہو جاتے ہیں جس طرح جو بونے سے گیہوں پیدا ہونے کی اُمید رکھنا خیال خام ہے اسی طرح نامشروع غذا استعمال کر کے پاکیزہ اخلاق اور نیک اعمال کی توقع کرنا سلیم العقل انسان کا کام نہیں۔ چونکہ نیک اعمال پاکیزہ غذا سے پیدا ہوتے ہیں۔ غذا ان کے لئے بمنزلۂ تخم ہے۔ اس لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیث میں غذا کو اعمال پر مقدم ذکر فرمایا۔

صدیقی تقویٰ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک غلام تھا جو حسب اپنی مزدوری کے داموں سے کھانے کی کوئی چیز خرید کر لاتا۔ آپ اس کو تناول فرماتے مگر کھانے سے پیشتر یہ دریافت فرماتے کہ اس کھانے کو کس طرح اور کہاں سے حاصل کیا۔ ایک شب غلام کھانا لے کر حاضر ہوا آپ نے حسبِ معمول دریافت کئے بغیر اس میں سے ایک لقمہ کھا لیا غلام نے عرض کیا کہ سبب سوال فرماتے تھے کہ کھانا کیسے ہے۔ اس وقت دریافت نہ کیا۔ فرمایا شدت بھوک سے سوال کا مذہب نہ فرمایا۔ بھوک کی شدت کے باعث یہ غلطی ہوئی۔ اچھا اب بتاؤ کہاں سے لائے ہو۔ غلام نے عرض کیا زمانۂ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے لئے منتر پڑھا تھا جس پر معاوضہ کا وعدہ کر چکے تھے آج اُن کے یہاں تقریب ولیمہ تھی میں نے ان کو وہ وعدہ یاد دلایا تو انھوں نے یہ کھانا دیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور قے کرنا شروع کر دیا۔ بہت کوشش کی کہ کسی طرح وہ لقمہ قے کے ذریعے نکل آئے۔ چہرہ کا رنگ بدل گیا مگر وہ لقمہ نہ نکلا۔ حاضرین نے مشورہ دیا کہ کچھ پانی پیا کرنے کی جائے تو کامیابی ہو جائے گی چنانچہ مشورہ پر عمل فرمایا تو وہ لقمہ خارج ہو گیا۔ حاضرین نے عرض کیا کہ اس لقمہ کی وجہ سے اس قدر تکلیف برداشت کی جا رہی تھی فرمایا میں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ہر اس جسم پر جنت حرام فرما دی ہے جس نے حرام غذا استعمال کی۔ (تنبیہ الغافلین)

فاروقی احتیاط

امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ نوش فرمایا۔ خوش ذائقہ معلوم ہوا جس نے پیش کیا تھا اس سے دریافت فرمایا دودھ کہاں سے آیا انھوں نے عرض کیا کہ میں فلاں چشمہ پر گیا تھا۔ وہاں زکوٰۃ کے اونٹ پانی پینے آئے تھے۔ اُن کا دودھ دوہ کر تقسیم ہوا مجھ کو جو ملا وہ اس مشکیزہ میں جمع کر کے آیا تو یہ وہی ہے جو آپ نے نوش فرمایا۔ امیرالمومنین نے فوراً منہ میں ہاتھ ڈال کر قے کر دیا۔ یہ کمال احتیاط تھی ورنہ تو وہ آپ کے لئے جائز تھا۔ اس لئے کہ صدقہ کا مال اگر فقیر کسی کو پیش کر دے تو اُس کے حق میں یہ ہدیہ ہو جاتا ہے جس کے استعمال میں اصلاً مضائقہ نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف) سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے مذکور میں **علم نافع۔ رزق طیب۔ عمل مقبول۔** ان چیزوں کا ذکر فرمایا۔ وجہ یہ ہے کہ نفس انسانی کا کمال علم و عمل پر موقوف ہے جب تک یہ دونوں حاصل نہ ہوں بندہ اخلاق الٰہی کا کماحقہ مظہر نہیں ہو سکتا۔ عمل مقبول سے بہتر رزق طیب کو اس لئے ذکر فرمایا کہ عمل مقبول اس کا نتیجہ ہے۔

عمل مقبول

وہ ہوتا ہے جو طیب ہو اور طیب وہ ہوتا ہے جو محض اللہ کے لئے کیا جائے اور ریا و نمود سے مجتنب ہو۔ خالد بن معدان نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا وہ حدیث بیان فرمائیے جو خود آپ نے سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُن کر محفوظ فرمائی ہو اور اُس وقت سے آج تک اس کو پیش نظر رکھا ہو۔ یہ سُن کر حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آبدیدہ ہو گئے پھر فرمایا میں ایک مرتبہ حضور کے ساتھ ایک سواری پر سوار تھا میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ کچھ بیان فرمائیے۔ آپ نے آسمان کی جانب نظر فرما کر یہ کلمات پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَقْضِیْ فِیْ خَلْقِهٖ مَا اَحَبَّ سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں کہ اپنی مخلوق میں جو حکم چاہتا ہے نافذ فرماتا ہے۔ پھر فرمایا میں بیان کرتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی اُمت سے بیان نہیں کی۔ اگر تم نے اُس کو محفوظ رکھا تو نفع دے گی اور اگر سن کر محفوظ نہ رکھا تو بروز قیامت بارگاہ الٰہی میں تمہارے پاس حجت نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پہلے سات فرشتے پیدا فرمائے۔ ان میں سے ہر آسمان کے

آسمانوں کے فرشتے ہمراہ ہوتے ہیں اور اس آدمی کے واقف گواہی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے اس نے یہ اعمال مجھے خوش کرنے کے لئے نہیں کئے ہیں ریاکاری مقصود تھی تو فرشتے کہتے
ہیں اس پر ہماری لعنت اور تیری لعنت۔ آسمان والے فرشتے کہتے ہیں اس پر اللہ کی لعنت ہماری
اور آسمانوں کی لعنت اور ہماری لعنت۔ یہ سن کر حضرت معاذ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
میں کیا کروں فرمایا اپنے نبی کی اقتدا کرو۔ اے معاذ یقین رکھو اگرچہ عمل میں تقصیر ہو۔ اپنے بھائیوں
کے حق میں زبان نہ کھولو۔ اپنے بھائیوں کی مذمت کو اپنے تقدس کا ذریعہ نہ بناؤ۔ اپنے بھائیوں کو
گرا کر بلندی حاصل نہ کرو اور لوگوں کو دکھانے کے واسطے عمل نہ کرو۔ (تنبیہ الغافلین)

تیمم کا بیان

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ
النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ

(ترجمہ) اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے جماع کیا اور پانی نہ پایا تو پاک
مٹی کا قصد کرو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو (سورۂ مائدہ) شعبان ۵ھ میں غزوہ بنی مصطلق
سے واپسی پر جب [illegible] مقام بیداء یا ذات الجیش میں اس کا حکم نازل ہوا۔ یہ
دونوں مقام مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان واقع ہیں۔ اس حکم کے نزول کا سبب مفسرین نے یہ بیان
کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار ٹوٹ کر گر گیا تھا۔ اس کو تلاش کرنے کے
واسطے مقام بیداء یا مقام ذات الجیش میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مع لشکر اسلام قیام
فرمایا۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ اس مقام پر پانی نہ تھا۔ لشکریوں کے ساتھ پانی نہ تھا۔ ان لوگوں نے حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر عرض کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب
کو ٹھہرا لیا نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ساتھ۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صدیقہ کے
پاس تشریف لائے۔ دیکھا کہ حضور پر نور اپنا سر مبارک ان کے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور
ان پر عتاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا جہاں نہ یہاں
پانی ہے نہ لوگوں کے ساتھ۔ اور ان کی کوکھ میں اپنے ہاتھ سے کونچے دینے لگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضور پر نور

کے آرام فرمانے کے باعث میں نے جنبش نہ کی جب صبح ہوئی حضور اُٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے آیتِ تیمم نازل فرمائی۔ لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آلِ ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں۔ یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں۔ اُم المومنین فرماتی ہیں کہ جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا تو وہ ہیکل اس کے نیچے ملا۔ سبحان اللہ مولیٰ تعالیٰ نے محبوبہ محبوب کی بدولت حکم تیمم نازل کر کے کس قدر عظیم الشان تخفیف فرمادی جو گزشتہ اُمتوں کو حاصل نہ تھی۔ اسی وجہ سے تیمم اس اُمت کی خصوصیات سے ہے۔

تیمم میں فرض تین ہیں

(۱) نیت حصولِ طہارت کا دل سے ارادہ نیت کہلاتا ہے پس اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا۔ (۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے۔ اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا۔ (۳) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا اس میں بھی یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔ مسئلہ: انگوٹھی چھلے پہنے ہو تو انہیں ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ عورتوں کو اس میں زیادہ احتیاط درکار ہے۔ کنگن چوڑیاں جتنے زیور پہنے ہو سب کو ہٹا کر ہاتھ پھیریں۔

تیمم کا اسلامی طریقہ

بسم اللہ کہہ کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے۔ انگلیاں کھلی رہیں پھر ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مار کر دونوں ہاتھوں کو جھاڑے پہلے منہ کا مسح کرے اور اگر مٹی بن جاوے پھر دوبارہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور اُن کو طریق مذکور جھاڑ کر پھر دونوں ہاتھ کا مسح اس طرح کیا جائے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کی پشت کو مسح کرے اور اسی طرح داہنے سے بائیں کا مسح کرے پھر انگلیوں کا خلال کرے۔ **مسئلہ**: تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ **مسئلہ**: جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا

---

۵ حضور کے آرام کے دوران حضرات صحابہ کرام ہار کی تلاش میں رہے یہاں سے بعض منافقوں نے اعتراض کیا ہے کہ اگر حضور کو علم غیب ہوتا تو حضور صحابہ کی پریشانی دیکھتے ہوئے خاموش رہتے۔ تو جواباً عرض ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے حضور کی خاص توجہ اس مسئلہ کی طرف نہ تھی پھر بعض عشاق فرماتے ہیں کہ میرے حضور پہلے ہی ارشاد فرما دیتے تو تیمم کی نعمت سے اُمت محروم رہتی اور یہی مفہوم ہے قولِ رسول حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے قول سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اے آلِ ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں۔

[illegible]

دوسرا بھی کرسکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی زمین یا دیوار سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے مسئلہ:
سلام کا جواب دینے اور درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے اور سونے اور بے وضو کے مسجد میں جانے
اور زبانی قرآن شریف پڑھنے کے لئے تیمم جائز ہے۔ اگرچہ پانی پر قدرت ہو مگر اس تیمم سے نماز جائز
نہیں مسئلہ:۔ قیدی کو قیدخانے والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے پھر اس نماز کا
اعادہ کرے مسئلہ:۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا
رہتا ہے اور علاوہ ان کے پانی کے استعمال پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

غسل کا تیمم

وضو کی طرح ہوتا ہے کوئی فرق نہیں نبوی عہد میں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں تھے اور دونوں کو غسل
کی ضرورت ہوئی اور کسی کو یہ علم نہ تھا کہ وضو کی طرح غسل کے لئے بھی تیمم ہوتا ہے۔ چنانچہ پانی دستیاب
نہ ہونے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے بایں خیال تیمم نہیں کیا کہ وہ بجائے غسل کافی نہ ہوگا اور ان کی نماز قضا ہوگئی
اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خیال کیا کہ غسل میں سب بدن پر پانی بہایا جاتا ہے تو غسل کے تیمم میں سب
بدن پر مٹی لگنا چاہئے بنظر بر آں وہ زمین پر خوب لوٹے اور اس طرح تیمم کرکے نماز ادا کی پھر سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ عرض کیا تو آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ وضو کی طرح غسل کے واسطے
تیمم کافی تھا یعنی جس طرح وضو کا تیمم کرتے ہیں بالکل اسی طرح غسل کے واسطے تیمم کرے غسل کے واسطے نیت تیمم
کرے طریقہ وہی ہے مسئلہ:۔ جس پر غسل فرض ہے اسے یہ ضروری نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کے لئے دو تیمم کرے
بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کرلے دونوں ہوجائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔

موزے پر مسح کرنے کا اسلامی طریقہ

یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی
انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر بقدر تین انگل کے پنڈلی تک کھینچ لے جائے۔
مسئلہ:۔ مسح میں دو فرض ہیں (۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا (۲) مسح
کی جگہ پیٹھ ہو۔ اگر مسح تین انگلیوں کے برابر نہ کیا یا پیٹھ پر نہ کیا تو مسح نہ ہوگا۔ مسئلہ:۔ مسح کرنے
کے [illegible] موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اور [illegible]
جب بھی مسح درست ہے مگر شرط یہ ہے کہ (۲) پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی سے

چل پھر سکیں (۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ۔ ہندوستان میں جو موٹا سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں (۴) وضو کر کے پہنا ہو (۵) نہ حالتِ جنابت میں پہنا ہو نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو (۶) مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔ (۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اگر تین انگل پھٹ ہو اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور جمع ہو کر تین انگل یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے۔

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے اور مدت پوری ہو جانے سے بھی اور موزہ اتار دینے سے بھی اگرچہ ایک ہی اتارا ہو۔

اعضائے وضو پر مسح کرنے کے مسائل

مسئلہ: اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا اُن میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور اُن پر پانی بہانا ضرر کرتا ہے یا تکلیف شدید ہوتی ہے تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہے تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور اگر یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھری ہے تو اُس کا نکالنا ضرور نہیں اُس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

مسئلہ: کسی پھوڑے یا زخم یا فصد کی جگہ پٹی باندھی ہے اور اُس کو کھول کر پانی بہانے سے یا اُس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہوتا ہے یا کھولنے والا یا باندھنے والا نہیں تو ان سب صورتوں میں اُس پٹی پر مسح کیا جائے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہیں تو دھونا ضروری ہے اور اگر خود زخم پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرداگرد کو پانی نقصان نہیں کرتا تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر بھی مسح کر لیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کر لیں اور پوری پٹی پر مسح کرنا بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں۔ اور اگر پٹی پر مسح نہ کر سکتے ہوں تو یوں ہی چھوڑ دیں جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کر لیں پھر جب آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہا

میں نقصان نہ ہو تو پٹی پر ہی مسح کر لیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مسح ہو سکتا ہے تو فوراً مسح کر لے پھر جب صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہے تو بہائے۔ مسئلہ ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ مسئلہ تختی یا پٹی کھل جائے اور زخم بندھنے کی ضرورت ہو تو پھر دوبارہ باندھ لیا جائے تو وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا۔ اس جگہ کو دھو سکیں تو دھو لیں ورنہ مسح کر لیں۔

نجاست کا بیان

نجاست دو قسم ہے۔ ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اُس کو غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ ہے جس کا حکم ہلکا ہے اُس کو خفیفہ کہتے ہیں۔

نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درم سے زیادہ لگ جائے تو اُس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کئے نماز پڑھی تو ہو گی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر درم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے بے پاک کئے نماز پڑھی تو اگرچہ ہو گئی مگر مکروہ تحریمی ہوئی کہ اُس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر درم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہو جائے گی لیکن خلاف سنت اور اُس کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔[1]

درم کا وزن اور اُس کی پیمائش نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اُس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے اور نجاستِ غلیظہ اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب، شراب تو درم سے مراد اس کا پھیلاؤ ہے جو تقریباً یہاں کے چاندی کے روپے کی برابر ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اُس سے غسل یا وضو واجب ہو نجاستِ غلیظہ ہے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھر منہ قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، مذی، ودی۔ دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے۔ ناف یا پستان سے جو درد کے ساتھ پانی نکلے۔ [illegible]

[1] [illegible] ایک انچ ہو۔ [illegible] لمبائی میں ہو تو تقریباً ایک انچ طول و عرض کے اندر [illegible]

یا بچّی کا پیشاب. شیر خوار کا منہ بھر ڈالا ہوا دودھ. خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون. حرام چوپائے جیسے کتا. شیر. لومڑی. بلّی. چوہا. گدھا. خچر. ہاتھی. سور کا پاخانہ. پیشاب. گھوڑے کی لید. ہر حلال چوپائے کا پاخانہ. بکری. اونٹ کی مینگنی اور جو پرندہ اونچا نہ اڑے جیسے مرغی اور بطخ اُس کی بیٹ ہر قسم کی شراب. نشہ والی تاڑی. سانپ کا پاخانہ پیشاب اُس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے. اور ان کی کھال. سور کا گوشت. ہڈی. بال. ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت. شیر. کتے. چیتے اور دوسرے درندے. چوپایوں کا جھوٹا اور پسینہ اور لعاب. حرام جانوروں کا پتّہ. چھپکلی یا گرگٹ کا خون. ہر چوپائے کی جگالی. حرام جانوروں کا دودھ. مردار کا گوشت اور چربی۔

نجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جتنے یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اُس کی چوتھائی سے کم ہے. مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم. آستین میں اُس کی چوتھائی سے کم. اسی طرح ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم. تو معاف ہے کہ اُس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

دونوں نجاستوں کے حکم کا فرق اُس وقت ہے جب بدن یا کپڑے میں لگیں. اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی میں گرے تو چاہے نجاست غلیظ ہو یا خفیفہ کُل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز دہ در دہ نہ ہو یعنی دس ہاتھ لمبی اور دس ہاتھ چوڑی جگہ میں نہ ہو۔

مندرجہ ذیل چیزیں نجاستِ خفیفہ ہیں جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے. بیل. بھینس. بکری. اونٹ وغیرہ ان کا پیشاب. گھوڑے کا پیشاب اور جس پرندہ کا گوشت حرام ہے. خواہ شکاری ہو یا نہیں جیسے کوا. چیل. شکرا. باز. بہری. اُس کی بیٹ. حلال جانوروں کا پتّا۔

مندرجہ ذیل چیزیں پاک ہیں لہٰذا کپڑے یا بدن کو لگ جائیں تو وہ ناپاک نہ ہوگا اونچے اڑنے والے حلال پرندے جیسے کبوتر. مینا. مرغابی. قاز وغیرہ کی بیٹ. چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب. مچھلی اور

پانی کے دیگر جانوروں کا خون کھٹمل اور مچھر کا خون۔ خچر اور گدھے کا لعاب و پسینہ۔ گوشت یا تلی یا کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا۔ جو خون زخم سے بہا نہ ہو۔ گھوڑی کا دودھ۔ ناپاک چیز کا دھواں راکھ کیچڑ جب تک اُس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو۔ سُور کے سوا تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو۔ اور بال اور دانت جو گوشت سڑ گیا۔ عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند اُن کا جھوٹا یا پسینہ اور لعاب۔

مندرجہ ذیل چیزیں مکروہ ہیں | اُڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری جیسے وغیرہ کا جھوٹا۔ کوّے کا جھوٹا۔ بلّی چوہے چھپکلی کا جھوٹا

لیکن مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا مالدار کو مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو بلا کراہت جائز ہے۔

پاک کرنے کا اسلامی طریقہ

نجاست اگر دلدار ہو جیسے پاخانہ۔ گوبر خون وغیرہ تو دھونے میں کوئی گنتی کی شرط نہیں۔ بلکہ اُس کو دُور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھو لینا مستحب ہے۔ اور اگر نجاست پتلی ہے تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا۔ اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اُس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔ اور اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ کوئی دوسرا شخص نچوڑے جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اُس کے حق میں پاک اور اُس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے۔ اور تیسری مرتبہ نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ لیکن اگر پہلی اور دوسری مرتبہ ہاتھ پاک نہیں کیا اور اُس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا اس لئے ہر مرتبہ ہاتھ پاک کر لینا چاہیئے۔ [1]

[1] جو پانی کپڑے پر اوپر سے گرے اور کپڑے کا نجس پانی نیچے گرے تو اس پانی سے کپڑے کا تعلق نہ رہے ایسی صورت میں کپڑے کو نچوڑنے کی بھی پابندی نہیں ہے نجاست دور ہونے پر پاک ہے۔

جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں اُس کے پاک کرنے کا اسلامی طریقہ

جیسے چٹائی، کمبل، چمڑے کا جوتا، تختہ یا تخت، لحاف، گدّہ، برتن، جوتا، اُس کو دھو کر چھوڑ دیں یہاں تک کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ یونہی دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب ٹپکنا بند ہو گیا۔ وہ چیز پاک ہو گئی۔ اُسے ہر مرتبہ دھونے کے بعد سُکھانا ضروری نہیں۔ یونہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی اسی طرح پاک کیا جائے اور اگر ایسی چیز ہے کہ نجاست اُس میں جذب نہیں ہوتی جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پُرانا چکنا استعمالی برتن، یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اُسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

آئینہ اور شیشے

کی چیزیں، پالش کی ہوئی لکڑی یا بلکہ تمام وہ اشیاء جن میں مسام[5] نہ ہوں، یوں بھی پاک ہو جاتی ہیں کہ کپڑے یا پتّے سے اس قدر پونچھ دی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے۔

غلے کو پاک کرنے کا اسلامی طریقہ

غلہ جب پیر میں ہو اور اس کی دائیں کے وقت بیلوں نے اُس پر پیشاب کیا جیسا کہ ہوتا ہے تو اگر اُس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی یا چند شریکوں میں تقسیم ہوا تو سب پاک ہو گیا۔ اور اگر کل بجنسہ موجود ہے تو ناپاک ہے اور اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کر لیں تو سب پاک ہو جائے گا۔

بہتی چیزوں کے پاک کرنے کا اسلامی طریقہ

تیل یا پگھلا ہوا گھی یا کوئی بہتی چیز ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس چیز کو اتنے بڑے برتن میں کر دیں کہ اُس کا کچھ حصہ خالی رہے پھر اوپر سے پاک پانی یا اُسی جنس کی پاک چیز ڈالیں یہاں تک کہ برتن کے منہ سے اُبلنے لگے اس طریقے سے اُبل کر جو برتن سے باہر گرا وہ اور جو برتن میں رہ گیا سب پاک ہو جائے گا۔ اور اگر گھی وغیرہ جما ہوا ہے تو اُسے پگھلا کر اسی طریقے سے پاک کر سکتے ہیں۔

معذور کس کو کہتے ہیں؟

ہر وہ شخص جس کو ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت نماز کا پورا

---

۵ جذب ہونے کی علامت

ایسا گذر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا۔ وہ معذور ہے۔ معذور کا حکم یہ ہے کہ وقت میں وضو کرلے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اُس وضو سے پڑھے اُس بیماری سے وضو نہیں جائے گا۔ جیسے قطرہ کا مرض یا دست یا ہوا خارج ہونا یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان یا ناک پستان سے پانی نکلنا نماز کا وقت ختم ہونے سے معذور کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ جب دوسری نماز کا وقت آئے تو پھر وضو کرے۔ اگر معذور کو ایسی بیماری ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھے۔ اور اگر درم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب ہے اور اگر درم سے کم ہے تو سنت اور دوسری صورت میں مطلق نہ دھونے میں کوئی حرج نہیں۔

اذان کی ابتدا

سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی فرضیت کے بعد جب تک مکہ معظمہ میں تشریف فرما رہے بغیر اذان کے نماز ہوتی رہی۔ ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو کچھ زمانے تک وہاں پر بھی بغیر اذان کے نماز ہوتی رہی ہجرت کو ایک سال نہ ہوا تھا کہ اذان کا حکم آگیا۔ اس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ میں قیام فرمایا تو اوقاتِ نماز معلوم ہونے کے لئے ایسی چیز مقرر نہ تھی جس سے عام طور پر نماز کے اوقات معلوم ہو جاتے اور عادتِ کریمہ یہ تھی کہ کبھی تعجیل فرما کر نماز اول وقت میں ادا فرماتے اور کبھی تاخیر ہوتی تو بعض صحابہ کرام شرفِ اقتدا حاصل کرنے کے لئے وقت سے پہلے حاضر ہو جاتے جس سے اُن کے کاموں میں فتور واقع ہوتا اور بعض صحابہ کرام خیال کر کے کہ حضور تاخیر سے نماز ادا فرمائیں گے اپنے کاموں میں مصروف رہنے کے باعث دیر میں پہنچتے جس کی وجہ سے شرفِ اقتدا فوت ہو جاتا نظر بر آں مجلسِ مشورت منعقد ہوئی اور اس چیز کو زیرِ بحث لایا گیا کہ ایسی نشانی تجویز کریں جس سے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز

کا وقت معلوم ہو جائے تاکہ کسی کی جماعت فوت نہ ہو بعض اصحاب نے یہ مشورہ دیا کہ ناقوس بجا دیا کریں۔ آپ نے اس کو پسند نہ کیا اور فرمایا کہ یہ نصاریٰ کے استعمال میں ہے اس لئے مناسب نہیں بعض حضرات نے یہ رائے پیش کی کہ بوق بجایا جائے۔ آپ نے اس کو بھی منظور نہ کیا اور فرمایا یہ یہودی استعمال کرتے ہیں بعض کی رائے یہ ہوئی کہ دف بجوادیا جائے آپ نے اس کو بھی قبول نہ کیا اور فرمایا کہ رومیوں کا طریقہ ہے بعض نے عرض کیا کہ آگ روشن کرادی جائے۔ آپ نے اس کو بھی یہ فرماتے ہوئے مسترد کردیا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ بعض نے عرض کی کہ وقت پر ایک جھنڈا نصب کردیا جائے جن لوگوں کو نظر آئے وہ دوسرے اشخاص کو مطلع کردیں مگر یہ صورت بھی پسند نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ مجلس برخاست ہوگئی اور کسی چیز پر اتفاق رائے نہ ہوا۔ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متفکرانہ حالت میں دولت کدہ پر تشریف لائے۔ عبداللہ بن زید صحابی فرماتے ہیں کہ حضور کے متفکر ہونے کے باعث مجھ کو بھی فکر دامن گیر ہوئی۔ شب میں سویا تو غنودگی میں دیکھا کہ ایک آنے والا آیا جو دو سبز کپڑے پہنے تھا ایک دیوار پر کھڑا ہوگیا اس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ میں نے کہا اس کو فروخت کرتے ہو۔ اس نے کہا کیا کروگے میں نے جواب دیا کہ اطلاع کے لئے نماز کے وقت بجایا کریں گے۔ اس نے کہا کیا میں ایسی چیز بتادوں جو اس سے اچھی ہے میں نے کہا ہاں بتائیے تو اس نے قبلہ رُخ کھڑے ہوکر اذان کہی پھر کچھ دیر توقف کرنے کے بعد اقامت یعنی تکبیر پڑھی پھر میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ خواب عرض کیا فرمایا کہ خواب حق ہے بلال کو بتادو اس لئے کہ اُن کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند مقام پر کھڑے ہوکر اذان کہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سُن کر دوڑتے ہوئے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بناکر بھیجا ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا مگر یہ مجھ پر سبقت لے گئے۔ مروی ہے کہ اس شب میں سات صحابۂ کرام نے یہی خواب دیکھا تھا اور خواب میں آنے والے حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ سوال۔ اذان حکمِ شرعی ہے اور حکمِ شرعی نبی کے خواب سے تو ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے لیکن غیرِ نبی کے خواب سے کوئی حکمِ شرعی ثابت نہیں ہوسکتا۔ پھر اذان کیسے ثابت ہوئی۔ جواب۔ اذان

کا ثبوت بھی غیر نبی کے خواب سے نہیں بلکہ بذریعہ وحی ہوا ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں وارد ہے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدمت میں حاضر ہونے سے پیشتر وحی نازل ہو چکی تھی۔ پس عبداللہ بن زید اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خوابوں سے وحی کی موافقت ہوئی۔ یہ نہیں کہ اُن سے اذان کا ثبوت ہوا۔

اِس اُمّتِ مرحومہ کی خصوصیت

مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس اُمت مرحومہ کو بہت سی خصوصیات سے ممتاز فرمایا منجملہ اُن خصوصیات کے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اقامت یعنی تکبیر کی طرح اذان بھی اسی اُمت کے ساتھ مخصوص ہے۔ دوسری اُمتوں کو یہ شرف عطا نہ ہوا۔ **سوال**۔ حدیث میں وارد ہے کہ آدم علیہ السلام جنّت سے جب زمین پر تشریف لائے تو وحشت دامن گیر ہوئی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر اذان دی جس سے وحشت کا ازالہ ہوا جب اذان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں ثابت ہوئی تو اُس کو اُمت مرحومہ کے خصوصیات سے شمار کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ **جواب**۔ اذان از قبیل خصوصیت بایں معنی ہے کہ اس کے ذریعہ اوقاتِ نماز کا اعلان کرنا صرف اسی اُمت کے واسطے تجویز ہوا۔ گذشتہ اُمتوں کی نماز کا اعلان بذریعہ اذان نہ تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں اذان کا ثبوت ضرور ہوا مگر دفعِ وحشت کے لئے نہ اوقاتِ نماز کی اطلاع کے واسطے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کا اصلی مقصد اعلانِ نماز کا ہے۔ وہ دیگر مقاصد کے لئے بھی اذان کہی جاتی ہے اور مستحب ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں جب

آگ بجھانے کے واسطے اذان

آگ جلتے دیکھو اور بجھانے سے نہ بجھتی ہو تو اذان کہو کہ اس کی برکت سے آگ خود بجھ جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آگ دیکھو اللہ اکبر اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو کہ وہ آگ بجھا دیتا ہے۔ چونکہ اذان میں یہ بات ہے تو اذان سے اللہ اکبر کی بکثرت تکرار بھی حاصل ہوئی اور اس کے ساتھ اذان میں دیگر کلمات طیبات

زائد میں سوا ان کی زیادت مفید مقصود ہے کہ نزولِ رحمت کے لئے ذکرِ الٰہی کرنا ہے جو اُن کلمات سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

پریشانی دور کرنے کے لئے اذان

پریشان آدمی کے کان میں اذان دینا مستحب ہے۔ امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ مجھے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا ارشاد فرمایا کہ اے علی میں تجھے غمگین پاتا ہوں۔ اپنے کسی گھر والے سے کہو کہ تیرے کان میں اذان کہے اس لئے کہ اذان غم و پریشانی کو دفع کرتی ہے۔ مولیٰ علی اور مولیٰ علی سے جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا کہ ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔

میت کی وحشت دُور کرنے کے لئے اذان[1]

بعد دفنِ میت اذان دینا مستحب ہے کہ میت اس وقت سخت حزن و غم کی حالت میں ہوتی ہے اور دفعِ غم کے لئے اذان مجرب ہے نیز مسلمان بھائی کے رنج و غم اور اس کی وحشت کو دور کر کے اسے خوش کرنا مولیٰ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ مسلمان کا خوش کرنا ہے۔ سیدنا حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارا اپنے بھائی کو خوش کرنا موجبِ مغفرت ہے۔ نیز حدیث میں وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوالِ نکیرین ہوتا ہے تو شیطان وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے۔ در جواب میں بہکاتا ہے۔ نکیرین جب سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تو شیطان میت کے سامنے ظاہر ہو کر اپنی جانب اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں۔ تو اذان دینے سے یہ عظیم فائدہ ہے کہ شیطان وہاں سے دور ہو جاتا ہے۔ محدث طبرانی اپنی کتاب معجم اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ طبیبِ روحانی محبوبِ سبحانی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو وہ دفع ہو جائے گا۔

[1] قبر پر اذان کے مسئلے میں مزید تحقیق ایذان الاجر میں ملاحظہ فرمائیں۔ مصنفہ امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بارش طلب کرنے اور وبا دفع کرنے کے لیئے اذان

دینا مستحب ہے اور اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ نماز کی طرح امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوں کہ امام سورہ یٰسین با آواز بلند پڑھے اور مبین پر اذان کہے اور سب مقتدی بھی اس کے ساتھ اذانیں کہیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے اپنے مکانات کی چھتوں پر یہ تعداد چند اشخاص مل کر اذانیں کہیں۔ اللہ تعالیٰ اذان کی برکت سے بارش عطا اور وبا دور فرمائے گا۔ اتفاقی زیادہ بارش روکنے کے لئے بھی اسی طریقہ سے اذان دی جائے۔

مرض ام الصبیان سے حفاظت کے لئے اذان

سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے بچہ پیدا ہو اور اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت یعنی تکبیر کہے تو وہ بچہ ام الصبیان کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ (جامع صغیر سیوطی) موجودہ وقت میں ام الصبیان کی شکایت زیادہ سننے میں آ رہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے دلچسپی رکھنے والے مرد اور مذہبی اعمال کی خوگر خواتین تو ابھی تک اس عمل پر کاربند ہیں۔ اسی واسطے ان کے بچے اس خبیث مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔ مگر نصرانی تہذیب اور نصرانی تعلیم کی دلدادہ خواتین نے اس کو نظر انداز کر دیا ہے اسی واسطے ان کے اکثر و بیشتر بچے اس مرض میں ضائع ہو جاتے ہیں۔

جنگل میں راستہ معلوم کرنے کے لئے اذان

جب جنگل میں راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو تو اس وقت اذان کہے۔ اللہ تعالیٰ اذان کی برکت سے راستہ بتانے والا ظاہر فرما دے گا۔ اس کے علاوہ دیگر امور کے واسطے بھی اذان مفید ہے کسی مقام پر جن سرکشی کرتا ہو وہاں پر اذان کہی جائے اذان کی برکت سے جن اپنی سرکشی سے باز آئے گا۔ یا اس مقام ہی کو چھوڑ دے گا۔ بدمزاج آدمی اور بدمزاج جانور کی بدمزاجی دفع کرنے کے لئے بھی اذان اس کے کان میں کہی جائے۔ اذان کی

باسٹھ لاکھ نیکیاں اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار درجے بلند اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ معاف اور مردوں کے لئے تین کروڑ چوبیس لاکھ نیکیاں اور تین لاکھ چوبیس ہزار درجے بلند اور تین لاکھ چوبیس ہزار گناہ معاف اللہ اکبر یہ صرف ایک دن کی اقامت اور اذان کے جواب کا ثواب ہے جس میں نہ پیسہ صرف ہوتا ہے نہ مشقت ہوتی ہے۔ اگر بندہ اس کو اپنا معمول بنالے تو ثواب کا کیا ٹھکانا۔ مگر ہمارے بہت سے بھائی اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہونے کے باعث بے شمار ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں جانا بوجہ فتنہ وفساد کے ممنوع ہے اس لئے وہ صرف اذان کے جواب پر اکتفا کریں۔ اور اگر گھر بیٹھے بوجہ قرب مسجد اقامت سُننے میں آئے تو اس کا جواب بھی دیا کریں۔

آنکھیں دُکھنے کا علاج اور بینائی کی گارنٹی

حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص مؤذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سن کر مرحبا بِحَبِيْبِي وَقُرَّةِ عَيْنِي مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ: "میرے محبوب اور میری آنکھ کی ٹھنڈک محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک کو سُننے کی وجہ سے میرا غنچۂ قلب شگفتہ ہوگیا" کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی۔ مسجد مدینہ طیبہ کے امام و خطیب علامہ شمس الدین محمد بن صالح اپنی تاریخ میں حضرت مجد مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک اذان میں سُن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا ملائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھ سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ حضرت مجد مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت فقیہ محمد علیہ الرحمہ ان دونوں بزرگوں نے اپنا تجربہ بھی بیان فرمایا کہ ہم جب سے یہ عمل کرتے ہیں ہماری آنکھیں نہ دُکھیں۔ فقیر غفرلہ بھی تقریباً بیس سال سے اس پر عامل ہے۔ والحمد للہ اس وقت سے آج تک آنکھیں دُکھنے کی شکایت نہ ہوئی اور اس عمل پر عامل ہونے سے پیشتر ہر سال یہ شکایت ہوتی تھی۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مؤذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُوْلُ اللّٰہ سن کر مذکورہ بالا دعا پڑھے اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے تو نہ کبھی اندھا ہو گا نہ آنکھیں دکھیں گی۔ (منیر المعین)

ہم خرما ہم ثواب

سبحان اللہ کیسا مبارک عمل ہے کہ دنیوی اور اخروی دونوں فائدے اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسی واسطے اس کو ہم خرما ہم ثواب سے تعبیر کیا گیا۔ دنیوی فائدہ تو یہی ہے کہ آنکھیں دکھنے سے محفوظ رہیں اور بینائی تا زیست باقی رہے۔ یہ کس قدر عظیم الشان فائدہ ہے۔ انسان اس کے حصول کے واسطے کثیر رقم صرف کرتا ہے اور بہت سے رقم کثیر صرف کرنے کے باوجود کامیاب نہیں ہوتے۔ مگر خوش قسمت ہیں اس عمل کے کرنے والے کہ رقم کثیر درکنار انہیں رقم قلیل بھی صرف کرنا نہیں پڑتی ہے محنت و مشقت انہیں یہ عظیم الشان فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اخروی فائدہ یہ ہے کہ حدیث میں وارد ہے جب اذان میں پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترجمہ: (اے رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے) کہے اور دوسری بار قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پھر انگوٹھے کے ناخن کو آنکھوں پر رکھ کر کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (ترجمہ) اے اللہ مجھے سماعت اور بصارت کے ساتھ بہرہ مند رکھیو۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پیچھے اسے جنت میں لے جائیں گے اس عمل کی چند صورتیں ہیں جیسا کہ بیان بالا سے ظاہر ہے۔ اس میں کو اختیار ہے جو صورت چاہے اختیار کرے ہر صورت میں دنیوی اخروی دونوں فائدے حاصل ہوں گے۔

درود شریف اور دعائے وسیلہ

جواب اذان سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر دعا پڑھتے جو اذان کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس کو دعائے وسیلہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے ... وقت ہیں ... بڑے درجے وسیلہ پڑھتے ہیں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب اذان کی اذان سنو تو جیسے وہ کہتا ہے تم بھی کہتے جاؤ پھر جواب سے فارغ ہو کر مجھ پر درود شریف

پڑھو کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے واسطے وسیلہ طلب کرو کہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو بندگانِ خدا سے کسی ایک بندہ کے واسطے سزاوار ہے مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا تو جو شخص میرے واسطے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (مسلم شریف)

دعائے وسیلہ

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ ترجمہ: اے اللہ اس دعوتِ تامہ اور اس باقی رہنے والی نماز کے رب عطا فرما آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بزرگی اور بلند درجہ اور انہیں مقام محمود میں بھیج جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت میں داخل فرما دے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا کیونکہ وعدہ خلافی عیب ہے اور تجھ میں کوئی عیب ممکن نہیں۔ **سوال:** اس دعا میں دعوتِ تامہ سے کیا مراد ہے؟ **جواب:** اذان کے الفاظ مراد ہیں جن میں توحید و رسالت کی دعوت ہے۔ جب مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے تو خود توحید کی گواہی دیتے ہوئے دوسروں کو رسالت کی دعوت دیتا ہے چونکہ اذان میں توحید و رسالت کی طرف دعوت ہوتی ہے اس لئے لفظِ اذان کو دعوت سے تعبیر کیا گیا اور اس دعوت کو تامہ اس لئے فرمایا کہ یہ شرک کے نقص سے پاک ہے یا اس لئے کہ تمام عقائد مذکور ہیں کیونکہ توحید و رسالت میں تمام عقائد اجمالاً آجاتے ہیں یا اس لئے کہ قیامت تک اس میں کوئی تغیر اور تبدیلی نہیں ہو سکتی یا اس لئے کہ تمام اذکار سے اہم قول اس میں مذکور ہے اور وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ **سوال۔** اس دعا میں وسیلہ سے کیا مراد ہے؟ **جواب:** جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ کو وسیلہ کہتے ہیں جو جنت کے تمام درجات کی نسبت عرش سے قریب ہے۔ یا وسیلہ سے مراد محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزِ حشر عرش اعظم پر بٹھانا

ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب کو بہترین سبز پوشاک پہنا کر عرش پر
بٹھائے گا۔ اور حکم دے گا کہ جو چاہو کہو اور جو چاہو مانگو۔ **سوال**۔ مقام محمود سے کیا مراد ہے۔
جواب۔ قیامت کا دن اس قدر طویل ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے پھر سروں پہ آفتاب اور دوزخ
نزدیک۔ اُس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کر دی جائے گی اور سروں سے کچھ
ہی فاصلے پر ہوگا۔ پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے۔ گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے
بالشتوں پسینہ زمین میں جذب ہوکر اوپر چڑھے گا۔ یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا۔
لوگ اُس میں غوطے کھائیں گے۔ گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے۔ لوگ ان عظیم آفتوں
میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جا بجا پھریں گے۔ آدم و نوح خلیل و کلیم اور مسیح
علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوکر جواب سنیں گے سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں
ہم اس لائق نہیں ہم سے یہ کام نہ نکلے گا نفسی نفسی[1] تم اور کسی کے پاس جاؤ یہاں تک سب
کے بعد حضور پُرنور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور اقدس
اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے میں ہوں شفاعت کے لئے پھر اپنے
رب کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ کریں گے وہ ارشاد فرمائے گا یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاسَكَ وَقُلْ
تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو
تمہیں عطا ہوگا۔ اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے اب حضور کی شفاعت سے حساب شروع
ہوگا۔ یہی شفاعت کبریٰ ہے جو مومن و کافر سب کے لئے ہوگی اور اسی کو مقام محمود کہتے ہیں جہاں
تمام اولین و آخرین میں حضور کی تعریف اور حمد و ثنا کا غلغلہ مچ جائے گا اور موافق و مخالف سب
پر کھل جائے گا کہ بارگاہ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں۔ اور بادشاہ حقیقی
کے یہاں جو عظمت ہمارے مولیٰ کی ہے کسی کے لئے نہیں۔

شفاعت کے اقسام شفاعت کبریٰ جس کا بیان ابھی گزرا (۲) [illegible] شفاعت

---

[1] نفسی نفسی کا ترجمہ ایک [illegible] اس طرح کیا ہے [illegible] محبوب کو اس [illegible] نفسی [illegible]
[illegible] نفسی نفسی یعنی یہ تمہارا [illegible] صلی اللہ علیہ
وسلم ہی رہیں گے۔ نوٹ۔ انسان کی روح جسم سے نکلتے ہی زبان [illegible] حشر میں سب کی زبان عربی ہوگی۔

بغیر حساب جنّت میں داخل ہوگی۔ اُس کی تعداد میں چند روایات ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک لاکھ اور ان میں ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اس طرح میزان چار کھرب ستانوے ارب ہوتی ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ میری اُمّت سے ستر ہزار بے حساب جنّت میں داخل ہوں گے اور اُن کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اور رب تبارک وتعالیٰ اُن کے ساتھ تین حثیات عنایت فرمائے گا جو معلوم نہیں ہیں کہ کتنی ہوں گی اُس کا شمار وہی جانے۔ تہجّد پڑھنے والے بھی بے حساب جنّت میں جائیں گے (۳) ایک ایسی جماعت جو بعد حساب دوزخ میں داخل ہونے کی مستحق ہو چکی آپ کی شفاعت سے بجائے دوزخ کے جنّت میں داخل ہوگی۔ (۴) بعض کفار کے عذاب میں آپ کی شفاعت کی وجہ سے تخفیف ہوگی جیسے آپ کے چچا ابو طالب[1] جو ایمان نہیں لائے تھے۔ شفاعت کی یہ چاروں قسمیں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں (۵) دوزخ میں داخل شدہ لوگ آپ کی شفاعت سے باہر نکال کر جنّت میں داخل کئے جائیں گے۔ (۶) آپ کی شفاعت کے باعث جنّت میں لوگوں کے درجے بلند کئے جائیں گے۔ **سوال۔** اللہ تعالیٰ نے حضور پُرنور کو تمام مخلوق پر فضیلت اور برتری عطا فرمائی کیونکہ ساری مخلوق آپ ہی کے طفیل میں پیدا کی گئی ہے اور آپ کو بلند درجہ بھی عطا کیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا محبوب بنایا اور کسی کو محبوبیت کے مرتبہ پر فائز نہیں کیا۔ اسی طرح وسیلہ جو جنّت میں اعلیٰ درجہ ہے آپ ہی کو ملے گا کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ جس بندے کو وہ ملے گا اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور **مقام محمود** میں بھی آپ ہی پہنچیں گے۔ اس کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بایں الفاظ فرمایا ہے۔ **عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔** اور یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرے پھر وسیلہ اور فضیلت اور درجۂ رفیعہ اور مقام محمود کے لئے دعا مانگنے کی کیا ضرورت رہی۔ **جواب۔** بیشک یہ باتیں صحیح ہیں لیکن ہم کو ان کے واسطے دعا کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم گنہگار محبوب خدا کے دعاگو خیر اندیشوں میں داخل ہو جائیں تاکہ قرب الٰہی حاصل اور نور ایمان زائد ہو کیونکہ محبوبان خدا کے

---

[1] ان کے متعلق علماء کے کئی قول ہیں۔ بعض فرماتے ہیں ایسے لوگ اعراف میں رہیں گے جو جنّت اور دوزخ کے درمیان ہے۔ بعض کہتے ہیں دوزخ ہی میں رہیں گے مگر عذاب گستاخ رسول یعنی سخت کفار جیسا نہ ہوگا۔

ہوا خواہ زنجیر بیگاں کی نعمتوں سے نوازے جاتے ہیں۔ ابولہب محبوب خدا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بدترین دشمن اور بدبخت ترین کافر تھا یہاں تک کہ اُس کی مذمت
میں سورۂ تبت نازل ہوئی مگر حضور پرنور کی ولادت کی خوشی میں اُس نے باندی آزاد کر دی تھی
اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس کو رحمت سے محروم نہیں فرمایا۔ ہر دوشنبہ کو اُس کے عذاب میں
تخفیف کر دی جاتی ہے تو جو مومن آپ کی پیدائش کی ہمیشہ خوشی منائے اور ہر اذان کے بعد
آپ کی خیر خواہی میں یہ دعا مانگتا رہے تو وہ خداوند کے اکرام و انعام سے کس طرح نوازا جائے گا۔

اذان کے مسائل

مسئلہ فرض پنجگانہ کہ انہیں میں جمعہ بھی ہے جب جماعت مستحب کے ساتھ مسجد میں وقت
پر ادا کئے جائیں تو ان کے لئے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے کہ اگر
اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے
فرمایا کہ کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں تو میں ان سے قتال کروں گا۔ اور اگر ایک شخص
چھوڑ دے تو اُسے ماروں گا اور قید کروں گا (خانیہ وغیرہ) **مسئلہ** قضا نماز مسجد میں پڑھے
تو اذان نہ کہے اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں کہ
وہاں کی مسجد کی اذان کافی ہے اور کہہ لینا مستحب ہے (شامی) مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت
پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر کسی بستی سے باہر باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب
ہے تو بستی کی اذان کفایت کرتی ہے پھر اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں قریب
کی حد یہ ہے کہ بستی کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔ (عالمگیری) **مسئلہ** جماعت بھر کی نماز
قضا ہو گئی تو اذان و اقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لئے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے
جبکہ جنگل میں تنہا ہو ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے۔ اسی لئے مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھے
تو اذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت ہاتھ نہ اُٹھائے ہاں اگر کسی ایسے
سبب سے قضا ہو گئی جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہو گئے تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں
(عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں تو پہلی کے لئے اذان و اقامت
دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں اور دونوں
کہنا بہتر ہے یہ اس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں

پڑھیں تو یہ مجلس میں ہی کے واسطے اذان کہیں (عالمگیری) مسئلہ. وقت ہونے کے بعد اذان کہی
جائے قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اذان میں وقت
ہو گیا تو اعادہ کی جائے مسئلہ. اذان کا وقت مستحب وہی ہے جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی
پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اول وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی
عصر و عشاء میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے
وقت مکروہ آ جائے. اور اگر اول وقت اذان ہوئی اور اخیر وقت میں نماز ہوئی تو بھی سنت ادا
ادا ہو گئی (درمختار وغیرہ) مسئلہ. فرض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، استسقاء
چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اذان نہیں (عالمگیری) مسئلہ. عورتوں کو اذان و اقامت
کہنا مکروہ تحریمی ہے کہیں گی تو گنہگار ہوں گی اور اعادہ کی جائے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ. عورتیں
اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے (درمختار) خنثیٰ و فاسق
اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے ان سب کی اذان
کا اعادہ کیا جائے (درمختار) مسئلہ. اذان کہنے کا اہل وہ ہے جو اوقات نماز پہچانتا ہو اور
وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کا مستحق نہیں جو مؤذن کے لئے ہے (غنیہ) مسئلہ. ایک
شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے (درمختار) مسئلہ. بیٹھ کر اذان
کہنا مکروہ ہے اور کہی تو اعادہ کرے مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہے تو مکروہ نہیں اور اقامت
مسافر بھی اتر کر کہے اگر نہ اترا اور سواری پر ہی کہہ لی تو ہو جائے گی مسئلہ. اذان قبلہ رو کہے
اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے اس کا اعادہ کیا جائے مگر مسافر جو سواری پر اذان کہے اور
اس کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں مسئلہ. اثنائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے اگر
کلام کیا تو پھر سے اذان کہے (صغیری) مسئلہ. کلمات اذان میں لحن حرام ہے مثلاً اللہ اکبر
کے ہمزہ کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا اسی طرح اکبر میں بے کے بعد الف بڑھانا حرام ہے
(عالمگیری وغیرہ) مسئلہ. سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو خوب
آواز پہنچے اور بلند آواز سے کہے مسئلہ. اذان منارہ پر کہی جائے یا خارج مسجد اور
مسجد میں اذان نہ کہے ... مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے (فتح القدیر وغیرہ) یہ حکم ہر

سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل پر دو رکعتیں صبح اور دو رکعتیں شام کے وقت فرض ہوئی تھیں باقی امتوں کا حال خدا جانے۔ ہاں حدیث سے اتنا ضرور ثابت ہے کہ یہ پانچوں نمازیں مجموعی حیثیت سے اِس اُمّت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ دوسری اُمّتوں پر پانچوں فرض نہ تھیں۔ **سوال** کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض چیزیں اُمّت پر فرض نہیں ہوتیں مگر نبی پر ہوتی ہیں جیسے نمازِ تہجد حضور پُرنور پر فرض تھی ہم پر نہیں تو کیا یہ پانچوں نمازیں انبیائے سابقین پر فرض تھیں۔ **جواب**۔ نہیں جس طرح یہ پانچوں نمازیں اُمّتوں میں اس اُمّت کے ساتھ مخصوص ہیں اسی طرح انبیاء میں ہمارے آقا و مولیٰ جناب احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں۔ ہاں انبیائے سابقین میں سے کسی نے فجر اور کسی نے ظہر اور کسی نے عصر اور کسی نے مغرب اور کسی نے عشا پڑھی ہے خواہ بحیثیت فرض خواہ بحیثیت نفل چنانچہ امام رافعی شرحِ مسند میں فرماتے ہیں کہ فجر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اور ظہر حضرت داؤد علیہ السلام نے اور عصر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اور مغرب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اور عشا حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی تھی۔

نماز کی ۶ چھ شرطیں

یہ ہیں۔ طہارت۔ سترِ عورت۔ استقبالِ قبلہ۔ وقت۔ نیت۔ تکبیرِ تحریمہ

پہلی شرط طہارت یعنی نمازی کے بدن کا حدثِ اکبر و اصغر اور نجاستِ حقیقیہ بقدرِ مانع سے پاک ہونا۔ اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھتا ہے نجاستِ حقیقیہ بقدرِ مانع سے پاک ہونا۔

حدثِ اکبر حدثِ اکبر اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔ وہ یہ ہیں (۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عضوِ مخصوص سے نکلنا پس اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی۔ بلکہ بوجھ اُٹھانے یا بلندی سے گرنے کی سبب نکلی تو غسل واجب نہیں۔

(۲) احتلام یعنی سوتے سے اُٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی۔ اور اس تری کے منی یا مذی

ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے۔ اگرچہ خواب یاد نہ ہو۔ اور اگر یقین ہے کہ یہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا ودی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یاد ہو۔ اور لذتِ انزال خیال میں ہو تو غسل واجب نہیں۔ اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل نہیں ورنہ ہے۔

(۳) حشفہ یعنی سرِ ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل واجب کرتا ہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلّف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا۔ **فائدہ۔** اِن تین وجوہ سے جس پر نہانا فرض ہوا اُس کو جنب اور ان تین چیزوں کو جنابت کہتے ہیں۔

(۴) حیض سے فارغ ہونا (۵) نفاس کا ختم ہونا

مسئلہ۔ کافر مرد یا عورت جُنب ہے اور دونوں سے کوئی مشرّف باسلام ہوا تو غسل واجب ہے۔ اسی طرح حیض و نفاس والی کافرہ عورت پر اسلام قبول کرنے کے بعد غسل واجب ہے ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے یہ سب غسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفّار سے ادا نہیں ہوتی غرض جتنے اعضاء دھونا فرض ہے اگر وہ سب موجباتِ غسل کے بعد حالتِ کفر میں دھل چکے تھے تو بعد اسلام اعادۂ غسل ضروری نہیں ورنہ جتنا حصہ باقی ہو اُتنا دھولینا فرض ہے اور مستحب یہ ہے کہ بعد اسلام پورا غسل کرے۔

حدثِ اصغر

حدثِ اصغر ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ یہ ہیں۔ پاخانہ۔ پیشاب۔ منی۔ مذی۔ ودی۔ کیڑا۔ پتھری جو مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلے۔ ہوا۔ جو مرد یا عورت کے پیچھے سے خارج ہو۔ خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا۔ اور اِس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ تو وضو جاتا رہے گا۔ اور اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی

دونوں کلائیاں[۱۰] یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔ سینہ[۱۲] یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حد زیریں تک دونوں ہاتھوں کی پشت[۱۳]۔ دونوں پستانیں[۱۴] جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں ورنہ سینے کے تابع ہیں جدا عضو نہیں۔ اور ان کے درمیان کی جگہ سینے ہی میں داخل ہے جدا عضو نہیں۔ پیٹ[۱۵] یعنی سینے کی حد مذکور سے ناف کے کنارۂ زیریں تک اور ناف بھی پیٹ میں شمار ہے۔ پیٹھ[۱۶] یعنی پیچھے کی جانب سینے کے مقابل سے کمر تک دونوں شانوں[۱۹] کے بیچ میں جو جگہ ہے بغل کے نیچے سینے کی حد زیریں تک دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے اس کا اگلا حصہ سینے میں اور پچھلا شانوں یا پیٹھ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے۔ دونوں سرین۔ فرج۔ دبر۔ دونوں ٹانگیں گھٹنے بھی انہی میں شامل ہیں۔ ناف کے نیچے پیڑو۔ اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور ان کے مقابل کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔ دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت دونوں تلوے

باندی کے لئے اعضائے عورت یہ ہیں۔ سارا پیٹ اور پیٹھ۔ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک جس میں سات عضو ہوتے ہیں۔ **مسئلہ** اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے۔ اگر عورت نے اسکو اوڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوئی جب تک اس پر کوئی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ **مسئلہ** اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی بعض لوگ باریک ساڑیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے۔ علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

تیسری شرط استقبال قبلہ

تیسری شرط استقبال قبلہ یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا۔ استقبال قبلہ نام ہے کہ بعینہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لئے یا اس کی جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لئے جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جزء کعبہ کی سمت میں واقع ہو۔ تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر منہ کا کوئی جزء کعبہ کے مواجہ میں ہے نماز ہو جائے گی اس کی مقدار پینتالیس[۴۵] درجے رکھی گئی ہے پس اگر پینتالیس[۴۵] درجے سے زیادہ انحراف ہے۔ استقبال نہ پایا جائے گا تو

[illegible]

نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ** جو شخص استقبالِ قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رخ بدل سکے اور وہاں کوئی اور بھی نہیں جو متوجہ کر دے تو اس صورت میں جس رخ پر نماز پڑھ سکے پڑھ لے۔ اور اس پر اعادہ بھی نہیں۔

بحری جہاز میں نماز پڑھنے کا اسلامی طریقہ

بحری جہاز یا کشتی میں نماز پڑھے تو بوقتِ تحریمہ قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے وہ جہاز یا کشتی گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے خواہ نماز فرض ہو یا نفل دونوں کا ایک حکم ہے۔ **مسئلہ** اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے نہ وہاں مسجدیں ہیں نہ چاند سورج و ستارے نکلے ہوں یا نکلے ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے تو ایسے شخص کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (یعنی سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی منہ کرے) اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ **مسئلہ** نمازی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور اتنی دفعہ نہ ہوا جس میں تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ سکے تو نماز ہو گئی۔ **مسئلہ** اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے تو نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

تحویلِ قبلہ

اس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ نماز کی فرضیت کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب تک مکہ مکرمہ میں تشریف فرما رہے کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرمائی کیونکہ اس وقت بحکم الٰہی کعبہ شریف کو قبلہ قرار دیا گیا تھا پھر ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو بحکمِ خدا بیت المقدس قبلہ مقرر ہوا اور تقریباً سولہ یا سترہ مہینے تک اسی کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے رہے بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرنے میں بڑی حکمت یہ تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور بدستور قبلہ کی طرف نماز پڑھتے رہے۔ وجہ آپ کی طبیعت کعبۂ معظمہ کی طرف مائل ہو گئی اور اس شوق بھی کہ وہ آپ کے جدِ امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ التحیۃ والثنا کا قبلہ تھا اور آپ کا بچپن بھی مکہ مکرمہ میں تشریف فرما رہے۔ اور عرب کو اسلام سے قریب کرنے کے لئے بہترین ذریعہ بھی تھا کیونکہ عرب کو جب یہ معلوم ہوا کہ آپ نے بیت المقدس کو قبلہ بنا لیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم کبھی آپ کی اتباع نہ کریں گے ان وجوہات کی بنا پر آپ کی دلی خواہش ہوئی کہ کعبۂ معظمہ کو قبلہ مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک دن حضرت جبریل امین خدمت والا میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن سے فرمایا اے جبریل میری مرضی یہ ہے کہ تحویلِ قبلہ ہو یعنی کعبۂ معظمہ کو قبلہ بنا دیا جائے۔ رب کی بارگاہ میں اس کے متعلق سوال پیش کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ بہ نسبت میرے آپ کا اعزاز اُس کی بارگاہ میں زیادہ ہے لہٰذا آپ خود سوال کریں۔ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اتنا عرض کر کے آسمان پر چلے گئے۔ اور آپ اُن کے انتظار میں بار بار آسمان کی طرف نظر اُٹھاتے تھے کہ تحویلِ قبلہ کی اجازت لے کر آتے ہوں گے ۲ھ میں بتاریخ ۱۵ رجب المرجب بروز دوشنبہ آپ قبیلہ بنی سلمہ میں بشر بن براء بن معرور کی والدہ کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے آپ کے واسطے کھانا تیار کیا اس میں اتنی دیر ہو گئی کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا۔ آپ نے مسجد بنی سلمہ میں حسبِ معمول نمازِ ظہر بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے پڑھنا شروع کی۔ دو رکعت ہی پڑھنے پائے تھے کہ تحویلِ قبلہ کے بارے میں بحالتِ نماز یہ الفاظ وحی آگئی۔ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ترجمہ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اُس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجدِ حرام کی طرف۔ اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو چنانچہ آپ اور آپ کے اصحاب فوراً کعبہ شریف کی طرف پھر گئے اور باقی ماندہ دو رکعتیں اسی کی طرف منہ کر کے پوری کیں۔ مسجد بنی سلمہ میں چونکہ یہ نمازِ ظہر دو قبلوں کی طرف منہ کر کے ادا کی گئی تھی اس لئے مسجد اَلْقِبْلَتَيْنِ اس کا نام پڑ گیا۔ تحویلِ قبلہ سے یہودیوں کو سخت ناگواری ہوئی اور انہوں نے طرح طرح سے مسلمانوں کو بھڑکانا شروع کیا حُيَيّ بن اخطب

یہ ظاہر ہو جائے کہ تمہارا نماز میں بیت المقدس کو منہ کرنا ہدایت تھا یا گمراہی۔ اگر ہدایت تھا تو اب اس کو چھوڑ کر تم گمراہی میں پڑ گئے اور اگر گمراہی تھی تو اتنی مدت تک تم گمراہی میں تھے جس سے نماز پڑھتے ہو۔ اس وقت میں جو لوگ تحویلِ قبلہ سے پہلے انتقال کر گئے وہ گمراہی پر فوت ہوئے اور ان کی نمازیں برباد ہوئیں۔ چونکہ بہت سے مسلمانوں کے رشتہ دار تحویل سے پیشتر انتقال کر گئے تھے انہیں یہ بات شاق گزری اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ترجمہ: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان (نمازیں جو تحویلِ قبلہ سے پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھیں) اکارت کرے بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربانی فرمانے والا ہے۔

اس آیت میں نماز کو ایمان سے تعبیر کیا گیا کیونکہ اس کی ادا جماعت سے ایمان کی دلیل ہے۔ نیز اس لئے کہ وہ اہلِ ایمان ہی پر واجب ہوتی ہے اور اہلِ ایمان ہی اس کو قبول کرتے ہیں۔

چوتھی شرط وقت ہے اس کے مسائل ہر نماز کے بیان کے ساتھ ذکر کئے جائیں گے۔

پانچویں شرط نیت ہے نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں محض جاننا نیت نہیں نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کون سی نماز پڑھتے ہو تو فوراً بلا تامل بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں عربی زبان کی تخصیص نہیں اردو فارسی بھی ہو سکتی ہے۔ **مسئلہ** فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے۔ مطلق نماز کی نیت کافی نہیں۔ اور فرض نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے۔ **مسئلہ** نیت میں تعداد رکعت ضروری نہیں البتہ افضل ہے۔ **مسئلہ** فرض قضا ہو گئے ہوں تو ان میں بوقت ادائیگی تعیینِ یوم اور تعیینِ نماز ضروری ہے مثلاً یوں نیت کرے فلاں دن کی فلاں نماز کی میں نے نیت کی۔ مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ **مسئلہ** نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح کی اور سنتوں میں سنت

رسول اللہ کی نیت کرے مسئلہ۔ یہ نیت کہ منھ میرا قبلہ کی طرف ہے۔ شرط نہیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔ مسئلہ مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو امامت کی نیت کرنا مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے ضروری نہیں۔ یہاں تک کہ اگر امام نے یہ نیت کرلی کہ میں فلاں شخص کا امام نہیں ہوں اور اس شخص نے اس کی اقتدا کی تو نماز ہوگئی مگر ثواب جماعت نہ پائے گا مسئلہ مقتدی نے اگر اقتدا کی یوں نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری تو جائز ہے۔[1]

نیّت کا اسلامی طریقہ

یہ ہے کہ یوں کرے نیت کی میں نے آج کی فجر کے دو رکعت فرضوں کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ کعبہ شریف کی طرف۔ اگر مقتدی ہے تو اتنی نیت اور کرے کہ اس امام کے پیچھے ظہر میں یوں کرے نیت کی میں نے آج کی ظہر کے چار رکعت فرضوں کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ کعبہ شریف کی طرف۔ عصر میں یوں نیت کی میں نے آج کی عصر کے چار رکعت فرضوں کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ کعبہ شریف کی طرف۔ مغرب میں یوں نیت کی میں نے آج کی مغرب کی تین رکعت فرضوں کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ کعبہ شریف کی طرف۔ عشاء میں یوں نیت کی میں نے آج کی عشاء کے چار رکعت فرضوں کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منھ کعبہ شریف کی طرف۔ وتر میں اس طرح نیت کی میں نے آج کے تین رکعت وتر واجب کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ

لہ ایک اہم مسئلہ دل کی توجہ کسی اور طرف تھی زبان سے نیت کے الفاظ اگرچہ صحیح بھی ادا کئے [illegible] کہاں تھا [illegible] تو چونکہ نیت کے مفہوم پر دھیان نہ ہوئی تو نماز نہ ہوئی اگرچہ سجدہ سہو بھی ادا کریں اس وجہ سے کہ ترتیب سے لازمی تھی [illegible] کام شروع کرنے کے بعد نیت ہو اس صورت وہ حضرات [illegible] میں جو کہ ایک رکعت یا دو زیادہ کے بعد سوچتے ہیں کہ میں کونسی نماز پڑھ رہا ہوں کیونکہ انہوں نے اس سے پہلے والی نماز ختم کر دی تھی یعنی نیت زبان کی تھی دل میں نہ تھی۔ نوٹ۔ نیت کے وقت دل کی توجہ حاضر نہ تھی اور ساری نماز میں یہ حاضر تو نماز ادا ہوجائے گی [illegible] نہیں ہوئی اور اگر نیت کے وقت دل کی توجہ حاضر تھی خواہ زبان سے نیت نہ کی [illegible] ساری نماز توجہ سے خشوع خضوع سے پڑھی نماز ہوگی کہ جب نیت نہ ہوئی تو نماز [illegible]

کعبہ شریف کی طرف۔

نیّت کے اقسام

تمام عبادات کے مقبول اور مردود ہونے کا دارومدار نیت[1] پر ہے۔ رضائے الٰہی کے ارادے سے عبادت کرنے کو اخلاص اور دُنیوی غرض کے ارادے سے عبادت کرنے کو ریاء کہتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ عبادت کی جائے تو مقبول ہے اور ریاء کے ساتھ کی جائے تو مردود ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہی میں عبادت منحصر نہیں بلکہ خورونوش، پوشاک وخواب، رفتار وگفتار، لین دین، شادی وغم کی جملہ تقریبات مسلم کے لئے عبادت ہیں بشرطیکہ اُن کو اخلاص کے ساتھ کرے۔ نمائش، دکھاوا، ناموری، طمع نفسانی وغیرہ دُنیوی اغراض فاسدہ مقصود نہ ہوں۔ نظر برآں عاقل وہی ہے جو اپنے اعمال واقوال میں اخلاص کو مدّنظر رکھ کر اُن کو برباد ہونے سے بچائے۔ اور احمق وہی ہے جو ریاء کے ہاتھوں اُن کو برباد کرتا ہے۔

اخلاص کے دُنیوی فوائد

اخلاص کے دُنیوی فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ کئے ہوئے اعمال حلِ مشکلات کے واسطے دُنیا میں وسیلہ بنتے ہیں۔

جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قوم بنی اسرائیل کے تین اشخاص کا ایک واقعہ بیان فرمایا جو جنگل میں جا رہے تھے۔ بارش ہونے لگی۔ تو وہ تینوں پہاڑ کے ایک غار میں داخل ہو گئے تاکہ بارش سے محفوظ رہیں۔ پہاڑ سے ایک پتھر گرا جس سے غار کا مُنہ بند ہو گیا۔ وہ پتھر اس قدر وزنی تھا کہ تینوں شخص اپنی پوری طاقت سے اسکو ہٹا نہ سکے جب اس غار سے نکلنے کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو بالآخر ایک نے دوسرے سے کہا کہ بجز اخلاص کے نجات نہ ملے گی لہٰذا ہم میں سے ہر شخص اس عمل کے وسیلے سے دُعا کرے جس کو اخلاص کے ساتھ کیا ہے۔ پس ان میں سے ایک صاحب نے اس طریقہ سے دُعا کی کہ اے اللہ میں نے ایک فرق چاول پر ایک مزدور رکھا تھا جب کام سے فارغ ہوا اور میں نے مذکورہ اُجرت پیش کی تو اُس نے لینے سے انکار کر دیا اور چلا گیا۔ میں نے اُن چاولوں کو بو دیا جس سے وہ بہت بڑھ گئے۔ پھر اُن سے گائیں اور اُن کا

[1] نیت دل سے کرے یعنی دل و دماغ کی توجہ نیت کی طرف ہو۔ زبان سے صحیح لفظ بھی ادا کرے اگر زبان سے کرے اور دل و دماغ کی توجہ نیت کے الفاظ و مفہوم پر نہ ہو تو کار آمد نہ ہوگی۔ نیت نام دل کے ارادے کا ہے جب دل حاضر نہیں تو محض زبانی الفاظ کام نہیں دیں گے جس طرح سوتے میں بڑبڑانا کسی کام کا نہیں۔

چرانے والا خریدا، پھر کچھ زمانے کے بعد وہ اپنی اُجرت طلب کرنے آیا۔ میں نے کہا کہ یہ گائیں اور
چرواہا تمہاری اُجرت سے خریدے گئے ہیں ان کو لے جاؤ۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو
میری اُجرت تو تیرہ سیر دو چھٹانک چاول تھی۔ میں نے کہا اے بندۂ خدا یہ تیرا ہی مال ہے تو
اس کو لے جا۔ چنانچہ وہ لے گیا۔ تو اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری خوشنودی کے
واسطے کیا تھا تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ پتھر کا کچھ حصہ غار کے منہ سے ہٹ گیا جس سے قدرے
روشنی آنے لگی۔ پھر دوسرے صاحب نے یوں عرض کی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے
تھے، میں ہر روز جب شام کو بکریاں چرا کر واپس ہوتا تو پہلے ان کی خدمت میں دودھ پیش کرتا پھر بال
عیال کو دیتا۔ ایک مرتبہ جنگل سے واپسی میں مجھے کچھ تاخیر ہو گئی میں دودھ لے کر پہنچا تو وہ سوچکے تھے،
میں نے اس لئے نہیں جگایا کہ خواب راحت میں خلل پڑے گا۔ اور یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ بھوکے سوتے رہیں
کیونکہ غذا کے نہ ہونے سے ضعف زیادہ ہو جائے گا۔ بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے مگر میں
نے بچوں کی پرواہ نہ کی۔ اور سرہانے کھڑے کھڑے ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح
ہو گئی۔ تو اے اللہ میری یہ خدمت والدین اگر تیرے خوف اور تیری رضا جوئی کے لئے تھی تو غار کا منہ
کھول دے۔ یہ کہنا تھا کہ پتھر اتنا ہٹ گیا کہ آسمان نظر آنے لگا۔ پھر تیسرے صاحب نے یوں دعا کی کہ
اے اللہ تو جانتا ہے کہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جس کو میں سب سے زیادہ محبوب رکھتا تھا۔ میں نے
اس کے نفس پر قابو پانا چاہا تو اس نے سو اشرفیاں طلب کیں۔ چنانچہ کسی طرح سے میں نے وہ سو دینار
حاصل کر کے جب اس کو دے دیں تو اس نے اپنے نفس پر مجھے قدرت دے دی جب میں قضائے حاجت
کے لئے بیٹھا تو اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور مہر کو ناجائز طریقہ پر مت توڑو۔ میں یہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا
اور وہ اشرفیاں بھی اس کے پاس چھوڑ دیں۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اس زنا کو تیرے خوف سے
اور تجھے راضی کرنے کے لئے ترک کیا تھا۔ تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ غار کا منہ کھل گیا اور وہ تینوں
اُس سے نکل گئے۔

اخلاص کے اُخروی فوائد

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک
بندہ بارگاہ الٰہی میں پیش ہوگا جس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا
جائے گا تو وہ اس نامۂ اعمال میں حج، جہاد، زکوٰۃ، صدقہ دیکھ کر دل میں کہے گا کہ میں نے تو ان میں سے

کچھ بھی نہیں کیا، یہ میرا نامۂ اعمال نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، پڑھو یہ تمہارا ہی اعمال نامہ ہے تم زندہ
دراز تک زندہ رہے اور یہ کہتے رہے کہ اگر میرے پاس مال ہو تو حج کروں اور اگر میرے پاس مال ہوتا
تو میں جہاد کرتا۔ اور میں یہ جانتا تھا کہ تم اپنی اس نیت میں سچے ہو۔ تو میں نے تم کو ان سب چیزوں کا
ثواب عطا کیا۔

قیامت کے دن ایک ایسا بندہ بارگاہ الٰہی میں پیش کیا جائے گا جس کے ساتھ پہاڑوں
کی طرح نیکیوں کے انبار ہوں گے۔ اس وقت ایک منادی ندا کریگا جس کسی کا اس پر حق ہو وہ اپنے
حق کے بدلے میں اس کی نیکیاں لے لے۔ یہ سن کر لوگ آئیں گے اور اس کی نیکیاں لیتے جائیں گے۔
یہاں تک کہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی، اور وہ بندہ حیران رہ جائے گا۔ اس وقت رب تبارک و تعالیٰ فرمائے
گا۔ تیرا ایک خزانہ میرے پاس ہے جس پر میں نے اپنے فرشتوں کو مطلع کیا ہے نہ کسی مخلوق کو۔ تو وہ بندہ
عرض کرے گا۔ اے میرے رب وہ کیا ہے۔ رب تبارک و تعالیٰ فرمائے گا۔ وہ تیری نیت ہے نیکی میں جس کو
تو نے دنیا میں کیا تھا۔ اس کو میں نے ستر گنا کر کے لکھ رکھا ہے۔ جو تیری نجات کے لئے کافی ہیں بلکہ زیادہ
ہونے کی ضرورت نہیں۔

ریا کے اخروی نقصانات

سرورِ انبیاء محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے اس شخص کا فیصلہ ہوگا جو اللہ کے
راستہ میں شہید ہوا تھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں یاد دلائے گا جو
دنیا میں اس کو عطا کی گئی تھیں۔ جب بندہ کو وہ یاد آجائیں گی تو فرمائے گا تم نے ان کے بدلے میں
کیا عمل کیا۔ بندہ عرض کرے گا میں نے تیرے راستے میں قتال کیا یہاں تک کہ میں شہید ہوگیا۔ اللہ
تعالیٰ فرمائے گا۔ تو جھوٹا ہے تو نے تو قتال اس نیت سے کیا تھا کہ تجھ کو بہادر کہا جائے۔ سو وہ کہہ دیا
گیا۔ اب میرے پاس تیرے لئے کوئی ثواب نہیں۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو منہ کے بل
گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ ایک ایسا شخص بھی بارگاہ الٰہی میں پیش ہوگا جس نے
قرآن پڑھا اور علم حاصل کیا اور اس کی لوگوں کو تعلیم بھی دی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے
گا جو دنیا میں اس کو دی گئی تھیں۔ جب اس کو یاد آجائیں گی تو فرمائے گا تو نے ان کے بدلے میں
کیا عمل کیا۔ تو وہ بندہ عرض کرے گا۔ میں نے علم حاصل کیا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دی اور قرآن

پڑھا فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے علم اس نیت سے پڑھا تھا کہ تجھ کو عالم کہا جائے، اور قرآن اس نیت سے پڑھا تھا کہ تجھ کو قاری کہا جائے سو کہہ دیا گیا" اب ہمارے پاس تیرے لئے کوئی ثواب نہیں پھر حکم دیا جائے گا تو اُس کو منہ کے بل گھسیٹ کر فرشتے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ ایک ایسا شخص بھی پیش ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں کشادگی فرمائی تھی اور ہر قسم کے اموال نقدی، جائداد وغیرہ عطا کئے اس کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ جب اس کو وہ نعمتیں یاد آجائیں گی تو فرمائے گا کہ تو نے ان کے شکریہ میں کیا عمل کیا۔ بندہ عرض کرے گا جن جن طریقوں میں خرچ کرنا تیرے نزدیک پسندیدہ ہے میں نے ان میں سے ہر طریقے میں خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس نیت سے خرچ کیا تھا کہ تجھ کو سخی کہا جائے سو کہہ دیا گیا" اب ہمارے پاس تیرے لئے کوئی ثواب نہیں تو پھر حکم دیا جائے گا کہ منہ کے بل گھسیٹ کر فرشتے دوزخ میں ڈال دیں گے۔

ریا کے دُنیوی نقصانات

ریا کی بہت سی صورتیں ہیں، ان میں بدترین صورت یہ ہے کہ دین کے کام کو دُنیا حاصل کرنے کے لئے کیا جائے بعض اُمتوں میں سزاءً ریاکاروں کی صورتیں مسخ کردی جاتی تھیں، چنانچہ ایک شخص نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ زمانے تک خدمت کی اور کسی مقام پر جا کر اس نے دُنیا کمانے کے لئے کچھ باتیں اُن سے نقل کر کے بیان کرنا شروع کیں۔ چونکہ وہ باتیں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب منسوب کی گئی تھیں، اس لئے لوگوں کو اُن کے سننے کا شوق ہوا اور اس سلسلے میں بکثرت لوگوں کی اس کے پاس آمد و رفت ہونے لگی۔ اور اتنے نذرانے پیش ہوئے کہ وہ دولت مند ہو گیا۔ اِدھر اس کو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلاش کیا تو کچھ پتہ نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ ایک دن اُن کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اس کے ہاتھ میں خنزیر تھا، اور خنزیر کی گردن میں کالی رسی۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خادم کو اس سے دریافت کیا تو وہ بولا یہ خنزیر وہی آپ کا خادم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ اے میرے رب اس کو اس کی حالت میں کر دے۔ تاکہ میں اس سے دریافت کروں کہ اس کی صورت مسخ کیوں کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر تم مجھ سے اُن دعاؤں کے ساتھ بھی دعا کرو گے جن کے ساتھ آدم اور اُن کے بعد انبیاء نے کی تھی تب بھی میں تمہاری دعا قبول نہ کروں گا لیکن میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں نے اس کی صورت اس لئے مسخ کردی ہے کہ یہ دین کے ذریعے دُنیا طلب کرتا تھا، چونکہ

تو یہ اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک فرشتہ منہ پر مقرر ہے جو سانپ کو اندر داخل ہونے سے روکتا ہے اور دو فرشتے دونوں آنکھوں پر ہیں یہ دس ہوئے چونکہ دن کے اور ہیں رات کے اور اس لئے کل بیس ہوگئے۔ مسئلہ مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اُس کی طرف والے مقتدیوں اور اُن فرشتوں کی نیت کرے۔ نیز جس طرف امام ہو۔ اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے۔ اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ مسئلہ سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام داہنی یا بائیں طرف پھر جائے۔ اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے جبکہ کوئی مقتدی اُس کے سامنے نماز میں نہ ہو نہ اگلی صف میں نہ پچھلی صفوں میں۔

نماز کے پندرہ مستحبات

یہ ہیں۔ حالت قیام میں سجدہ کی جگہ نظر کرنا۔ اور رکوع میں پُشت قدم پر اور سجدہ میں ناک پر اور قعدہ میں گود کی طرف۔ اور پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف اور دوسرے میں بائیں شانہ کی طرف۔ جماہی آئے تو منہ بند کئے رہنا۔ اور نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے۔ اور اس سے بھی نہ رکے تو حالت قیام ہو تو داہنے ہاتھ کی پُشت سے منہ ڈھک لے۔ اور اگر قیام میں نہیں تو بائیں ہاتھ کی پُشت سے منہ ڈھک لے۔ یا دونوں صورتوں میں آستین سے۔ اور بے ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھکنا مکروہ ہے۔

جماہی کے روکنے کا مجرب اسلامی طریقہ

جماہی روکنے کا مجرب اسلامی طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔ یہ خیال کرتے ہی جماہی رک جائے گی۔ انبیاء کرام کو جماہی اس لئے نہیں آتی تھی کہ اس میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے اور انبیاء کرام ہر اس چیز سے پاک ہوتے ہیں جس میں شیطان کی مداخلت ہو۔ مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ عورت کے لئے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا۔ جب مکبر کہنے والا حی علی الفلاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہونا۔ مسئلہ جب مکبر قد قامت الصلوٰۃ کہے تو امام نماز شروع کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ دونوں ہتھیلیوں کا درمیان بحالت قیام چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ مقتدی کو امام کے ساتھ نماز شروع کرنا۔ سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

نماز فاسد کرنے والی چیزیں یہ ہیں **کلام**۔ یہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قصداً ہو یا خطاءً یا سہواً، سوتے میں ہو یا بیداری میں۔ اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا۔ یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ **خطاء** کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ اذکار نماز کہنا چاہتا تھا غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی۔ اور **سہواً** کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ **مسئلہ** کلام میں قلیل اور کثیر کا فرق نہیں۔ ہر صورت میں نماز جاتی رہے گی۔ اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لئے ہو یا اصلاح نماز کے لئے نہ ہو مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جا یا **ہوں** کہا تو نماز جاتی رہی **لیکن** یہ خوب یاد رہے کہ وہی کلام نماز کو فاسد کرتا ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم خود سن سکے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو (بہرا یا شور وغل) اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی[1]۔ **اسی طرح** قصداً کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہو گئی جبکہ بقدر التحیات نہ بیٹھ چکا ہو اور اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز ہو گئی لیکن مکروہ تحریمی۔ **مسئلہ** سلام نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً پھیر دیا تو نماز جاتی رہی اور اگر بھول کر پھیرا تو نہ گئی۔ **مسئلہ** کسی شخص کو سلام کیا عمداً یا سہواً نماز فاسد ہو گئی اور اگر بھول کر السلام کہا تھا اور علیکم نہ کہنے پایا تھا کہ یاد آگیا کہ نماز میں سلام نہ کرنا چاہئے اور خاموش ہو گیا تب بھی نماز جاتی رہی۔ **مسئلہ** مسبوق[2] نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ **مسئلہ** دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ **مسئلہ** نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے ہاتھ یا سر سے ہاں یا **نہیں** کا اشارہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہو گئی۔ **مسئلہ** کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہا تو نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر نمازی کو چھینک آئی اور کسی دوسرے نے یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہا اور نمازی نے جواب میں آمین کہہ دیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ **مسئلہ** نماز میں چھینک آئے تو خاموش رہے اور نماز سے فارغ ہو کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو نماز میں حرج نہیں۔ **مسئلہ** کسی نے آنے کی اجازت چاہی نمازی نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے

---

[1] اس مسئلہ کا بلند یا خفیف ہونا تو اچھی طرح تکبیر تحریمہ کے بیان اور اس کے حاشیہ میں دیکھیے جو کہ مضمون پیشتر گزر چکا۔ [2] مسبوق کی تعریف آگے آتی ہے

زور سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ **مسئلہ** خوشی کی خبر سن کر جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے **مسئلہ** اللہ عزوجل کا نام مبارک سن کر جَلَّ جَلَالُہٗ کہا یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر درود پڑھا تو نماز جاتی رہی جبکہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواب نہ کہا تو حرج نہیں۔

لقمہ دینے کے مسائل

مسئلہ نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا۔ تو نماز جاتی رہی جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام ہو سب صورتوں میں لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہی **مسئلہ** اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آگیا، اس کے بتانے سے نہیں تو نماز نہیں جائے گی **مسئلہ** فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے۔ یوہیں امام کو مکروہ ہے کہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے۔ اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے۔
مسئلہ لقمہ دینے والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق[۱] بھی لقمہ دے سکتا ہے **مسئلہ** آہ۔ اوہ۔ اُف۔ تُف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا۔ اور حرف پیدا ہو گئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔
مسئلہ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں چھینک کھانسی جمائی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے معاف ہیں **مسئلہ** جنت و دوزخ کی یاد میں مذکورہ الفاظ کہے تو نماز نہ جائے گی **مسئلہ** پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ مگر قصداً کرنا مکروہ ہے، اور اگر دو حرف پیدا ہو جائیں جیسے اُف۔ تُف تو نماز جاتی رہے گی **مسئلہ** کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اخ تو نماز فاسد ہو جاتی ہے بشرطیکہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض اور اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے ہے جیسے آواز

---

[۱] اس کی تفصیل آگے درج ہے۔

صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے۔ اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہوجائے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔

عمل کثیر اور عمل قلیل

عمل کثیر اور عمل قلیل کی تعریف یہ ہے جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے۔ عمل کثیر کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز کو فاسد کردیتا ہے بشرطیکہ وہ نماز کے اعمال سے نہ ہو اور نہ اس کو نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو۔ اور عمل قلیل نماز کو فاسد نہیں کرتا **مسئلہ** ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے یونہی بحالت سجدہ ہاتھ یا گھٹنے ناپاک جگہ پر رکھے تو نماز فاسد ہوگئی **مسئلہ** نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کردیتا ہے۔ قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا تو نماز جاتی رہی **مسئلہ** دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل لیا۔ اگر چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔ اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی **مسئلہ** نماز سے پیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی۔ اس کے اجزا نگل لئے تھے۔ صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا تو اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی **مسئلہ** عورت نماز پڑھ رہی تھی بچے نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی **مسئلہ** نماز پڑھنے والے کو اٹھا لیا پھر وہیں رکھ دیا اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا تو نماز جاتی رہی **مسئلہ** سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے۔ نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ جاتی رہے گی۔ مگر مارنے کی اجازت ہے۔ اگرچہ نماز فاسد ہوجائے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گذرے اور ایذا دینے کا خوف ہو۔ اور اگر تکلیف پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے **مسئلہ** ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا۔ اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اس سے نماز نہیں جائے گی۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ واقف نہیں۔

نمازی کے آگے سے گذرنا

نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گذرنے والا جانتا تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ تاہم اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گذر گیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ **مسئلہ** میدان اور بڑی مسجد میں مصلی کے قدم سے موضعِ سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضعِ سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں جائے سجود کی طرف نظر کرے تو جتنی دُور تک نگاہ پھیلے۔ وہ موضعِ سجود ہے۔ اس کے درمیان سے گذرنا ناجائز ہے۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گذرنا جائز نہیں۔ اگر سترہ نہ ہو۔ **بڑی مسجد** وہ ہے جس کا طول چالیس ہاتھ یا زیادہ ہو۔ اور چھوٹی مسجد وہ ہے جس کا طول چالیس ہاتھ سے کم ہو۔ **مسئلہ** کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہے۔ اس کے نیچے سے گذرنا بھی جائز نہیں جبکہ گذرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو۔ چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ ہاں اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو۔ کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں۔

سُترہ

سُترہ اُس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی کے آگے آڑ کرنے کی غرض سے رکھی جاتی ہے۔ اُس کو کم از کم بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور اُنگلی برابر موٹا ہونا چاہیئے اور زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ اگر کوئی شخص اس سُترے کے بعد سے گذرے تو کوئی حرج نہیں۔ سُترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنی یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور داہنی کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ **مسئلہ** امام کا سُترہ مقتدی کے لئے بھی سترہ ہے۔ اس کو جدید سُترے کی حاجت نہیں۔ تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گذر جائے جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں۔

نمازی کے آگے سے گذرنے کا اسلامی طریقہ

بوقتِ ضرورت یہ ہے کہ جو شخص گذرنا چاہتا ہے اگر اس کے پاس کوئی چیز سُترے کے قابل ہو تو اُسے نمازی کے سامنے رکھ کر گذر جائے پھر اس چیز کو اٹھا لے۔ اور اگر دو شخص گذرنا چاہتے ہیں اور سُترے کے قابل کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گذر جائے اور پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گذر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے اُس وقت آیا تھا اُسی

طرف ہٹ جائے **مسئلہ** مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اُس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گذر سکتے ہیں۔

نماز کے تینتالیس ۴۳ مکروہات تحریمی

یہ ہیں۔ کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا۔ کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اُٹھا لینا۔ اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے اُٹھایا ہو۔ اور بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔ یہ سب باتیں مکروہ تحریمی ہیں **مسئلہ** رومال یا شال یا رضائی یا چادر یا کمبل کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا۔ اور دوسرا کنارہ لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانے میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے۔ تو یہ بھی مکروہ ہے **مسئلہ** کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دامن سمیٹے ہو۔ تو بھی نماز مکروہ تحریمی ہو گی خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں **مسئلہ** شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے **مسئلہ** نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر پاخانہ یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ قضائے حاجت مقدم ہے۔ اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے ایسی حالت میں نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی جائے تو گنہگار ہوا **مسئلہ** جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہو گئی۔ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جس وقت پورے طور پر سنت طریقے سے سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے۔ اور بچنا بہتر ہے۔ اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے۔ اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی ضرورت پڑے۔ انگلیاں چٹکانا۔ انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ اور نماز کے لئے جاتے وقت۔ اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

اور اگر نماز میں ہے نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں جبکہ کسی ضرورت کے لئے ہوں۔ مسئلہ: کمر پر ہاتھ رکھنا۔ اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے بالکل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض۔ اور اگر منہ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے اِدھر اُدھر بلاحاجت دیکھے تو مکروہ تنزیہی ہے اور آسمان کی طرف نظر اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ: التحیات یا سجدوں کے درمیان گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔ مرد کا سجدے میں کلائیوں کا بچھانا۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یوں ہی دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ مسئلہ: کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو۔ ناک اور منہ کو چھپانا اور بے ضرورت کھنکار نکالنا۔ نماز میں بالقصد جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر روکنا مستحب ہے اور اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھ لے یا آستین سے منہ چھپا لے۔ قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔

شیطانی تھوک سے اپنے منہ کو بچائیے

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں کسی کو جماہی آئے جہاں تک ممکن ہو روکے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ اور بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اور وہ جو ہا ہا کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ دیکھ کر ہنستا ہے اور وہ جو بدبو نکلتی ہے وہ شیطان کا تھوک ہے۔ اس کے روکنے کی ایک ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رک جائے گی۔ جیسے کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہے۔ علماء کرام نے اس کو خوب آزمایا ہے۔

اور فقیر راقم الحروف نے بارہا اس کا تجربہ کیا و صحیح پایا۔

تصویر کے احکام

مسئلہ: جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ یونہی نمازی کے

---

(۱) اس کی تفصیل آگے درج ہے۔

سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محلِ سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یو ہیں نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پس پشت ہونا بھی مکروہ ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے داہنے بائیں معلق یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش۔ اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں اور اگر تصویر غیر جاندار کی ہے۔ جیسے پہاڑ، دریا وغیرہ تو اس میں کچھ حرج نہیں **مسئلہ** اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اُسے روندتے ہوں یا تکیہ پر ہو وغیرہ کہ نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس سے نماز میں کراہت آئے جبکہ سجدہ اس پر نہ ہو **مسئلہ** جس تکیہ پر تصویر ہو اسے نصب کرنا پڑا ہوا اور رکھنا تصویر کے اعزاز میں داخل ہے اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔

مسئلہ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے داہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے۔ یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ پر تصویر ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں **مسئلہ** تصویر سر کٹی یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو جیسے کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی۔ یا اُس کے سر اور چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا۔ تو ان صورتوں میں کراہت نہیں **مسئلہ** تصویر کا صرف چہرہ مٹانا کراہت سے بچنے کے لئے کافی ہے اگر آنکھ یا بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر لئے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔

نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم

نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم یہ ہے کہ جیب یا بٹوے میں تصویریں چھپی ہوئی ہوں تو نماز میں کراہت نہیں یہی حکم نوٹ اور روپے کا ہے۔ **مسئلہ** تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا پہن لیا جس سے تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔

کراہت تصویر کے شرائط و مراتب

تصویر سے کراہت پیدا ہونے کی تین شرطیں ہیں — (۱) تصویر چھوٹی نہ ہو (۲) موضع اہانت میں نہ ہو (۳) [illegible] پر سجدہ نہ ہو۔ جب تینوں شرطیں پائی جائیں گی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ سب سے بڑھ کر کراہت اس

صورت میں ہے جب تصویر نمازی کے آگے قبلے کو ہو۔ پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو۔ اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو۔ پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردے پر۔

یہ سب احکام تو نماز کے ہیں۔ رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہو کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ بشرطیکہ تصویر بڑی نہ ہو اور اس کو اعزاز کے ساتھ رکھا جائے اور اگر موضع اہانت میں ہو یا چھوٹی ہو تو ان کا ہونا رحمت کے فرشتوں کی آمد کے لئے مانع نہیں۔ جیسے پیسے روپے اٹھنی اور دیگر سکے کی تصویروں کا یہی حکم ہے لیکن یہ یاد رہے کہ مذکورہ احکام تصویر رکھنے کے ہیں۔ رہا تصویر بنانا یا بنوانا دستی ہو یا عکسی بہرحال حرام ہے اس میں چھوٹی بڑی کا فرق نہیں **مسئلہ**۔ الٹا قرآن مجید پڑھنا کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے جیسے رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا یوں ہی قومہ و جلسے میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدے کو چلا جانا قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ **مسئلہ** صرف پائجامہ یا تہہ بند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے[1] اور اگر دوسرا نہیں تو معاف ہے۔ **مسئلہ** امام کا کسی آنے والے کے لئے نماز کو طویل کرنا مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مد نظر ہو۔ جماعت میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا پھر صف میں داخل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ غصب کی ہوئی زمین پر یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جوتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قبر کا سامنے ہونا اگر نمازی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ ہے **مسئلہ** کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ **مسئلہ** الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔[2] یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا بشرطیکہ اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہ ہو جس سے سینہ کھلا رہے اور اگر نیچے کرتا وغیرہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

یاد رکھئے جو نماز کسی مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر نہ

لہ جیسے گرمیوں میں اکثر لوگ بغیر آستین کرتے کے صرف بنیان پہن کر نماز ادا کرتے ہیں۔

ٹہ کہ لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے۔

سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔

عقدِ انامل

شمار کرنے کا ایک مسنون طریقہ ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) کے واسطے سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا بند کرلی جائے اور (۲) کے واسطے اس کے برابر کی انگلی اور (۳) کے واسطے بیچ کی انگلی اور (۴) کے واسطے چھنگلیا کھول دی جائے اور (۵) کے واسطے برابر والی بھی کھول دی جائے اور (۶) کے واسطے بیچ کی کھول دی جائے اور چھنگلیا کے برابر والی بند کرلی جائے اس طرح کہ اس کے پورے کا سرا ہتھیلی پر ہو اور (۷) کے واسطے چھنگلیا کے برابر والی کھول کر چھنگلیا کو بند کرلیا جائے اس طرح کہ اس کا سر ہتھیلی کے کنارے کے قریب ہو اور (۸) کے واسطے چھنگلیا کی برابر والی کو بند کرلیا جائے اور (۹) کے واسطے بیچ والی کو ان تینوں میں انگلیوں کا سر ہتھیلی کی طرف رہے گا تاکہ پہلے سے مشتبہ نہ ہوں۔ اور (۱۰) کے واسطے انگشتِ شہادت کے ناخن کے سرے کو انگوٹھے کے پورے کے پیٹ پر رکھا جائے اور (۲۰) کے واسطے انگشتِ شہادت کے تیسرے پورے کا کنارہ انگوٹھے کے ناخن کی پشت کے اوپر رکھا جائے اور (۳۰) کے واسطے انگوٹھا کھڑا کرکے انگشتِ شہادت کے پورے کا سرا اس کے ناخن کے کنارے پر رکھا جائے اور (۴۰) کے واسطے انگوٹھے کے ناخن کو انگشتِ شہادت کے تیسرے پورے کی پشت پر رکھیں اور (۵۰) کے واسطے انگشتِ شہادت کو سیدھی کرکے انگوٹھے کو خم دے کر ہتھیلی پر انگشتِ شہادت کے مقابل رکھیں اور (۶۰) کے واسطے انگوٹھے کو خم دے کر اس کے ناخن کی پشت پر انگشتِ شہادت کے دوسرے پورے کے پیٹ کو رکھیں اور (۷۰) کے واسطے انگوٹھا کھڑا کرکے انگشتِ شہادت کے دونوں پوروں کے بیچ کی جگہ کو انگوٹھے کے ناخن کی پشت پر رکھیں اس طرح کہ انگوٹھے کا ناخن باہر کو کھلا رہے اور (۸۰) کے لئے انگوٹھے کو کھڑا کرکے انگشتِ شہادت کے پورے کا کنارہ انگوٹھے کے بیچ کے پورے کے جوڑ کی پشت پر رکھیں اور (۹۰) کے واسطے انگشتِ شہادت کے ناخن کے سر کو انگوٹھے کے دوسرے پورے کے جوڑ کے باطنی حصے پر رکھیں۔

ان کی حرکت سے دل ہٹے۔ ورنہ مضائقہ نہیں۔ اسی طرح سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں
مسئلہ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا مکروہ ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ ہاتھ میں کوئی ایسا
ہو جس کے روکنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اس کو لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسی جگہ
ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو جائے گی تو مکروہ نہیں۔ سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی
جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنۂ نجاست ہو مکروہ ہے۔ **مسئلہ** سجدے میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا یا ہاتھ
سے بغیر عذر مکھی یا مچھر اڑانا مکروہ ہے مگر عورت سجدے میں ران پیٹ سے ملائے گی اس کے لئے
مکروہ نہیں **مسئلہ** قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدے
میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی **مسئلہ** ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے
مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ اسی طرح نماز کے لئے دوڑنا بھی مکروہ ہے۔ **مسئلہ** عام راستہ کوڑا
ڈالنے کی جگہ مثلاً۔ قربان غسل خانہ۔ حمام۔ نالہ۔ مویشی خانہ۔ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ اصطبل۔
پاخانہ کی چھت اور صحرا میں بلا سترے کے جبکہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان سب مقامات
میں نماز مکروہ ہے۔ **مسئلہ** قبرستان میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو نماز پڑھنے میں
حرج نہیں کراہیت اس وقت ہے جبکہ قبر سامنے ہو۔ نمازی اور قبر کے درمیان کوئی شے سترے کی
مقدار حائل نہ ہو۔ ورنہ اگر قبر داہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت
نہیں **مسئلہ** ایک زمین مسلمان کی ہو۔ دوسری کافر کی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے بشرطیکہ اس میں
کھیتی نہ ہو ورنہ راستے پر پڑھے۔ کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور
مالک زمین میں دوستی ہے جس کی وجہ سے اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔

نماز توڑنا کب جائز ہے؟

سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جبکہ ایذا کا صحیح اندیشہ ہو۔ یا
کوئی جانور بھاگ گیا۔ اس کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر
بھیڑئیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہی اپنے یا پرائے ایک درہم یعنی
سواتین آنے اور تقریباً ایک پائی یعنی ساڑھے تین ماشے چاندی کے نقصان کا خوف ہو۔ مثلاً دودھ
ابل جائے گا یا گوشت ترکاری وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے

اس کی تفصیل پہلے گزر چکی

بھاگا تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔

نماز توڑنا کب مستحب ہے: پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ نماز کے لئے مانع نہ ہو یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا۔ تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت وجماعت فوت نہ ہو جائے۔ اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ فوت وقت کا لحاظ ہو گا۔

نماز توڑنا کب واجب ہے: کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو کسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلق کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو۔ یا کوئی آگ سے جل جائے گا۔ یا کوئی اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جبکہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔

ماں باپ کی عظمت: ماں باپ کی عظمت شریعت نے یہ رکھی ہے کہ اگر وہ نفل نماز پڑھ رہا ہو اور انہیں یہ معلوم نہیں ایسی حالت میں اگر وہ بیٹے کو پکاریں تو اس کو حکم ہے کہ نماز توڑ کر ان کو جواب دے۔

نماز پڑھنے کا اسلامی طریقہ

یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں [illegible] ہوں [illegible] رکھے نہ خوب کھولے ہوئے نہ [illegible] اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل پھر ثنا پڑھے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ترجمہ — [illegible] اس صفت [illegible] جو تیری [illegible] کے لائق نہیں [illegible] میں تیری حمد کے ساتھ شروع کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا [illegible]

اور تیری عظمت سب پر بلند ہے اور وجود میں تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پھر تعوذ پڑھے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اس کا ترجمہ یہ ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے۔ **تعلیمات** (۱) قرآن پاک کی قرأت شروع کرنے سے پیشتر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا نماز میں سنت ہے اور بیرونِ نماز واجب ہے۔ قرأت سے پیشتر اس کے پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ قرأت شروع کرنے والے کو شیطان کا واقعہ یاد آجائے اور وہ یہ سمجھ لے کہ شیطان فرشتوں میں معظم اور ممتاز ہونے کے باوجود بارگاہِ الٰہی سے مردود اس لئے ہو گیا کہ اس نے اپنے رب کے حکم کی مخالفت کی تھی اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس واقعہ کے یاد آنے سے قرأت کرنے والا اس نیت سے قرأت کرے تاکہ قرآن پاک میں جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو بجالائے اور جن کی ممانعت کی گئی ہے ان سے بچتا رہے کہ رب کی مخالفت میں گرفتار نہ ہو۔ ورنہ مخالفت سے شیطان کی طرح مردود ہو جائے گا۔ اور شیطان کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہنا پڑے گا۔ (۲) چونکہ بندے کے دل میں شیطانی خطرات اور وسوسے آتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے اس کا قلب پراگندہ رہتا ہے اور پراگندگی کی وجہ سے کلامِ الٰہی کی حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔ نظر برآں اس کو حکم دیا گیا کہ قرأت سے پیشتر ان کلمات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر شیطانی وسوسوں سے محفوظ ہو جائے تاکہ کلامِ الٰہی کی حلاوت اپنے اندر محسوس کر سکے۔ (۳) قرآن کریم کے ہر ہر کلمے میں حقائق و معارف کے دفتر ہیں جن تک اسی قلب کی رسائی ہو سکتی ہے جو شیطانی خیالات اور وسوسوں سے پاک اور انفاسِ حق کی خوشبو سے معطر ہو اور یہ دونوں چیزیں تعوذ میں مضمر ہیں۔ اسی واسطے شروع قرأت میں اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی واسطے یہ کلمات باعث لعنت شیطان پر زیادہ شاق گذرتے ہیں چنانچہ حدیث میں ہے جب کوئی مومن شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان اس کے جواب میں یوں کہتا ہے کہ تو نے ایک ملعون پر لعنت کی اور جب مومن اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے میری پیٹھ توڑ دی، کیونکہ بندہ ان کلمات کے ذریعہ سے خود خالق کی پناہ میں آجاتا ہے۔

شیطان سے محفوظ رہنے کا اسلامی طریقہ

حدیث میں ہے جو شخص دن میں دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس شخص سے شیطان کو دفع کرتا رہتا ہے جلیل القدر صحابی معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو سب وشتم کرنے لگے اور اس میں حد سے گذر گئے تو رحمت جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اس کو یہ کہہ لیں تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ (جو شیطان کی مداخلت سے پیدا ہوتا ہے) وہ کلمہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

ستر ہزار فرشتوں کو اپنا دعا گو بنایئے

عظیم القدر صحابی حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لئے شام تک دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے تو درجہ شہادت پائے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ عمل کرے گا تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے بسم اللہ پڑھئے یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا (تعلیمات (۱) یہ قرآن پاک کی مستقل ایک آیت ہے کسی سورت کا جزو نہیں سورتوں میں فصل اور امتیاز کرنے کے لئے اس کو نازل کیا گیا تھا۔ نماز جب کسی سورۃ کو ابتدا سے پڑھے تو شروع میں اس کا پڑھنا مسنون ہے اور اگر درمیان سے پڑھے تو اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ (۲) اس کے نزول سے پیشتر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطوط وغیرہ کے شروع میں بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھوایا کرتے تھے پھر جب آیت ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ لکھوانا شروع کر دیا پھر جب آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ نازل ہوئی تو آپ بسم اللہ الرحمٰن لکھوانے لگے پھر جب آیت نازل ہوئی اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھوانا اختیار فرمایا۔ (۳) اور اس کی خیر و برکت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہر امر ذی شان کو اس سے شروع کیا جائے تاکہ اس میں اللہ تعالیٰ دنیوی اور اخروی برکتیں عطا فرمائے

اور اگر اس سے شروع نہ کیا گیا تو وہ بے برکت رہے گا۔ (۲) بعض عارفین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ مشہور ناموں سے بہت سے نام ایسے ہیں جن کے اوّل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف میں سے کوئی حرف ہے جیسے بصیر۔ سمیع۔ مالک۔ اللہ۔ لطیف۔ ہادی۔ رحمٰن۔ حلیم۔ نافع وغیرہ پس کسی کام کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرنا ان تمام ناموں سے شروع کرنا قرار پاتا ہے اور ان تمام ناموں کے اثرات حاصل ہوجاتے ہیں۔ اس واسطے بسم اللہ شریف کے پڑھنے سے طرح طرح کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے جن کو سن کر لوگ متحیر ہوجاتے ہیں۔

صالح اولاد پیدا ہونے کا اسلامی طریقہ

رسولِ انام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت ابوہریرہ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا کہ جب تم وضو کا ارادہ کرو بسم اللہ پڑھ لو۔ تو اس وقت سے فارغ ہونے تک محافظ فرشتہ تمہارے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتا رہے گا۔ اور جب اپنی اہلیہ سے مخصوص ملاقات کا ارادہ کرو تو بسم اللہ پڑھ لو تو اس وقت سے غسلِ جنابت تک محافظ فرشتہ تمہارے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتا رہے گا۔ اور اگر اس ملاقات سے کوئی بچہ پیدا ہوا تو تمہارے نامۂ اعمال میں اس بچہ کے سانسوں کی تعداد کے برابر اور اس بچے کی جتنی نسل ہو اُس ساری نسل کے سانسوں کی تعداد کے برابر نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اے ابوہریرہ جب تم کسی چوپایہ پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تاکہ اس کے قدموں کی تعداد کے برابر تمہارے لئے نیکیاں لکھی جائیں اور جب کشتی پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تاکہ اس وقت سے نکلنے تک تمہارے لئے نیکیاں لکھی جائیں۔ بادشاہ روم نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ درخواست بھیجی کہ میرے سر میں درد ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا تو میرے لئے کوئی دوا ارسال فرمائیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹوپی بھیج دی۔ بادشاہ روم جب اس کو سر پر رکھتا درد بند ہوجایا کرتا تھا۔ اور جب اتارتا تو پھر ہونے لگتا۔ یہ چیز اس کے لئے تعجب خیز ہوئی۔ تو اس نے ٹوپی کی تفتیش کی اس میں سے ایک کاغذ نکلا جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی۔ اب سمجھا کہ اسی کی برکت سے درد

بند ہو جاتا ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں ایک ہزار تو وہ ہیں جن کو صرف فرشتے جانتے ہیں۔ اور ایک ہزار وہ ہیں جن کا علم صرف انبیائے کرام کو ہے اور تین سو توریت میں ہیں اور تین سو انجیل میں اور تین سو زبور میں اور ننانوے قرآن پاک میں اور ایک وہ ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں بسم اللہ شریف میں تین نام مذکور ہیں۔ اللہ۔ الرحمٰن الرحیم ان تینوں میں تین ہزار ناموں کے معنی آجاتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ کو ان تینوں ناموں کے ساتھ یاد کرنا گویا تین ہزار ناموں کے ساتھ یاد کرنے کے برابر ہے پس جس کام کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا گیا تو ان تین ہزار ناموں کی برکتیں حاصل ہوں گی بشرطیکہ نیت میں خلوص و محبت ہو جو حدیث میں ہے کہ محبوب خدا تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شب معراج میرے سامنے سب جنتیں پیش کی گئیں تو میں نے ان کے اندر چار نہریں دیکھیں۔ ایک پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شراب کی چوتھی شہد کی میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کہاں سے آرہی ہیں اور کہاں جا رہی ہیں جبرئیل امین نے عرض کی حوض کوثر میں جا رہی ہیں اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ کہاں سے آرہی ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیجئے تاکہ وہ آپ کو بتا دے یا دکھا دے چنانچہ آپ نے عرض کی تو ایک فرشتہ حاضر ہوا اور محبوب خدا کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد اس نے عرض کیا آنکھیں بند فرما لیجئے۔ آپ نے آنکھیں بند فرمائیں پھر اس نے عرض کیا کھول دیجئے آپ نے کھول دیں۔ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں کھولنے کے بعد میں ایک درخت کے پاس تھا۔ میں نے سفید موتی کا ایک قبہ دیکھا جس کا دروازہ سونے کا اور اس میں قفل لگا ہوا تھا وہ قبہ اس قدر بڑا تھا کہ اگر تمام جن وانس اس پر بیٹھ جائیں تو ایسا معلوم ہو جیسے کسی پہاڑ پر ایک پرندہ بیٹھا ہو میں نے دیکھا کہ یہ چاروں نہریں اس قبے کے نیچے سے نکل رہی ہیں جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو وہ فرشتہ بولا کہ اس قبے میں داخل کیوں نہیں ہوتے میں نے کہا کس طرح داخل ہو جبکہ اس کا دروازہ مقفل ہے اور میرے پاس چابی نہیں۔ فرشتے نے عرض کیا اس کی چابی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے چنانچہ میں نے اس قفل کے قریب ہو کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا تو وہ قفل فوراً کھل گیا پھر میں قبے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ چاروں نہریں اس قبے کے چاروں

رحمت والا مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ روزِ جزا کا مالک۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہمیں سیدھا راستہ
چلا۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اُن کا راستہ جن پر تُو نے احسان کیا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سورۂ فاتحہ کے مضامین

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا۔ ربوبیت۔ رحمت۔ مالکیت۔ استحقاقِ عبادت۔ توفیقِ خیر۔ بندوں کی ہدایت۔ توجہ الی اللہ۔ اختصاصِ عبادت۔ استعانت۔ طلبِ رُشد آدابِ دُعا۔ صالحین کے حال سے موافقت۔ گمراہوں سے اجتناب و نفرت۔ دُنیا کی زندگانی کا خاتمہ جزا اور جزا کا مصرح و مفصل بیان ہے۔ اور جملہ مسائل کا اجمالاً ذکر۔ مسئلہ ہر ذی شان کام کے شروع میں بسم اللہ شریف کی طرح حمدِ الٰہی بھی بجا لانا چاہیے۔ مسئلہ کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے جمعہ کے خطبے میں اور کبھی مستحب جیسے نکاح کے خطبے میں اور دُعا میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سُنّت مؤکدہ جیسے چھینک آنے کے بعد رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں تمام کائنات کے حادث و محتاج ہونے کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی، ابدی، حیّ و قیّوم۔ قادر و علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مستلزم ہے ان دو لفظوں میں علم الٰہیات کے اہم مباحث طے ہوگئے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں ملک کے ظہورِ تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحقِ عبادت نہیں ہوسکتا۔ اسی سے معلوم ہوا کہ دُنیا دارالعمل ہے اور اس کے لئے انتہا ہے یہ دُنیا کے سلسلے کو ازلی ابدی کہنا باطل ہے۔ اختتامِ دُنیا کے بعد ایک جزا کا دن ہے اس سے مسئلہ تناسخ باطل ہے۔ ذات و صفات کا ذکر کرنے کے بعد اِيَّاكَ نَعْبُدُ فرمانے میں اس طرف اشارہ کیا گیا کہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی قبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہوسکتی۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بالواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مستعان وہی ہے باقی آلات و خدام و احباب وغیرہ سب اعانتِ الٰہی کے مظہر ہیں۔ بندے کو چاہیئے اس پر

نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء انبیاء سے مدد
چاہنا شرک ہے جیسے وہابی کہتے ہیں باطل عقیدہ ہے۔ کیونکہ مقربانِ حق کی امداد امدادِ الٰہی ہے۔
استعانت بالغیر نہیں۔ اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیوں نے سمجھے تو قرآن پاک میں اِسْتَعِیْنُوْا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (مدد طلب کرو صبر اور نماز سے) کیوں وارد ہوتا۔ اور احادیث میں اہل اللہ سے
استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں دعا کی تعلیم فرمائی اس
سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد دعا میں مشغول ہونا چاہئے۔ حدیث شریف میں بھی نماز
کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے۔ صِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے مراد اسلام ہے یا قرآن یا نبی کریم علیہ
الصلوٰۃ والتسلیم کے اخلاق یا خود حضور یا حضور کے آل و اصحاب مراد ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا
ہے کہ صراطِ مستقیم اہلِ سنت کا راستہ ہے جو اہلِ بیت و اصحاب اور سنت و قرآن اور سوادِ اعظم
سب کو مانتے ہیں۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ پہلے جملہ کی تفسیر ہے کہ صراطِ
مستقیم سے طریقِ مسلمین مراد ہے اس سے بہت مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگانِ دین
دائم رہے ہوں وہ صراطِ مستقیم میں داخل ہیں۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ
میں اس امر کی ہدایت ہے کہ طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کی رسم و راہ ان کی
وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے۔ ترمذی شریف کی روایت ہے کہ مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ سے یہود اور
ضَآلِّیْنَ سے نصاریٰ مراد ہیں۔ مسئلہ: غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ کو غیر المغظوب پڑھنے سے نماز فاسد
ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص ضاد کی جگہ ظا پڑھے اس کی امامت جائز نہیں (محیط برہانی)

آمین

یہ لفظ سورۃ الحمد شریف بعد قرآن پاک کا جزو نہیں۔ الحمد کے بعد پڑھنے والے کے لئے
ختم پر اس کا پڑھنا مسنون ہے۔ اسی طرح جو الحمد سنے اور یہ امت کی خصوصیات سے ہے۔
اس سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا سوائے حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ انہوں نے ایک
مرتبہ اس کا تلفظ کیا تھا جبکہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کے لئے بددعا فرمائی تھی۔
ہوتے مشکل کشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آمین ربّ العالمین کی

ہے کہ اپنے گنہگار امتیوں کو اس موقعہ پر فراموش نہیں فرمایا بلکہ ان پر اتنا کرم ہوا کہ عَلَیْنَا کہہ کر
اپنے دامنِ رحمت میں لے کر اپنے ساتھ ذکر فرما دیا۔ نیک بندوں کی طرح علیحدہ ذکر نہیں کیا۔ اگر
امتیوں کو اپنے ساتھ رکھنا منظور تھا جبھی تو عَلَیْنَا فرمایا جو جمع کے لئے آتا ہے۔ اور اگر گنہگاروں کو
اپنے ساتھ رکھنا منظور نہ ہوتا تو عَلَیْنَا کی جگہ عَلَیَّ فرماتے جو واحد کے لئے آتا ہے۔ جب محبوب خدا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شفقت وکرم سے اللہ تعالیٰ کے سلام میں اپنے ساتھ سب کو شریک
کر لیا تو حضور کے اس خلقِ عظیم اور کرمِ عمیم سے بہ الہامِ خداوندی متاثر ہو کر ساتوں آسمان کے فرشتوں
میں سے ہر ایک نے اور ساتوں آسمان سے اوپر رہنے والے فرشتوں میں سے ہر ایک نے کہا اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اب یہ بات
ظاہر ہو گئی کہ التحیات کے بعض کلمات اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے ہیں اور بعض کلمات محبوب خدا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض فرشتوں کے لیکن نمازی اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّيِّبَاتُ اس ارادے سے کہے کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں ان کلمات کے ذریعہ سے خود آداب بجا لاتا
ہے۔ یہ ارادہ نہ کرے کہ میں حضور کے پیش کردہ آداب کی نقل کر رہا ہوں اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کرنے کی نیت سے کہے اس
راہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے سلام کی نقل کر رہا ہوں بلکہ ان کلمات کے کہنے سے پہلے
محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت پاک دل میں تصور کرے پھر ان کی جناب میں
بذریعہ ان کلمات کے خشوع وخضوع کے ساتھ سلام پیش کرے اور اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ
عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ کہتے وقت بھی یہ نیت نہ کرے کہ حضور کے ارشاد فرمودہ کلمات
کی نقل کر رہا ہوں بلکہ یہ نیت کرے کہ ان کلمات کے ذریعہ سے اپنے لئے اور تمام نیک بندوں
کے لئے سلامتی کی دعا کر رہا ہے۔ اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہتے وقت یہ نیت نہ کرے کہ فرشتوں کے کہے ہوئے کلمات کی نقل کر رہا
ہوں بلکہ خود توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی نیت سے کہے۔ پھر التحیات کے بعد درود شریف
پڑھے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(ترجمہ) اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد کی آل پر جیسے کہ تو نے درود بھیجی ہمارے سردار ابراہیم پر اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(ترجمہ) اے اللہ برکت دے ہمارے سردار محمد کے لئے اور ہمارے سردار محمد کی آل کے لئے جیسے کہ تو نے برکت دی تھی ہمارے سردار ابراہیم کے لئے اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل کے لئے بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔ **سوال**: ان دونوں درودوں میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ذکر کیا دیگر انبیاء علیہم السلام کا نام ذکر کیوں نہیں کیا گیا۔ **جواب**: معراج کی رات میں چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور پُرنور سے فرمایا تھا کہ اپنی امت سے میرا سلام فرما دیجئے گا نظر بریں اس نوازش بزرگی اور عزت افزائی فرمانے کی مکافات کرنے کے لئے درود شریف میں اُن کا نام بھی رکھ دیا گیا کہ اُمت اپنے محسن کی یاد سے نماز میں کبھی غافل نہ رہے۔

درود شریف کی خصوصیت

درود والی میں درود شریف کی خصوصیت اس قدر ہے کہ ہر شخص کے قیاس میں نہیں آ سکتی۔ سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس کے دو بازو ہیں اتنے بڑے کہ ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوقات کی تعداد کے برابر اس کے پر ہیں جب میری اُمت کا کوئی مرد یا عورت مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے وہ فرشتہ دریائے نور میں غوطہ لگاتا ہے جو عرش کے نیچے ہے پھر نکل کر دونوں بازوؤں کو جھاڑتا ہے تو ہر پر سے ایک قطرہ ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے ان قطرات سے پیدا شدہ مخلوقات کی تعداد کے برابر فرشتے درود بھیجنے والے کے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ مسئلہ: عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب ہے خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے پڑھ لے

مختصر دعا پر قناعت چاہیے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔

خوب یاد رکھیئے

کہ حدیث میں کسی دعا یا ذکر کی نسبت جو تعداد وارد ہے اسے کم و بیش نہ کرے۔ کیونکہ ان اذکار و دعا کے اثرات اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں۔ کم و بیش کرنے سے وہ اثرات حاصل نہ ہوں گے جیسے کوئی قفل کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زائد کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا۔ البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو جائے تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادہ کرنا نہ ہوگا بلکہ اس کو اتمام کہیں گے۔

چوروں سے محفوظ رہنے کا اسلامی طریقہ

حدیث: مولائے مشکل کشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اسی منبر پر فرماتے سنا جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لے اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے۔ اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔

مالداروں سے بڑھ جانے کا اسلامی طریقہ

حدیث: حضرت مہاجرین نبوی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مالداروں نے بڑے بڑے درجے اور دائمی نعمتیں حاصل کر لیں۔ ارشاد فرمایا کہ کیا سبب؟ عرض کی جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ ارشاد فرمایا کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس سے ان لوگوں کو پا لو جو تم سے آگے بڑھ گئے ہیں اور بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو سکے مگر وہ جو تمہاری طرح کرے۔ انہوں نے عرض کی ہاں ضرور بتلائیے۔ ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

بلکہ کراہت نہیں مثلاً پہلی رکعت میں بھولے سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے۔ دوسری میں بلا قصد وہی پہلی سورت شروع کردی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی تو وہی پہلی پڑھے۔ **مسئلہ** نفل کی دونوں رکعتوں میں ایک سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ **مسئلہ** فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور اگر پڑھ لے تو حرج بھی نہیں بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں تو مکروہ ہے۔ **مسئلہ** ایک رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں جیسے وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھنے میں حرج نہیں اور اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھنا نہ چاہیے۔

قرآن مجید اُلٹا پڑھنا

کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، مکروہ تحریمی ہے مثلاً پہلی میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ۔ قرآن مجید الٹا پڑھنے پر سخت وعید آئی ہے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو قرآن الٹ کر پڑھتا ہے کیا وہ خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل الٹ دے اور اگر بھول کر الٹا پڑھ گیا تو اس پر گناہ نہ سجدہ سہو۔ **مسئلہ** بچوں کی آسانی کے لئے پارہ عم قرآن مجید کی ترتیب کے خلاف پڑھنا پڑھانا جائز ہے۔ **مسئلہ** بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کردی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو جیسے پہلی میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ یا تَبَّتْ شروع کردی اب یاد آنے پر بھی تو ختم کرے، چھوڑ کر اِذَا جَآءَ پڑھنے کی اجازت نہیں۔

قراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان اس کے بارے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے تو نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ **مسئلہ** زیر زبر پیش کی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑ جاتے ہوں تو نماز فاسد نہ ہوگی جیسے لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ میں ت کو زیر پڑھ دیا، یا نَعْبُدُ میں ب کو زبر پڑھ دیا اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا

کوڑھا ہو سکتا ہے **مسئلہ** عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے کیونکہ وہ اسے اگرچہ دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سنانے کی اجازت نہیں **مسئلہ** قرآن مجید پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو قرآن پڑھ کر بھول جائے تو قیامت کے دن کوڑھی ہو کر اٹھے گا **مسئلہ** دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مصحف شریف کو مطلا کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہ نیت تعظیم مستحب ہے۔

فجر کا وقت

صبح صادق کے طلوع سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ صبح صادق ایک روشنی ہے جو پورب کی جانب جہاں سے آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے۔ اور بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا **مسئلہ** مختار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور سحری کھانے میں اس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔ فائدہ صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ نہ اس سے کم ہوگا۔ نہ اس سے زیادہ۔ اکیس مارچ کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے پھر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہو جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے۔ پھر بڑھتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ ۲۴ منٹ ہو جاتا ہے پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے۔ بعض نے رات کا ساتواں حصہ وقت فجر سمجھ رکھا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں، ماہ جون جولائی میں جبکہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے ان دنوں تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ بیشتر ہوتا ہے مگر دسمبر جنوری میں جبکہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے اس وقت فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقت

مسافر کے لئے سلامتی کے ساتھ واپسی کا اسلامی طریقہ

جو شخص سفر کا ارادہ کرے سورۂ کافرون و سورۂ نصر و سورۂ اخلاص و سورۂ فلق و سورۂ ناس کو پڑھ کر روانہ ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ سلامتی کے ساتھ اور کامیاب ہو کر واپس ہوگا۔

سُوْرَۂ اِخْلَاص

ہجرت سے پیشتر نازل ہوئی۔ اس میں ایک رکوع، چار آیتیں، پندرہ کلمے، سینتالیس حرف ہیں۔ اس کی شان نزول یہ ہے کہ کفار نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے معبود حقیقی کے متعلق طرح طرح کے سوالات کئے۔ کسی نے کہا، وہ کون ہے کوئی کہتا تھا کہ اس کا نسب کیا ہے؟ کسی نے سوال کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا، لوہے کا یا لکڑی کا۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ کیا کھاتا پیتا ہے۔ کسی نے کہا اس نے ربوبیت کس کے ترکہ میں پائی ہے۔ اور اس کا کون وارث ہوگا۔ اُن کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات وصفات کا بیان کر کے معرفت کی راہ واضح فرمادی اور جاہلانہ خیالات کی تاریکیوں کو جس میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے انوار بیان سے اس طرح زائل فرمادیا کہ ارشاد ہوا اے محبوب فرما دیجئے وہ میرا معبود جس کے متعلق تم نے سوال کیا اَللّٰہ ہے جس میں جملہ صفات کمال پائی جاتی ہیں۔ وہ ایک ہے۔ ربوبیت میں الوہیت میں مثل و نظیر سے پاک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اَللّٰہ بے نیاز ہے ہر چیز سے، نہ کھائے نہ پئے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ نہ اس کی کوئی اولاد کیونکہ اُس کا کوئی ہم جنس نہیں۔ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے۔ اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی کیونکہ کوئی نہ کل صفات میں کوئی شریک نہ اکثر میں نہ اقل میں۔ وہ مطلقاً شرکت سے پاک ہے۔

سورت مع ترجمہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

اے محبوب فرمادیجئے وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اس سورت کی تاثیرات

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ معاویہ ابن مزنی کا مدینہ میں انتقال ہو گیا۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ زمین سمیٹ دوں تاکہ آپ نماز جنازہ پڑھا سکیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں سمیٹ دو۔ جبریل نے زمین پر بازو مارا وہ سمٹ گئی جنازہ سامنے آگیا۔ آپ نے نماز جنازہ ادا فرمائی اس وقت آپ کے پیچھے نماز جنازہ میں فرشتوں کی دو صفیں تھیں ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔ بعد فراغت جبریل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے دریافت فرمایا کہ انہوں نے یہ عزت کس بنا پر پائی۔ عرض کیا کہ انہیں سورۂ قُلْ ھُوَ اللہ سے محبت تھی اور آتے جاتے کھڑے بیٹھے ہر حال میں اس کو پڑھتے رہتے تھے۔

محتاجی دور کرنے کا اسلامی طریقہ

سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرد نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تنگ دستی کی شکایت کی آپ نے تنگدستی دور کرنے کے واسطے یہ عمل تعلیم فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو جو وہاں پر ہو اس کو سلام کرو اور اگر کوئی نہ ہو تو دل میں میرا تصور کر کے مجھ کو سلام کرو اور ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللہ پڑھو۔ چنانچہ ان صاحب نے یہ عمل کیا تو تنگدستی دور ہو گئی اور رزق کی اتنی بھرمار ہوئی کہ اپنے پڑوسیوں کو بھی دینے لگے۔

عذاب قبر سے بچنے کا اسلامی طریقہ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مرض الموت میں قُلْ ھُوَ اللہ پڑھی تو قبر کے فتنے اور قبر کے شکنجے سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اپنے ہاتھوں میں اس کو لے کر پل صراط سے گذار کر جنت میں پہنچا دیں گے۔

سنت فجر کے مسائل

سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے یہاں تک کہ بعض علماء اس کو واجب کہتے ہیں یہ سنتیں بلا عذر بیٹھ کر نہیں ہو سکتیں نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر کہ ان کا حکم مثل واجب ہے۔ مسئلہ۔ جماعت فجر میں سنت فجر چھوڑنا جائز نہیں اور جماعت فوت ہونے میں شک ہو جب بھی یعنی جبکہ امام کے ساتھ تشہد مل جانے کی توقع ہو۔ مسئلہ۔ فجر کی نماز قضا ہو گئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں۔ بعد ظہر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں رکھی گئی۔ مسئلہ۔ فجر کی سنت قضا ہو گئی اور فرض پڑھ لئے تو اب سنتوں کی قضا نہیں۔ البتہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مسجد سے خارج ہونے کا اسلامی طریقہ

مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالے کیونکہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہی طریقہ تھا۔

مندرجہ ذیل چیزوں سے نسیان پیدا ہوتا ہے

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھنا اور خارج ہوتے وقت دایاں پاؤں نکالنا۔ گرم روٹی ہنڈی سے کھانا۔ ہاتھ یا منہ دامن سے پونچھنا حمام میں شیشے کو دیکھنا۔ شکستہ کنگھی یا لکڑی استعمال کرنا۔ راستے میں پیشاب کرنا۔ پھل دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔ راکھ میں پیشاب کرنا۔ اندام نہانی کو دیکھنا۔ گھر کو کپڑے کے ٹکڑوں سے صاف کرنا۔ قبرستان میں بکثرت خوش طبعی اور ہنسنا۔ استنجے کی جگہ وضو کرنا۔ پاجامہ اور عمامہ پر تکیہ لگانا۔ بحالت جنابت آسمان کی طرف نظر کرنا۔ مسجد میں کپڑا جھاڑنا۔ سولی دیئے ہوئے کی طرف نظر کرنا۔ دنیوی غم۔ دنیا میں انہماک۔ چوہے کا جھوٹا۔ زندہ جوں پھینک دینا۔ سیب کھانا۔ ہرا دھنیا کھانا۔ گوند چبانا۔ بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا۔ کھانے کے وقت تکیہ لگانا۔ عصر کے بعد سونا۔ ترش چیزیں کھانا۔

اسباب نسیان میں سب سے زیادہ موثر سبب عصیان یعنی خدا اور رسول کی نافرمانی ہے جس سے نسیان کے ساتھ ساتھ اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم کو اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسجد سے خارج ہونے پر کیا پڑھے

وہی دعا پڑھے جو فرمائی ہے یعنی جب مسجد سے نکلے تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔ ترجمہ: اے میرے پروردگار میرے گناہ معاف فرما دے میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

سوال: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا میں جناب باری تعالیٰ سے یہ عرض کیا کرتے تھے کہ میرے گناہوں کی مغفرت فرما۔ اس میں یہ دریافت کرنا ہے کہ حضور سے کبھی گناہ صادر ہوتے تھے ورنہ مغفرت طلب کرنے کے کیا معنی ہیں۔ کیونکہ دلائل سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں۔ تمام حضرات فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام قبل نبوت اور بعد نبوت صغیرہ و کبیرہ دونوں گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ کا اس وصف کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرما دے۔ نیز جس طرح شب تار میں آدمی طلوع صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن و راحت کا منتظر رہتا ہے۔ علاوہ بریں صبح اہل اضطرار و اضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت گرفتاران کرب و غم کو کشائش دی جاتی ہے اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ اس کی سب مخلوق کی شر سے، جاندار ہو یا بے جان، مکلف ہو یا غیر مکلف۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں، اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے لشکروں کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ اور اندھیری ڈالنے والے کی شر سے جب وہ ڈوبے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا اے عائشہ اللہ کی پناہ لو اس کی شر سے یہ ڈوب کر اندھیری ڈالنے والا ہے۔ یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ اور ان عورتوں کی شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں۔ مسئلہ: منتر، تعویذ اور اذکار پڑھ کر اگر آیات قرآن یا اسمائے الٰہیہ کا دم کیا جائے تو جائز ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل میں جب کوئی بیمار ہوتا تو معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ اور حسد والے کی شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔ حسد وہ ہے جو دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے خاص حسد کرنے والا مراد ہے۔ کہتے ہیں یا یہود مراد ہیں جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے۔ یا خاص لبید بن اعصم یہودی۔ حسد بدترین صفت ہے سب سے پہلا گناہ یہی ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا تھا اور زمین میں قابیل سے۔

سورۂ ناس کا قدرے وضاحت کے ساتھ ترجمہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ (اے محبوب) تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب، سب کا خالق مالک۔ یہاں پر ذکر میں انسانوں کی تخصیص اُن کی شرافت ظاہر کرنے کے لئے ہے کیونکہ انھیں اشرف مخلوق کیا ہے۔ مَلِكِ النَّاسِ ۙ سب لوگوں کا بادشاہ۔ اُن کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا۔ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ سب لوگوں کا خدا، کہ معبود ہونا اسی کے لئے خاص ہے۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ اس کی شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دُبک رہے۔ اس سے مراد شیطان ہے اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۙ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی یہ وسوسے ڈالنے والے شیطان کا بیان ہے کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسے شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں۔ ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے۔ اور خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دُبک رہتے ہیں۔ آدمی کو چاہیے کہ شیاطین جن کی شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کی شر سے بھی۔ حدیث میں ہے کہ سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دست مبارک کو جمع فرما کر ان میں سورۂ قُلْ ھُوَ اللہُ اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر دم فرماتے اور اپنے ہاتھوں کو سر مبارک سے کر تا جسم اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین مرتبہ فرماتے تھے۔

مُسَبَّعَاتِ عَشَر

دس چیزیں جن میں سے ہر ایک سات سات مرتبہ بعد نماز صبح پڑھی جاتی ہیں [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]

فرمایا کہ مجھ کو یہ عطیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا تھا۔ تو میں نے کہا آپ مجھے اس کا ثواب بتائیے تو انہوں نے فرمایا کہ جب تمہاری ملاقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہو تو اس کے ثواب کے بارے میں ان سے دریافت کر لینا وہ بتا دیں گے۔ حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات کو خواب میں دیکھا ملائکہ میرے پاس آئے اور مجھ کو اٹھا کر لے چلے یہاں تک کہ جنت میں داخل کر دیا تو میں نے جنت کے سازوسامان کو دیکھا اور ملائکہ سے سوال کیا کہ یہ سب کا سب کس کے لئے ہے انہوں نے کہا کہ اس شخص کے لئے ہے جو تم جیسا عمل کرے حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے خواب میں جنت کے پھل بھی کھائے اور فرشتوں نے مجھے اس کی شراب بھی پلائی پھر میرے پاس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ ستر نبی تھے اور ستر صفیں فرشتوں کی ہر صف اتنی طویل جتنا فاصلہ مشرق مغرب میں ہے۔ حضور نے مجھ کو سلام سے نواز کر میرا ہاتھ پکڑ لیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت خضر نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضور سے (مسبعات عشر کے بارے میں) یہ حدیث سنی ہے تو آپ نے فرمایا خضر نے سچ کہا اور جو کچھ انہوں نے نقل کیا وہ حق ہے۔ وہ روئے زمین کے رہنے والوں میں عالم ہیں اور ابدال کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان لشکروں سے ہیں جن کا قیام زمین میں ہے۔ تب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جس شخص نے یہ (مسبعات عشر) کا عمل کیا اور وہ نہ دیکھا جو میں نے خواب میں دیکھا ہے تو کیا ان چیزوں سے کچھ دیا جائے گا جو مجھ کو عطا کی گئیں حضور نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بیشک اس (مسبعات عشر) کے عمل کرنے والے کو بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ مجھ کو نہ دیکھے (جیسے تم نے دیکھا) اور نہ جنت کو دیکھے (جیسے تم نے دیکھی) بے شک اس کے تمام گناہ کبیرہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس سے غضب اور ناراضگی اٹھا لے گا اور بائیں طرف والے فرشتے کو حکم دیا جائے گا کہ اس شخص کی بدیاں ایک سال تک نہ لکھے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس پر وہی عمل کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے سعید پیدا کیا ہے اور اس کو (عمداً) وہی ترک کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے شقی بنایا ہے۔ خواب سے بیدار ہونے کے بعد حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چار مہینے تک بے آب و دانہ رہے یعنی نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا کیونکہ خواب جنت میں جو کچھ کھایا پیا تھا اسی کی یہ برکت تھی (قوت القلوب)۔

نمازِ تحیۃ المسجد

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔ اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں **مسئلہ** ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے جیسے بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر تو وہ شخص تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول رہے اس سے حق مسجد ادا ہو جائے گا **مسئلہ** فرض یا سنت یا کوئی اور نماز مسجد میں پڑھی تو تحیۃ المسجد ادا ہوگئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز تحیۃ المسجد کا حکم اس کے لئے ہے جو مسجد میں بہ نیت نماز نہ گیا بلکہ کسی اور کام کے لئے گیا ہو۔ اگر تنہا فرض پڑھنے یا جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی نماز قائم مقام تحیۃ المسجد ہو جائے گی بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر کچھ وقفہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد الگ پڑھے **مسئلہ** بہتر ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھے **مسئلہ** ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

نمازِ تحیۃ الوضو وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اس نماز کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔

نمازِ اشراق

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص نماز فجر با جماعت سے پڑھ کر ذکر الٰہی کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا (یعنی طلوع کو بیس منٹ گذر گئے) پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج و عمرے کا ثواب ہے۔ اس کو نماز اشراق کہتے ہیں۔

نمازِ چاشت کی نماز کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اس کا وقت آفتاب

وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ اور اپنی حاجت ذکر کرے خواہ ھٰذَا الْاَمْر
حاجت کا نام لے یا اس کے بعد حاجت کا ذکر کرے (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں
تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے
فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا
اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین
اور معیشت اور انجام کار میں اور اس وقت اور آئندہ کے لئے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے
اور آسان کر پھر میرے لئے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لئے یہ کام بُرا ہے میرے
دین و معیشت اور انجام کار میں اور اس وقت اور آئندہ کے لئے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو
اس سے پھیر اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔ **مسئلہ**۔ حج
اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کے لئے استخارہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ تعین وقت کے لئے
کر سکتے ہیں **مسئلہ** مستحب یہ ہے کہ نماز استخارہ کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور
دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھے اور اس دعا کے اول آخر الحمد شریف اور درود شریف پڑھے۔
مسئلہ بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کیونکہ ایک حدیث میں ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اے انس جب تم کسی کام کا قصد کرو تو اپنے رب سے اس کام میں سات بار استخارہ کرو
پھر دیکھو اس کام کے متعلق قلب میں کیا خیال پیدا ہوا اسی خیال میں خیر ہے۔ اور بعض
مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ اگر خواب میں سپیدی یا سبزی
دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے۔ اور یاد رہے کہ استخارہ
کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو یہ نماز تعلیم فرمائی تو ارشاد فرمایا اگر تم سے ہو سکے تو صلوٰۃ تسبیح کو ہر روز ایک بار پڑھو اور
اگر ہر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کر سکو

تو سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار پڑھنا۔ صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعت ہوتی ہیں۔ اور ان کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا اسلامی طریقہ

چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے۔ پھر پندرہ بار پڑھے:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ترجمہ۔ اللہ عیب سے پاک ہے۔ اور سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ بڑا ہے پھر أَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ اور الْحَمْد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار کہے پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدے کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے اسی طرح چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع سجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے **مسئلہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے۔ فرمایا۔ سورۃ تَكَاثُر وَالْعَصْر اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ۔ **مسئلہ** اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدہ کرے تو ان دونوں سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو باقی ماندہ دوسری جگہ پڑھ لے تاکہ مقدار پوری ہو جائے لیکن رکوع میں بھولا ہو تو اسے سجدے میں کہے قومہ میں نہ کہے اور پہلے سجدے میں بھولا ہو تو دوسرے میں کہے جلسے میں نہ کہے **مسئلہ** تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر **مسئلہ** ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔

نمازِ حاجت

جلیل القدر صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

ے حاجتوں کے پورا کرنے والے پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔

نمازِ توبہ

خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کرکے نماز پڑھے پھر استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ اس کو نمازِ توبہ کہتے ہیں۔

وقتِ ظہر

آفتاب کے ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہو جائے

ظہر کی نماز

یہ کل بارہ رکعت ہیں ان میں پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنتِ مؤکدہ پھر دو رکعت سنتِ غیر مؤکدہ یعنی نفل۔ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فرض ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں کو ہمیشہ ادا کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرما دے گا۔ مسئلہ: جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے اور گرمی میں تاخیر خواہ تنہا پڑھے یا جماعت سے۔ ہاں گرمی میں جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لئے جماعت ترک کرنا جائز نہیں۔ موسم ربیع سردی اور خریف گرمی کے حکم میں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھیں۔

یومِ جمعہ کا اسلامی امتیاز

حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ و عید فطر سے بھی بڑا ہے اس میں پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی

میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی میں زمین پر اتارا اور اسی میں انہیں وفات دی۔ اور اس میں ایک
میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے بشرطیکہ
حرام کا سوال نہ ہو۔ اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ فرشتگان مقرب اور آسمان و زمین اور ہوا و پہاڑ
اور دریا میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے افضل دنوں میں جمعہ
کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں پہلی بار صور پھونکا
جائے گا اور اسی میں دوسری بار جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا
ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اس وقت حضور پر ہمارا درود کیونکر پیش کیا جائے گا جب
حضور انتقال فرما چکے ہوں گے۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے یعنی
اللہ کے انبیاء زندہ رہتے ہیں اور ان کو روزی پہنچتی ہے جیسا کہ حدیث کی مشہور کتاب ابن ماجہ شریف
میں مذکور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ موت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی آتی ہے مگر صرف ایک آن
کے لئے پھر سابق کی طرح زندہ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے قبور سے باہر نکل کر جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے
ہیں عالم میں مختلف قسم کے تصرف فرماتے ہیں اور جس کو خدا چاہتا ہے نظر بھی آتے ہیں و زیارت ملاقات ہوتی
ہے۔ بات چیت فرماتے ہیں۔ جیسا کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیداری میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی زیارت نصیب ہوتی تھی اور انہوں نے حضور سے دریافت کر کے بہت سی حدیثوں کی صحت معلوم کی۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہٗ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مسئلہ
حیات کو نظم میں اس طرح بیان فرمایا ہے ؎

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے — لیکن ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات — مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ ان کا — جسم پرنور بھی روحانی ہے
اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف — ان کے اجسام کی کب ثانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح — اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے
یہ ہیں حی ابدی ان کو رضاؔ — صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

کے بیٹھنا۔ مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبے میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خلفائے راشدین و عمین مکرمین حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر ہو۔ مسئلہ عربی میں خطبہ پڑھنا، عربی کے سوا کسی دوسری زبان کا خطبہ میں خلط ملط کرنا سنت متوارثہ کے خلاف ہے۔ یونہی خطبہ میں اشعار نہ پڑھنا چاہیے۔

پانچویں شرط جماعت ہے یعنی امام کے سوا کم سے کم تین مرد۔ مسئلہ خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ چلے گئے اور دوسرے تین شخص آ گئے لوگوں کے ساتھ ابتدا کر کے جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لئے انھیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔

چھٹی شرط اذن عام ہے یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔ اگر جامع مسجد میں لوگوں کے جمع ہونے کے بعد دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا تو نہ ہوا لیکن قیدیوں کو اگر جامع مسجد سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف نہ ہوگا۔

جمعہ فرض ہونے کی شرطیں

گیارہ شرطیں ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو جمعہ فرض نہیں۔ پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لئے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لئے ظہر پڑھنا افضل ہے۔ (1) شہر میں مقیم ہونا (2) تندرست ہونا مریض پر جمعہ فرض نہیں۔ مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔ شیخ فانی پر جمعہ فرض نہیں۔ شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔ مسئلہ جو شخص مریض کا تیماردار ہو جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں (3) آزاد ہونا لہذا غلام پر جمعہ فرض نہیں (4) مرد ہونا لہذا عورت پر جمعہ فرض نہیں (5) بالغ ہونا لہذا نابالغ پر جمعہ فرض نہیں (6) عاقل ہونا (7) انکھیارا ہونا۔ مسئلہ ایک چشم اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے یونہی جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت با وضو موجود ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو بے تکلف بغیر کسی مدد کے مسجد میں جا سکے اس پر جمعہ فرض ہے (8) چلنے پر قادر ہونا۔ لہذا اپاہج پر جمعہ فرض نہیں۔

اور جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہو گیا اگر مسجد تک جا سکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں (۹) قید میں نہ ہونا مگر وہ شخص جو کسی دَین کی وجہ سے قید کیا گیا اور ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے۔ (۱۰) بادشاہ یا چور کسی ظالم وغیرہ کا خوف نہ ہونا لہٰذا مفلس قرض دار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر جمعہ فرض نہیں (۱۱) مینہ یا آندھی یا اولے یا سردی کا ہونا یعنی اس قدر کہ اُن سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ مسئلہ جمعہ کی امامت ہر وہ مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو۔ اگرچہ اس پر فرض نہ ہو جیسے مریض، مسافر، غلام یعنی جبکہ سلطانِ اسلام یا اُس کا نائب یا جس کو اُس نے اجازت دی ہے بیمار ہو یا مسافر ہو تو یہ سب نمازِ جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا اُنہوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے امام کو مقرر کیا ہو جو امامت کر سکتا ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

ظہر احتیاطی

جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے ادا کرنا کہ سب میں پچھلی ظہر جس کا وقت پایا اور نہ پڑھی اس کو ظہر احتیاطی کہتے ہیں۔ یہ صرف اُن خاص لوگوں کے لئے ہے جن کو جمعہ فرض ادا ہونے میں شک نہ ہو عوام کے لئے نہیں۔ اور اس کی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں گی۔ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی پچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں پھر دو سنتیں۔

جمعہ پڑھنے والے پر ۱۴ رکعتیں ہیں

ان کی تفصیل یہ ہے پہلے چار سنت مؤکدہ پھر دو فرض جمعہ پھر چار سنت مؤکدہ پھر دو سنت غیر مؤکدہ پھر دو نفل۔

نمازِ استسقاء

حدیث۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط اور شدّتِ موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں اگر چوپائے نہ ہوتے تو اُن پہ بارش نہ ہوتی

حدیث ۱: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا۔ لوگوں نے حضور ﷺ سے قحط باران کی شکایت پیش کی۔ حضور نے منبر کے لئے حکم فرمایا کہ عیدگاہ میں رکھا جائے اور ایک دن معین فرمایا جس میں سب لوگ وہاں چلیں۔ جب آفتاب طلوع ہوگیا اسی وقت حضور تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجا لائے۔ پھر فرمایا۔ تم لوگوں نے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ بارش اپنے وقت سے مؤخر ہوگئی۔ اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو۔ اور اس نے وعدہ کرلیا ہے کہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اس کے بعد فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے رحمٰن و رحیم ہے قیامت کے دن کا مالک ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ (ترجمہ) یا اللہ تو ہی معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ہم پر مینہ اتار اور جو کچھ تو اتارے اُسے ہمارے لئے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کردے۔ پھر ہاتھ بلند فرمایا۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہوئی۔ پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور چادر مبارک الٹ دی۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ابر پیدا کیا وہ گرجا اور چمکا۔ اور اتنا برسا کہ حضور ابھی مسجد تک تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہہ گئے۔ جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ سایہ کی طرف بارش سے بچنے کے لئے دوڑنے لگے تو ہنسے اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور میں اُس کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

مسئلہ استسقاء کے لئے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلل اور خشوع اور تواضع و خضوع کے ساتھ سر برہنہ پیدل جائیں اور پا برہنہ ہوں تو بہتر اور جانے سے پیشتر خیرات کریں کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کیونکہ جاتے ہیں رحمت کے لئے اور کافر پر لعنت اُترتی ہے۔ تین دن پیشتر سے روزے رکھیں۔ اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور جن کے حقوق ان کے ذمہ ہیں اُن کو ادا کریں یا معاف کرائیں۔ کمزوروں۔ بوڑھوں۔ بڑھیوں، بچوں کے توسل سے دعا کریں اور سب آمین کہیں۔ **حدیث** میں ہے اگر جوان خشوع کرنے والے

اور چوپائے چرنے والے اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب نازل ہوتا۔ اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں، اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں، غرض یہ کہ توجہ رحمت کے جس قدر اسباب امکان میں ہوں مہیا کریں اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دعا کریں اور دعا پر اکتفا کریں یعنی نماز نہ پڑھیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر کے ساتھ پڑھائے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر الٹ دے یعنی اوپر کا کنارا نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے۔ تاکہ حال بدلنے کی فال ہو۔ پھر خطبے سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلے کو منہ کر کے دعا کرے اور دعا میں سب ہاتھوں کو خوب بلند کریں اور پشت دست جانب آسمان رکھیں۔ **مسئلہ** کثرت سے بارش ہو تو اس کے روکنے کے لئے دعا کر سکتے ہیں جبکہ اس سے نقصان کا اندیشہ ہو اور اس کی دعا حدیث میں یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اے اللہ ہمارے آس پاس برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ اے اللہ بارش کر ٹیلوں اور پہاڑوں پر وادیوں میں اور جہاں درخت اگتے ہیں۔

سورج گہن کی نماز

حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد پاک میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا۔ مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام اور بہت طویل رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھی میں نے ایسی طویل نماز پڑھتے کبھی نہ دیکھا تھا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا (جیسے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ خیال تھا کہ کسی بڑے شخص کی موت پر گہن لگتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ ان نشانیوں سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دعا اور استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔

جنّت اور دوزخ زمین پر

حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ (اسی نماز گہن کے بعد) حضور

نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے حضور کو یہاں نماز میں دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے پھر پیچھے ہٹتے دیکھا فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں عرض کی کیوں یا رسول اللہ فرمایا اس لئے کہ کفر کرتی ہیں عرض کی گئی کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کی کفران کرتی ہیں اگر تم اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرو پھر کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو فوراً کہے گی میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔

سوال و جواب

سوال جنت اور دوزخ کا زمین پر آنا ممکن نہیں جیسے کہ حدیث مذکورہ بالا سے مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جنت کی وسعت کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ (ترجمہ) اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان اور زمین آجائیں۔ پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے جب جنت اتنی بڑی ہے کہ اس کی چوڑان میں سارے آسمان اور زمین سما جائیں تو وہ زمین میں کس طرح سما سکتی ہے اور اس کا زمین پر آنا کس طرح ممکن ہے کیونکہ چھوٹی چیز بڑی چیز میں آسکتی ہے اور بڑی چیز کا چھوٹی چیز میں سمانا ممکن نہیں نیز جب جنت کی چوڑان اس قدر ہے کہ اس میں آسمان و زمین سما جائیں تو اس کی لمبائی اس سے کہیں زیادہ ہوگی اس لئے کہ عموماً چوڑائی سے لمبائی زیادہ ہوا کرتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں آپ نے فرمایا کونسی زمین اور کون سا آسمان ایسا ہے جس میں جنت سما سکے لوگوں نے عرض کیا پھر جنت کہاں ہے ارشاد فرمایا آسمان کے اوپر عرش کے نیچے ہے۔ لہذا حدیث مذکورہ سے یہ سمجھنا کہ اس وقت جنت اور دوزخ زمین پر سیدنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آگئی تھیں۔ درست نہیں اسی طرح دوزخ بھی زمین سے بہت ہی زیادہ بڑی ہے۔ اس کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ کمزور ترین کافر کا مقام اس میں دنیا سے دس گنا سے بھی زیادہ

آندھی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کی خیر کا جو اس میں ہے اور اس کی خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی شر سے اور اس چیز کی شر سے جو اس میں ہے اور اس کی شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورؐ کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی آپ نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو۔ کیونکہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شے پر لعنت کرے اور وہ لعنت کی مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اُسی پر لوٹ آتی ہے۔

ابر کی دُعا

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر ابر آتا تو حضورؐ کام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دُعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ (ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی شر سے جو اس ابر میں ہے اور اگر کھل جاتا تو حمد کرتے اور برستا تو یہ دُعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا (ترجمہ) اے اللہ ایسی بارش جو نفع پہنچائے۔

گرج اور کڑک کی دُعا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضورؐ جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سُنتے تو یہ دُعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ (ترجمہ) اے اللہ اپنے غضب سے ہم کو قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت میں رکھ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضورؐ جب بادل کی آواز سُنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) پاک ہے وہ ذات کہ حمد کے ساتھ رعد اس کی تسبیح کرتا ہے اور فرشتے اس کے خوف سے تسبیح کرتے ہیں بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لہٰذا اختیار ہے کہ ان دونوں دعاؤں سے جو چاہے پڑھے۔

مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام
پھیر دے۔ پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قرأت کے پڑھے پھر دوسرا گروہ آئے اور تین رکعتیں
پڑھے پہلی میں فاتحہ و سورۃ پڑھے۔ اور اگر امام مسافر ہے اور مقتدی بعض مقیم ہیں بعض
مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں اور مسافر مسافر کے۔ **مسئلہ** ایک رکعت کے بعد دشمن کی طرف
جانے سے مراد پیدل جانا ہے۔ سواری پر جائیں گے تو نماز جاتی رہے گی۔ **مسئلہ** اگر خوف بہت زیادہ
ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تنہا تنہا اشارے سے جس طرف بھی منہ کر سکیں اس طرف
نماز پڑھیں سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے۔ ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے
کی اقتدا کر سکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہوگی کہ دشمن ان کا تعاقب کرتے ہوں
اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی۔ **مسئلہ** نماز خوف میں صرف دشمن کی طرف
جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا یا وضو جاتا رہا تو وضو کے لئے چلنا معاف ہے۔ اس
کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا۔ **مسئلہ** نماز خوف جس طرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے
یوں ہی درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف موجب جائز ہے

قضا نماز پڑھنے کا اسلامی طریقہ

غزوۂ خندق میں حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہی تھیں۔
یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اذان دی اقامت
کہی تو حضور نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی تو عصر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی
پھر اقامت کہی تو عشاء کی پڑھی۔ **مسئلہ** بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر
فرض ہے کہ اس نماز کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔ یہ گناہ توبہ یا حج مقبول سے معاف
ہو جاتا ہے لیکن توبہ اسی وقت صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ اگر نماز قضا نہ پڑھے اور توبہ کئے جائے تو
یہ توبہ صحیح نہیں اور جب نماز اس کے ذمہ تھی اس کو نہ پڑھا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے
باز نہ آیا پھر توبہ کہاں ہوئی۔ حدیث میں ارشاد فرمایا گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس شخص
کے مانند ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

[illegible]

اگر یہ عورت نماز کی ہے تو اتمام سفر میں درست نہیں۔

سفر کی نماز

مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو رکعتیں ہی پوری نماز ہے اور اگر قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار ہوا کیونکہ واجب ترک کیا لہذا توبہ کرے اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی۔ **مسئلہ**: کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہو گیا تو اس کے لئے قصر ہے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے گا۔ اور نابالغ تین دن کی راہ کے قصد سے نکلا اور راستے میں بالغ ہو گیا اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔
مسئلہ: سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں ان کا پڑھنا افضل ہے۔

مسافر کب تک مسافر رہے گا

مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا کسی آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے یہ حکم اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین دن کی راہ پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔

نیت اقامت کے شرائط

نیت اقامت (ٹھہرنا) صحیح ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔ وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو لہذا جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔ پندرہ دن اقامت (ٹھہرنے) کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔ یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مقیم نہ ہوگا۔ اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو جیسے عورت شوہر کی تابع ہے جبکہ اس کا مہر معجل شوہر کے ذمہ باقی نہ ہو اس عورت کی اپنی نیت بے کار ہے اسی طرح نوکر کہ وہ اپنے آقا کا تابع

سفر ختم ہو گیا۔ نماز پوری پڑھے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ہائے میری بربادی۔ ابن آدم کو سجدے کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ **مسئلہ** سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں۔ سورہ اعراف میں، سورہ رعد میں، سورہ نحل میں، سورہ بنی اسرائیل میں، سورہ مریم میں، سورہ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے، سورہ فرقان میں، سورہ نمل میں، سورہ الم تنزیل میں، سورہ ص میں، سورہ حم السجدہ میں، سورہ نجم میں، سورہ انشقاق میں، سورہ اقرا میں۔ **مسئلہ** آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے۔ سننے والے کے لئے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

ریڈیو سننے والے یاد رکھیں

اردو فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے پر بالاتفاق اور سننے والے پر احتیاطاً سجدہ واجب ہو گیا سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے معلوم نہ ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا۔ اور اگر خود آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا ہو۔ سننے والے پر احتیاطاً واجب اس لئے بتایا کہ علمائے اہل سنت میں اختلاف ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ ریڈیو کی آواز آواز بازگشت ہے جیسے پہاڑ جنگل میں گونجنے والی آواز اس تقدیر پر واجب نہیں۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ اس کی آواز آواز بازگشت نہیں بلکہ اصل آواز سننے میں آتی ہے اس تقدیر پر قطعی واجب ہے۔ اس اختلاف کے پیش نظر احتیاط اسی میں ہے کہ سننے والے سجدہ ادا کریں۔

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا حکم

بعض علما فرماتے ہیں کہ اس کا استعمال بحالت نماز درست نہیں، مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ درست ہے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ یہ اختلاف بھی مذکورہ بالا اختلاف تحقیق پر مبنی ہے۔ لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ اجتناب کیا جائے۔ **مسئلہ** چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھ کر سب کا

مجموعہ آیت سجدہ ہوگیا تو کسی پر سجدہ واجب نہیں یوں ہی آیت کے ہجے کرنے یعنی سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یوں ہی پرندے سے آیت سجدہ سُنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بجنسہٖ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں **مسئلہ** آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو۔ لہٰذا اگر کافر یا مجنون نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو سجدہ واجب نہیں۔ اور اگر مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سنی تو اس پر واجب ہوگیا۔ **مسئلہ** آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

سجدۂ تلاوت کے شرائط

سجدۂ تلاوت کے لئے تکبیر تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لئے بیان کئے گئے مثلاً طہارت۔ قبلہ کو منہ کرنا۔ نیت۔ ستر عورت وغیرہ **مسئلہ** اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ کرتا ہوں بلکہ مطلق سجدۂ تلاوت کی نیت کافی ہے **مسئلہ** جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ سہو بھی فاسد ہو جاتا ہے۔

نماز میں سجدۂ تلاوت کا اسلامی طریقہ

یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ اول آخر دونوں بار اللہ اکبر کہنا سُنّت ہے اور کھڑے ہوکر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں **مسئلہ** رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہوگیا اور اسی رکوع یا سجود سے ادا بھی ہوگیا اور تشہد میں پڑھی تو بھی سجدہ واجب ہوگیا۔ لہٰذا اس کو بطریقہ مذکورہ ادا کرے **مسئلہ** سجدۂ تلاوت میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کا حکم فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں اختیار ہے چاہے تو یہی پڑھے یا وہ دُعا جو حدیث میں وارد ہے جس کو آئندہ بیان کیا جائے گا۔

بیرونِ نماز سجدۂ تلاوت کرنے کا اسلامی طریقہ

بیرون نماز سجدۂ تلاوت کرنے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر تکبیر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور سجدے سے فارغ ہوکر تکبیر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور سجدے میں پڑھے

پڑھے: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (ترجمہ) میرے چہرے نے سجدہ کیا اس کے لئے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی۔ اور اپنی طاقت و قوت سے کان اور آنکھ کی جگہ کھولی۔ برکت والا ہے اللہ جو اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ **مسئلہ** آیت سجدہ بیرونِ نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کرلینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کرسکے تو پڑھنے والے اور سننے والے کو یہ کہہ لینا مستحب ہے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ (ترجمہ) ہم نے سنا اور حکم مانا تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں۔ اے پروردگار اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ **مسئلہ** نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرونِ نماز نہیں ہوسکتا۔ اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا۔ **مسئلہ** اگر نماز میں آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کرلیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کرکے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔ **مسئلہ** نماز کا سجدۂ تلاوت سجدے سے بھی ادا ہوجاتا ہے اور رکوع سے بھی مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے۔ **مسئلہ** ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو۔ یوں ہی اگر خود آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ **مسئلہ** مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کرلیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔

مجلس بدلنے کی صورتیں

تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے سے اور خرید و فروخت کرنے اور لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔ لہٰذا ایک آیت سجدہ پڑھنے کے بعد تین کلمے بول پھر اسی آیت کو پڑھا تو دو سجدے واجب ہوں گے۔ **مسئلہ** کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا، قرأت، تسبیح، تہلیل، درس، وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا۔ اور اگر دونوں بار آیت پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔ **مسئلہ** جمعہ و عیدین اور سرّی نمازوں میں اور جس نماز میں جماعت عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر آیت کے بعد فوراً رکوع و سجود کردے اور رکوع میں سجدے کی نیت نہ کرے تو کراہت نہیں۔

آیات سجدے کا عظیم الشان عمل

جس مقصد کے لئے ایک مجلس میں سجدے کی سب آیتیں پڑھ کر سجدہ کرے۔ اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمائے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرلیا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرے۔

سجدۂ شکر کا اسلامی طریقہ

اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گم ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا یا کسی اور نعمت کے ملنے پر سجدہ کیا تو اس کو **سجدۂ شکر** کہتے ہیں۔ اور اس کا کرنا مستحب ہے۔ اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

سجدۂ سہو کا اسلامی طریقہ

نماز کے واجبات میں سے جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے جو سجدہ واجب ہے اس کو سجدہ سہو کہتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ سجدوں سے فارغ ہو کر پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے تب بھی کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے **مسئلہ** قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہ ہوگی بلکہ نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ یونہی اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے **مسئلہ** کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں لہٰذا سجدہ سہو واجب نہ ہوگا **مسئلہ** فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا پھر سے پڑھے۔ سنتیں اور مستحبات کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں سہواً ترک کیا ہو یا قصداً البتہ نماز ہو گئی مگر دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔
مسئلہ سجدہ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے۔ التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو سے قبل اور بعد دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔ اور یہی احتیاط ہے۔

پہلے قعدے میں التحیات اور درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔ **مسئلہ** ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں۔ **مسئلہ** جمعہ و عیدین میں سجدہ سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔ **مسئلہ** قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے میں بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ **مسئلہ** اگر مقتدی سے بحالتِ اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں اور اس کے ذمہ نماز کا اعادہ بھی نہیں۔ **مسئلہ** سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت رہ گیا تھا یا سجدہ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیر دیا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا سجدہ کرے۔ میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہوا یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا تو سجدہ کرے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاضر جوابی

قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہو گئی۔ اسی واسطے اگر اتنی دیر تک ساکت (کچھ نہیں پڑھتا) رہتا ہے جب بھی سجدۂ سہو واجب ہوتا۔ جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن شریف پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ در مختار و شامی میں ہے **امام اعظم رضی اللہ** تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور نے ارشاد فرمایا درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدۂ سہو واجب بتایا۔ عرض کی اس لئے کہ اس نے بھول کر پڑھا۔ حضور نے اس جواب پر تحسین فرمائی۔

اگر رکعتوں کی تعداد میں شک ہو

مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر اس نماز کو سرے سے پڑھے اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک

۱؎ [illegible] سجدۂ سہو [illegible] کی سجدہ سہو [illegible] واجب نہیں۔

ہو تو وہ دعلیٰ ہٰذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کیونکہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدے کے بعد سجدہ سہو کرکے سلام پھیرے اور غالب گمان کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے توقف ہو گیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہے۔ **مسئلہ:** نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔ **مسئلہ:** مثلاً ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تم نے تین رکعتیں پڑھیں تو نماز دوبارہ پڑھے اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو۔ اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر نمازی کو نماز کے بعد شک ہو اور دو عادل شخصوں نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ **مسئلہ:** وتر میں شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ **مسئلہ:** امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری رکعت میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدہ سہو واجب نہ ہوا۔

امامت اور اس کے شرائط کا بیان

یہاں پر امامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔ **مسئلہ:** مرد غیر معذور کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں۔ اسلام[1]۔ بالغ ہونا[2]۔ عاقل ہونا[3]۔ مرد ہونا[4]۔ قراءت[5]۔ معذور نہ ہونا[6]۔ **مسئلہ:** عورتوں کے امام کے لئے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امام ہو سکتی ہے اگرچہ مکروہ ہے۔ **مسئلہ:** نابالغوں کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ نابالغ بھی نابالغ کی امامت کر سکتا ہے۔ **مسئلہ:** وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی کفر کی حد کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی

۱؎ علاوہ اور کفریات کے دو کفر تو ان کے عام و جاہل مرد عورت سب کو شامل ہیں یعنی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے افضل ماننا اور جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل کہے کافر ہے اور قرآن عظیم سے معاذ اللہ صحابہ کرام وغیرہم اہل سنت کا چند پارے یا سورتیں آیتیں یا کچھ الفاظ تغیر تبدیل کر دینا۔ اور جو قرآن عظیم کے ایک حرف کی نسبت ایسا گمان کرے کافر ہے ان کے مجتہدین نے یہ عقیدہ باطلہ اور دیگر عقیدۂ کفریہ صاف صاف لکھ کر دیئے ہیں ان میں جو کوئی خود ان عقائد کا معتقد نہ بھی ہو تو مجتہد کو کافر ہرگز نہ کہے کہ مجتہد جناب قبلہ و کعبہ ہیں [illegible] جو منکر ضروریات دین کو مسلمان و دینی جانے یا کافر ہی نہ کہے خود کافر ہے۔

اور وہ شخص جو شفاعت یا دیدارِ الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے۔ ان سب کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح وہابیہ زمانہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی کیونکہ یہ لوگ اللہ عزوجل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں ان میں سے ہر بات کفر ہے۔ مسئلہ جس بدمذہب کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

اقتدا کی بارہ ۱۲ شرطیں ہیں

نیت[۱] اقتدا اور اس[۲] نیت اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو۔ امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔ دونوں[۴] کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز مقتدی کی نماز کو متضمن ہو جیسے امام ظہر کے فرض پڑھ رہا ہے اور ایسے شخص نے اس کی اقتدا کی جو ظہر کے فرض پڑھ چکا ہے تو مقتدی کی نماز نفل ہوئی اور امام

---

۱ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے براہین قاطعہ خلیل احمد دیوبندی صفحہ ۲ چھپا دیوبند۔

۲ حضور کا نماز میں خیال آ جانا گدھے بیل کے خیال میں غرق ہونے سے بھی برا ہے۔ اسمٰعیل دہلوی صراط مستقیم صفحہ ۹۵ چھپا دیوبند
حضور مر کر مٹی میں مل گئے تقویۃ الایمان ص ۳۲ اسمٰعیل دہلوی چھپا دیوبند۔

۳ اس میں حضور کی کوئی تخصیص (بڑائی) ہے ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بلکہ دنیا کے ہر جانور کو حاصل ہے۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی حفظ الایمان پرانا ایڈیشن صفحہ ۷ نیا ایڈیشن صفحہ ۱ چھپا دیوبند۔

۴ یہ خیال کہ حضور آخری نبی ہیں اہل فہم کا نہیں بلکہ عوام کا ہے بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم نانوتوی تحذیر الناس بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔
بانی مدرسہ دیوبند قاسم صاحب نانوتوی تحذیر الناس صفحہ ۲۵ چھپا دیوبند والے نمبر ۴ کو غور سے پڑھیں کہ پیدا ہو تو بعد خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا اس مذہب کی عبارت کا دیوبندی کوئی مدلل جواب دیتے ہیں ایک مثال ہے کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا قاسم صاحب کہتے ہیں کہ پیدا ہو تو خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا جب دوسرا نبی پیدا ہوگا تو پھر وہ خاتم ہے حضور نہ ہوں گے الشہاب الثاقب چھپا دیوبند ہے جو دیوبندی مذہب کے بانیوں کی کتابوں سے ۲۲ کفریہ عبارتیں نقل ہیں کافر ہونے کے واسطے ایک کفریہ کافی ہے۔

امام کی نماز فرض ہو لیکن امام کی نماز اس کی نماز کو متضمن ہے۔ دونوں کی نماز ایک نہیں (۵) امام کی نماز مقتدی
کے مذہب پر صحیح ہونا۔ اور امام (۶) و مقتدی کا اسے صحیح سمجھنا۔ عورت کا محاذی نہ ہونا۔ (۷) مقتدی کا امام سے
مقدم نہ ہونا۔ امام (۹) کے انتقالات کا علم ہونا۔ ارکان (۱۰) کی ادا میں شریک ہونا۔ ارکان (۱۱) کی ادا میں مقتدی (۱۲)
کے مثل ہونا یا کم۔ شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔ **مسئلہ** امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ
ہو جس میں بیل گاڑی جا سکے تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ **مسئلہ** بیچ میں دہ در دہ حوض ہے تو اقتدا نہیں ہو سکتی
مگر جب حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں تو اقتدا صحیح ہے اور اگر چھوٹا حوض ہے تو بھی اقتدا صحیح ہے۔
مسئلہ میدان میں جماعت قائم ہوئی اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو
صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں اور بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں
گے جو چالیس ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو۔ **مسئلہ** عیدگاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو اقتدا
ہو سکتی ہے اگرچہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔ **مسئلہ** امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز
حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں مثلاً اس کی یا مکبر کی آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس
کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے تو حرج نہیں اگرچہ اس کے لئے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو
مثلاً دروازے میں جالیاں ہیں کہ امام کو دیکھ رہا ہے مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جا سکے۔
مسئلہ وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی مثلاً مسح
موزے کی مدت گزر چکی تھی یا جنب کر بے وضو نماز پڑھا دی تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔ **مسئلہ** امام
کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوگی۔
مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے
اور بغیر وضو کے امامت کی تو حنفی اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اگر کرے گا تو نماز باطل ہوگی [illegible]
کی نماز خود اس کے مذہب پر صحیح ہو مگر مقتدی کے مذہب پر [illegible]
مثلاً شافعی امام نے عورت کو چھو [illegible] حنفی اس کی اقتدا
کر سکتا ہے اگرچہ اس کو معلوم ہو [illegible] **مسئلہ** [illegible]
مرد کے برابر کھڑی ہو [illegible]
نماز [illegible] **مسئلہ** [illegible]

حرام ہے۔ اور اگر ناراضگی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو حرام نہیں بلکہ اگر وہی زیادہ حق دار ہو تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔ **مسئلہ** فاسق معلن جیسے شرابی۔ جواری۔ زناکار۔ سود خوار۔ چغل خور وغیرہ کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ **مسئلہ** دہقانی۔ اندھے۔ ولدالزنا۔ امرد۔ کوڑھی۔ فالج کی بیماری والے۔ برص والے کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور یہ کراہت اس وقت ہے جبکہ جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو اصلاً کراہت نہیں۔ اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے اور جس کو کم سوجھتا ہے وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ **مسئلہ** عورت۔ خنثیٰ۔ نابالغ لڑکے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کرسکتا۔ یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں۔ اور مرد بالغ ان سب کا امام ہو سکتا ہے۔ مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امامت عورت کی نیت کرے۔ سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامت عورت کی نیت نہ کی اقتدا کرسکتی ہے اور عورت و خنثیٰ عورت کے امام ہو سکتے ہیں مگر عورت کو مطلق امام ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ فرائض ہوں یا نوافل پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور خنثیٰ امام کے لئے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔ اور خنثیٰ خنثیٰ کا بھی امام نہیں ہو سکتا جیسے کہ مرد کا نہیں ہو سکتا۔

فقہ میں اُمّی کس کو کہتے ہیں

جس کو کوئی آیت یاد نہ ہو۔ اس کو فقہ کی اصطلاح میں اُمّی کہتے ہیں اور جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں وہ بھی اُمّی کے حکم میں ہے۔

فقہ میں قاری کس کو کہتے ہیں

جو بقدر فرض صحیح قرآن پڑھ سکتا ہو ایسے شخص کو فقہ کی اصطلاح میں قاری کہتے ہیں **مسئلہ** قاری کی نماز اُمّی کے پیچھے نہیں ہو سکتی اور اُمّی کی قاری کے پیچھے ہو سکتی ہے۔ اور اگر اُمّی نے اُمّی اور قاری کی امامت کی تو کسی کی نماز نہ ہوگی نہ اُمّی کی نہ قاری کی۔ **مسئلہ** اُمّی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کرے۔ ورنہ عنداللہ معذور نہیں۔

اور جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ حروف کی تصحیح میں

نہ ہو تو نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوگی۔ اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو مقتدی کے
نفل ہو جائیں گے مگر یہ ایسے نفل ہیں کہ توڑ دینے سے قضا واجب نہیں ہوتی۔ مسئلہ جس نے وضو کیا
ہے وہ تیمم والے کی اور پاؤں دھونے والا موزے پر مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کا دھونے والا
پٹی پر مسح کرنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ مسئلہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت
کی اقتدا کر سکتا ہے۔ اگرچہ اس کا کب حد رکوع کو پہنچ ہو اور جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا
پاؤں زمین پر نہیں ٹکتا۔ وہ اوروں کی امامت کر سکتا ہے۔ مگر اس کے بجائے دوسرا شخص افضل ہے
مسئلہ نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے اگرچہ فرض پڑھنے والا پچھلی رکعتوں میں
قرأت نہ کرے۔

امام پر لازم ہے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی
امامت صحیح نہ ہو تو اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے۔ جہاں تک ممکن ہو
خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے یا خط کے ذریعے سے۔ مقتدیوں پر لازم ہے کہ اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں
مسئلہ امام نے نماز کا فاسد ہونا بتایا تو بہتری کے بارے میں اس کا قول معتبر مانا جائے گا اور جو لوگ
اس کے پیچھے پڑھیں ان کا اعادہ نہیں ہاں اگر وہ بتائے مثلاً مرتد ہو گیا مگر چند برس سے
کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہو گیا تو معتبر نہ ہوگا۔

مقتدی کی چار قسمیں ہیں

اول۔ مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے التحیات تک امام کے ساتھ [illegible]
پڑھی اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو۔ دوم لاحق وہ ہے جس نے
امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں خواہ
عذر سے فوت ہوں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجدہ کرنے نہ پایا یا بلا عذر فوت ہوں جیسے
امام سے پہلے رکوع و سجدہ کر لیا مگر اس کا اعادہ بھی نہ کیا [illegible]
[illegible]
[illegible] چہارم لاحق

پانچ چیزیں امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے

پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔ تکبیراتِ[۱] عیدین۔ قعدۂ اولیٰ[۲]۔ سجدۂ تلاوت[۳]۔ سجدۂ سہو[۴]۔ قنوت[۵] جبکہ مقتدی کو رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔ لیکن امام نے اگر قعدۂ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں امام کی متابعت نہ کرے۔ بلکہ اُسے بتائے تاکہ وہ واپس آجائے۔ اگر واپس آگیا تو فبہا اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی۔ بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

چار چیزوں میں مقتدی امام کا ساتھ نہ دے

نماز میں[۱] کوئی زائد سجدہ کیا۔ تکبیراتِ[۲] عیدین میں اقوالِ صحابہ پر زیادتی کی۔ جنازہ[۳] میں پانچ تکبیریں کہیں۔ پانچویں[۴] رکعت کے لئے بھول کر کھڑا ہو گیا پھر اس صورت میں قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے۔ اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیرے اور اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔

وہ نو چیزیں کہ امام ترک کرے تو مقتدی بجا لائیں

تکبیر تحریمہ میں ہاتھ[۱] اٹھانا۔ ثنا[۲] پڑھنا جبکہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ آہستہ پڑھتا ہو۔ رکوع[۳]۔ سجود[۴] کی تکبیرات و تسبیحات[۵]۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ[۶] کہنا۔ تشہد[۷] پڑھنا۔ سلام[۸] پھیرنا۔ تکبیراتِ[۹] تشریق جو نویں ذی الحجہ کی نماز صبح سے تیرہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد کہی جاتی ہیں۔

شمارِ رکعت میں امام و مقتدی کا اختلاف

امام و مقتدیوں میں اختلاف ہوا مقتدی کہتے ہیں تین پڑھیں امام کہتا ہے چار پڑھیں تو اگر امام کو یقین ہو اعادہ نہ کرے ورنہ کرے۔ اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جس طرف ہے اس کا قول لیا جائے گا۔ ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا، اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے وہ اعادہ کرے۔ اگر امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک

شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے۔ تو امام و قوم اعادہ کریں۔ اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں
اگر ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے۔ تو اگر وقت باقی ہے اعادہ کریں۔
ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو بہر حال اعادہ ہے۔

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد سلام سے پہلے تو وضو کر کے جہاں سے چھوڑی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے اس کو **بنا** کہتے ہیں مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے **استیناف** کہتے ہیں۔ **مسئلہ** جس رکن میں حدث واقع ہو جیسے رکوع و سجدہ وغیرہ تو بنا کی صورت میں اس کا اعادہ کرنا ہوگا۔

بنا کی تیرہ[۱۳] شرطیں

اگر ان میں سے ایک شرط بھی معدوم ہو بنا جائز نہیں (۱) حدث موجب وضو ہو۔ **مسئلہ** پس اگر موجب غسل ہے تو بنا جائز نہیں۔ جیسے نظر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی۔ سرے سے پڑھنا ضروری ہے (۲) حدث کا وجود نادر نہ ہو۔ **مسئلہ** اگر نادر ہے جیسے بیہوشی جنون وغیرہ تو بنا نہیں کر سکتا (۳) وہ حدث سماوی ہو یعنی وہ اور اس کا سبب بندے کے اختیار سے نہ ہو۔ **مسئلہ** اگر وہ حدث سماوی نہیں۔ خواہ اس مصلی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا۔ یا پھوڑا یا دبا دی جس سے مواد بہا خواہ دوسرے کی طرف سے ہو جیسے کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبا دی اور خون بہہ گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا وہ پتھر خود بخود گرا یا کسی کے چلنے سے تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کر سکتا۔ (۴) وہ حدث اس کے بدن سے ہو۔ **مسئلہ** اگر اس کے بدن سے نہیں جیسے کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا۔ تو اسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا۔ (۵) اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو۔ **مسئلہ** اگر کیا جیسے رکوع یا سجدے میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکوع یا سجدہ سر اٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سجدے سے اللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے اٹھا تو بنا نہیں کر سکتا۔ (۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن

ٹھہرا ہو۔ مسئلہ اگر ٹھہرا ہو جیسے کپڑا ناپاک ہوگیا اور اسی حالت میں بقدر ایک رکن ادا کرنے کے توقف کیا تو نماز فاسد ہوگئی بنا نہیں کرسکتا (۷) نہ چلنے میں کوئی رکن ادا کیا ہو مسئلہ جیسے وضو کے لئے جانے میں یا وہاں سے واپسی میں قرأت کی تو بنا نہیں ہوسکتی (۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اُسے اجازت نہ تھی نہ کیا ہو مسئلہ جیسے حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے اُسے چھوڑ کر دور جگہ گیا تو بنا نہیں کرسکتا یونہی بعد حدث کلام کیا یا کھایا یا پیا تو بنا نہیں ہوسکتی (۹) کوئی ایسا فعل کیا جو جس کی اجازت تھی تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو مسئلہ وضو کے لئے کنویں سے پانی بھرنا پڑا تو بنا ہوسکتی ہے اور بغیر ضرورت ہو تو نہیں مسئلہ وضو کرنے میں بلا ضرورت ستر کھولا جیسے عورت نے وضو کے لئے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھول دیں تو نماز فاسد ہوگئی اس پر بنا نہیں کرسکتی (۱۰) حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو مسئلہ جیسے موزے پر مسح کیا تھا پھر نماز میں حدث ہوا وضو کے لئے گیا اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پٹی پر مسح کیا تھا۔ نماز میں حدث کے بعد زخم اچھا ہوکر پٹی کھل گئی تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کرسکتا (۱۱) حدث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو مسئلہ جیسے صاحب ترتیب ظہر کی نماز میں تھا اسے گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی۔ نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹ ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے تو نماز فاسد ہوگئی بنا نہیں کرسکتا۔ (۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے دوسری جگہ ادا نہ کی ہو مسئلہ جیسے مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے اور اگر امام کے فارغ ہونے سے پہلے دوسری جگہ ادا کی تو بنا جائز نہیں۔ اسی طرح امام کو حدث لاحق ہوا اور کسی شخص کو خلیفہ بنا کر وضو کرنے چلا گیا اور وضو سے فارغ ہوگیا لیکن وہ خلیفہ ابھی تک نماز سے فارغ نہیں ہوا تو اس پر واجب ہے کہ لوٹ کر اس خلیفہ کے پیچھے نماز پوری کرے اگر نہ لوٹا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی اس پر بنا کرنا درست نہ ہوگا (۱۳) امام نے ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو جو لائق امامت نہیں مسئلہ جیسے امام کو حدث لاحق ہوا اور اس نے کسی امی کو خلیفہ بنایا تو امام کی بھی نماز فاسد ہوگئی اور قوم کی بھی نہ امام بنا کرسکتا ہے نہ قوم۔

نماز میں خلیفہ بنانے کا اسلامی طریقہ

نماز میں امام کو حدث ہو تو ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں دوسرے کو باقی نماز کے ادا کرنے

میں خلیفہ کر سکتا ہے۔ اس کو فقہائے کرام کی اصطلاح میں استخلاف کہتے ہیں۔ یہ استخلاف نماز جنازہ میں بھی ہو سکتا ہے۔ **مسئلہ** جس موقع پر بنا جائز ہے وہاں استخلاف صحیح ہے اور جہاں بنا صحیح نہیں استخلاف بھی صحیح نہیں۔ **مسئلہ** جو شخص اس محدث کا امام ہو سکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ **مسئلہ** جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کر کے (کہ نکسیر گمان کریں) پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے۔ اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے۔ خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔ **مسئلہ** میدان میں نماز ہو رہی ہے تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا استخلاف ہو سکتا ہے۔ **مسئلہ** مکان اور چھوٹی عید گاہ مسجد کے حکم میں ہے۔ بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عید گاہ میدان کے حکم میں ہے۔ **مسئلہ** امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم میں سے کسی نے بنا دیا۔ یا خود ہی امام کی جگہ بہ نیت امامت کر کے کھڑا ہو گیا۔ تو یہ خلیفہ امام ہو جائے گا۔ اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہوگا جب تک نیت امامت نہ کرے۔ **مسئلہ** امام کے لئے اولیٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہئے کہ قبول نہ کرے اور قبول کر لیا تو ہو جائے گا۔ **مسئلہ** اگر مسبوق کو خلیفہ بنا دیا۔ تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے مسبوق وہیں سے شروع کرے۔ اور یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کتنی نماز باقی ہے۔ لہٰذا امام اُسے اشارے سے بتا دے۔ مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے دو ہوں تو دو سے۔ رکوع کرنا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے۔ اور سجدے کے لئے پیشانی پر۔ قرأت کے لئے منہ پر۔ سجدۂ تلاوت کے لئے پیشانی اور زبان پر اور سجدۂ سہو کے لئے سینے پر رکھے اور اگر اس مسبوق کو معلوم ہو تو اشارے کی کچھ حاجت نہیں۔

مسئلہ چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا ہو تو اسے خلیفہ کیا اور اُسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی اور کیا باقی ہے تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔ **مسئلہ** مسبوق کو خلیفہ کیا تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لئے کسی مدرک کو مقدم کرے کہ وہ سلام پھیرے۔ **مسئلہ** لاحق کو خلیفہ بنایا تو اُسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کر دے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں۔ یہاں تک کہ جو اس کے ذمہ ہے اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے۔ اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی تو جب سلام کا موقع آئے تو کسی کو سلام پھیرنے

کے لئے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پوری کرے **مسئلہ** امام نے ایک کو خلیفہ بنایا۔ اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** اگر شدت سے پیخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا تو استخلاف جائز نہیں، یوہیں اگر پیٹ میں شدید درد ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا۔ تو بیٹھ کر پڑھے استخلاف جائز نہیں **مسئلہ** امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہو گیا تو اس کو واجب ہے کہ واپس آئے۔ اور نماز کو خلیفہ کے پیچھے پوری کرے۔ اور اگر خلیفہ پوری کر چکا ہے تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا موضع اقتدا میں آئے۔ یوہیں منفرد کو اختیار ہے۔

نماز با جماعت کے اسلامی خصوصیات

حدیث رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز با جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے۔ **حدیث** رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کامل وضو کیا پھر نماز فرض کے لئے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1]

محبوب خدا پر ارضی و سماوی ہر چیز کا انکشاف

حدیث حضرت انیس محبوب کبریا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلی فرماتے ہوئے دیکھا۔ اس نے فرمایا اے محمد میں نے عرض کی لبیک وسعدیک حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ اس نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ملائکہ مقربین کس بات میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ مجھ کو علم نہیں۔ رب تبارک وتعالیٰ نے اپنے دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا۔ یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک مجھے اپنے سینے میں محسوس ہوئی تو اس فیض ربانی سے مجھ کو سارے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم حاصل ہو گیا۔ پھر رب نے فرمایا اے محمد جانتے ہو کہ ملائکہ مقربین کس بات میں بحث کرتے ہیں

---

[1] [illegible] شرح العقیدہ [illegible]
[illegible]

میں نے عرض کی ہاں درجات کے بارے میں اور کفارات کے بارے میں اور جماعتوں کی طرف چلنے کے بارے میں اور اس امر میں کہ جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے اُس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ رب نے فرمایا اے محمد میں نے عرض کی لبیک وسعدیک فرمایا جب نماز پڑھو تو یہ دعا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیکیوں کے کرنے کی توفیق کا اور برائیوں کے چھوڑنے کی توفیق کا۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مسکینوں کی محبت میرے قلب میں ڈال دے۔ اور جب تو ارادہ فرمائے کہ بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر اپنی طرف اٹھا لیجیو۔ **فرمایا** اور درجات (جن کے بارے میں فرشتے گفتگو کر رہے تھے) یہ ہیں سلام عام کرنا یعنی ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور کھانا کھلانا یعنی بھوکوں کو مسکینوں کو مہمانوں وغیرہ کو۔ اور رات میں نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں (یہ وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ درجات بلند فرماتا ہے)

جماعت کے بعد جماعت

حدیث[۱] ترمذی شریف میں جلیل القدر صحابی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے۔ اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز با جماعت پڑھ چکے تھے **فرمایا**: ہے کوئی کہ اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے تاکہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے۔ ایک صاحب (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

حدیث[۲]۔ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فلاں حاضر ہے لوگوں نے عرض کی نہیں۔ پھر فرمایا فلاں حاضر ہے۔ لوگوں نے عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا یہ دونوں نمازیں (فجر و عشاء) منافقین پر بہت گراں ہیں اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بیشک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے۔ مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک محبوب ہیں

صفوں کا اسلامی امتیاز

حدیث: ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر۔ فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی، اور دوسری پر۔ فرمایا، اور دوسری پر بھی۔ پھر فرمایا صفوں کو برابر کرو، اور مونڈھوں کو مقابل کرو، اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو، کہ شیطان بھیڑ کے بچہ کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔

حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرما لیا کہ اب ہم سمجھ گئے۔ پھر ایک دن تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کے بندو صفیں برابر کرو، ورنہ تمہارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کمتر پچھلی۔ اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کمتر پہلی۔

عورت کا نماز پڑھنا کہاں بہتر ہے

حدیث: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر یعنی زیادہ سے زیادہ پردہ عورت کے حق میں بہتر ہے۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ خلیفۂ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے، اور جب کوئی عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے تو ایسی اور ایسی ہے (یعنی زانیہ ہے)

جماعت کے مسائل

مسئلہ: عاقل، بالغ، حر، قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے۔ اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود الشہادۃ ہے اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

ہوئے **مسئلہ** جمعہ وعیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ جس کے معنی یہ ہیں کہ محلہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کرلی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی۔ وتر رمضان کے وتر میں جماعت مستحب ہے نوافل اور غیر رمضان کے وتر میں جماعت کرنا اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ **تداعی** کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تداعی کے ساتھ مکروہ ہے۔ **مسئلہ** اگر وضو میں تین تین بار اعضا دھونے سے تو رکعت جاتی رہے گی تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار[1] نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے۔ اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔ **مسئلہ** مسجد محلہ میں جس کے لئے امام مقرر ہو۔ محلے کے امام نے اذان واقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان واقامت کے ساتھ ہیئت اولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر بے اذان دوسری جماعت ہوئی تو حرج نہیں جبکہ محراب سے ہٹ کر دوسری جماعت کا امام کھڑا ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت دوسری جماعت نہ ہوگی۔ ہیئت بدلنے کے لئے امام کی محراب سے دہنے بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے۔ شارع عام کی مسجد میں لوگ جوق در جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں اس میں اگرچہ اذان واقامت کے ساتھ دوسری جماعت قائم کی جائے کوئی حرج نہیں بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان واقامت سے جماعت قائم کرے۔ یوہیں اسٹیشن وسرائے کی مسجدوں کا حکم ہے

جماعت ترک کرنے کے اسلامی عذر

مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔ اپاہج جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔ جس پر فالج گرا ہو۔ اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔ اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔ سخت بارش۔ اور شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔ سخت سردی۔ سخت تاریکی۔ آندھی۔ مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ۔ قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگدست ہے۔ ظالم کا خوف۔ پاخانہ پیشاب ریاح کی حاجت شدیدہ ہے۔ کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔ قافلہ چلا جانے کا اندیشہ

---

[1] وضو میں جو فرض ہیں ان کو کامل طریق پر دو دو مرتبہ کے دھونے سے ہوسکے تو بہتر ورنہ چہرے کی حد اور کہنیوں ٹخنوں کے دھوئے جانے کی جگہ اگر دس مرتبہ کے دھونے سے صحیح دُھلتے ہیں تو دس بار دھوئے ورنہ وضو نہ ہوا تو نماز اور جماعت کب رہی۔

ہے۔ مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی۔ اور گھبرائے گا یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عذر ہیں **مسئلہ** عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھیاں یونہیں وعظ کی مجالس میں بھی جانا ناجائز ہے۔ بشرطیکہ پردہ کا انتظام نہ ہو۔

مقتدی کہاں کھڑا ہو

اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو۔ امام کی برابر داہنی جانب کھڑا ہو بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔ اور دو سے زائد کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے **مسئلہ** امام کے برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کے پاؤں کا گٹا امام کے گٹے سے آگے نہ ہو۔ سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں پس اگر امام کے برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہٰذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے مگر پاؤں کا گٹا گٹے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں یونہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں بشرطیکہ گٹا آگے نہ ہو **مسئلہ** اگر امام اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو گٹے کی برابری معتبر نہیں بلکہ اس صورت میں شرط یہ ہے کہ مقتدی کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگرچہ مقتدی کا گٹا امام سے آگے نہ ہو خواہ اس صورت میں امام رکوع یا سجود سے نماز پڑھتا ہو یا اشارے سے بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلے کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو اس صورت میں سر کی برابری بھی نہ کی جائے گی بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو **مسئلہ** مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو برابری میں اسی قدم کے گٹے کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہوا مگر ایک کا گٹا برابر ہے اور ایک کا پیچھے تو نماز صحیح ہے اور اگر ایک برابر ہے اور ایک آگے تو نماز صحیح نہ ہوگی **مسئلہ** ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے کے کھینچنے سے تکبیر کے بعد یا پہلے۔ یہ سب صورتیں جائز ہیں جو ہو سکے کرے مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے۔ اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا مگر اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر حکم شرع بجا لانے کے لئے ہٹا تو کچھ حرج نہیں۔

صفوں کی ترتیب کا اسلامی طریقہ

مرد اور بچے خنثیٰ اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثیٰ کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ **مسئلہ** مردوں کی پہلی صف جو امام سے قریب ہے دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذا القیاس مگر پہلی صف کا افضل ہونا غیر نماز جنازہ میں ہے اور نماز جنازہ میں آخر صف افضل ہے۔ **مسئلہ** پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو۔ اس کے لئے حدیث میں فرمایا کہ جو صف میں کشادگی دیکھ کر راستہ بند کر دے اس کی مغفرت ہو جائے گی **لیکن** یہ حکم وہاں ہے جہاں فتنہ وفساد کا احتمال نہ ہو۔ **مسئلہ** امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

عورت کی محاذات سے نماز فاسد ہو جانے کے شرائط

عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی اس کے لئے چند شرطیں ہیں۔ (۱) عورت مشتہاۃ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے اگرچہ نابالغہ ہو اور مشتہاۃ میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی جبکہ اس کا جثہ اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلے میں مشتہاۃ ہے۔ یہ عورت اگر مرد کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی (۲) کوئی چیز انگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک آدمی کھڑا ہو سکے نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو سے محاذی ہو (۳) رکوع وسجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو پس اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (۴) وہ نماز دونوں میں تحریمہ مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی یا دونوں نے کسی امام کی اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو پس اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی۔ البتہ مکروہ ہوگی۔ (۵) وہ نماز ادا میں مشترک ہو کہ ان میں مرد عورت کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے نہ حقیقۃً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ میں پڑھی اور جہت بدلی تو نماز ہو جائے گی (۷) عورت عاقلہ ہو مجنونہ کی محاذات میں نماز

فاسد نہ ہوگی (۸) امام نے امامت زنان کی نیت کرلی ہو اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر امامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں۔ (۱۱) مرد مجنون نہ ہو **مسئلہ** مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آکر برابر کھڑی ہوگئی اور اس نے امامت عورت کی نیت بھی کرلی ہے مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا لیکن وہ نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی۔ مرد کی نہیں۔ یوہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا پھر بھی نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی مقتدی کی نہیں **مسئلہ** خنثیٰ مشکل کی محاذات مفسد نہیں۔ اسی طرح امرد خوبصورت مشتہی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔

مسجد کے اسلامی خصوصیات

اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا۔ اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی پنج وقتہ جماعت میں شریک ہوتے تھے۔ اُن سے کہا گیا کاش تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ۔ جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا دو پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سب جمع کر کے تجھے عطا فرما دیا۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں۔ یہ خبر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی (اُن کو مخاطب کر کے فرمایا) مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اُٹھ آنا چاہتے ہو۔ عرض کی ہاں یارسول اللہ ارادہ تو ہے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جائیں گے۔ یہ کلمہ دوبار فرمایا بنی سلمہ کہتے ہیں۔ اسی واسطے ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔

قیامت کے دن سات شخص اللہ کے سائے میں رہیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات اشخاص ہیں جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا اُس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ **امام عادل۔ اور** وہ جوان جس کی نشوونما اللہ عزوجل کی عبادت میں ہوئی۔ **اور** وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے۔ **اور** وہ دو شخص کہ باہم اللہ کے لئے دوستی رکھتے ہیں۔ اسی پر جمع

ہوئے اور اسی پر متفرق ہوئے۔ اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحبِ منصب و حسن نے بلایا اُس نے کہہ دیا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا۔ اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا۔ اور آنکھوں سے آنسو بہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایمان پر گواہ ہو جاؤ۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔ نیز فرمایا جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔ نیز فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں دُنیا کی باتیں ہوں گی تم اُن کے ساتھ نہ بیٹھنا کیونکہ خدا کو اُن سے کچھ کام نہیں۔ نیز فرمایا مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور وہاں پر شرعی سزائیں قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔

سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں مسجد میں سو رہا تھا۔ ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی تو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں فرمایا جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ جو مسجد میں آواز بلند گفتگو کر رہے تھے۔ میں لے آیا ان دونوں کو حاضر کیا۔ ان دونوں سے فرمایا تم کس قبیلے کے ہو کہاں کے رہنے والے ہو۔ انہوں نے عرض کی ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فرمایا اگر تم اہلِ مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا کیونکہ وہاں کے لوگ آدابِ مسجد سے واقف تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔

مسجد کے اسلامی احکام

قبلے کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ یونہی قرآن شریف اور کتبِ شرعیہ کی طرف بھی پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کتابیں اونچے پر ہوں کہ پاؤں کی محاذات ان کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں۔ یا بہت دُور ہوں تو کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا نہ کہا جائے۔ **مسئلہ** نابالغ کا پاؤں قبلہ رخ کر کے لٹا دینا یہ بھی مکروہ ہے اور کراہت اس لٹانے والے پر ہوگی۔ **مسئلہ** مسجد کی چھت پر وطی و بول و براز حرام ہے۔ یونہی جنب حیض و نفاس والی عورت کو اس پر جانا حرام ہے کیونکہ چھت بھی مسجد کے حکم میں ہے اور مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ۔ جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں۔ ان کو اس کا خیال کرنا چاہئے کہ اگر

نجاست لگی ہو، تو صاف کریں۔ اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا بے ادبی ہے۔ **مسئلہ** مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں اور جس بچھونے یا مصلّے پر اسمائے الٰہی لکھی ہوں اس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملکیت سے اسے جدا کردے کیونکہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان لہٰذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس کے اوپر کوئی چیز نہ ہو۔

اشعار لکھے دسترخوان کا اسلامی حکم

بعض دسترخوانوں پر اشعار چھاپ دیتے ہیں ان کا بچھانا اور اُن پر کھانا شرعاً ممنوع ہے۔ آج کل کثرت سے لوگ اس میں گرفتار ہیں اُن کو اس چیز سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ **مسئلہ** مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے ادبی ہو۔ **مسئلہ** مسجد میں کنواں نہیں کھودا جا سکتا، اور اگر قبل مسجد وہ کنواں تھا اور اب مسجد میں آگیا تو باقی رکھا جائے گا۔

مسجد میں سوال کرنا

مسجد میں سوال کرنا حرام ہے۔ اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے۔ مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔ حدیث میں ہے جب دیکھو کہ کوئی گمی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے۔ تو کہو خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے، کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنیں (یعنی یہ چیز آدابِ مسجد کے خلاف ہے) **مسئلہ** مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے البتہ اگر وہ شعر حمد و نعت و منقبت و وعظ اور حکمت کا ہو تو جائز ہے۔

مسجد میں کھانا پینا کس کو جائز ہے

مسجد میں کھانا، پینا، سونا، معتکف کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ لہٰذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں جائے کچھ ذکر الٰہی کے بعد کھا پی سکتا ہے۔ **مسئلہ** مسجد میں کچّا لہسن پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو کیونکہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اس لئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے جس سے آدمی کو ہوتی ہے یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو جیسے گندنا، مولی، مٹی کا تیل۔ وہ دیاسلائی جس کے رگڑنے میں بو آتی ہے۔ ریاح خارج کرنا جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو، یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی دوا بدبودار لگائی ہو، تو جب تک بو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔

مسجد کو چوپال نہ بنایئے

مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں۔ نہ آواز بلند کرنا جائز۔ حدیث میں ہے کہ مسجد میں مباح باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے لکڑیوں کو آگ کھا جاتی ہے۔ افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے یہاں تک کہ بعضوں کو مسجد میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ مسجد میں آنے کے بعد بجائے ذکرِ الٰہی کے دنیوی باتیں کرتے ہیں۔ مقدمات کا ذکر۔ وکیلوں کی بحث کا تذکرہ۔ گواہوں کی گواہی کا بیان وغیرہ وغیرہ خرافات میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے۔ آمین **مسئلہ** تنخواہ دار معلم کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں۔ اور اگر تنخواہ دار نہ ہو تو اجازت ہے **مسئلہ** مسجد کا چراغ گھر لے جانا جائز نہیں اور مسجد میں تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں۔ اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر واقف نے شرط کر دی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں۔ گرچہ شب بھر کی ہو۔

مسجد میں امام کے تقرر اور دیگر امور کا حق کس کو ہے

جس نے مسجد بنوائی تو مرمت۔ لوٹے۔ چٹائی۔ چراغ۔ بتی وغیرہ کا حق اسی کو ہے اور اذان و اقامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے۔ ورنہ اس کی رائے سے ہو۔ یونہی اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبے والے غیروں سے اولیٰ ہیں **مسئلہ** بانیٔ مسجد نے ایک کو امام و مؤذن مقرر کیا اور اہلِ محلہ نے دوسرے کو تو اگر وہ افضل ہے جسے اہلِ محلہ نے پسند کیا ہے تو وہی بہتر ہے ورنہ اگر برابر ہوں تو جسے بانی نے پسند کیا ہے وہ ہوگا۔

مسجدوں کے مراتب

سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے۔ پھر مسجد نبوی۔ پھر مسجد قدس پھر مسجد قبا پھر اور جامع مسجدیں پھر مسجد محلہ پھر شارع عام کی مسجد **مسئلہ** مسجد محلہ میں نماز پڑھنا۔ اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے۔ اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو بلکہ اگر محلہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے نماز پڑھے۔ یہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے **مسئلہ** جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے جس کا امام زیادہ علم و صلاح والا ہو اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قریب ہو **مسئلہ** مسجد محلہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس کے پیچھے[1] نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو

---

[1] شاتمِ رسول ہو یا گستاخ ہو یوں کہ مسلمان جان کر اس کی تعظیم کرتے ہو۔

اس امام کو معزول کردے۔ **مسئلہ** اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا مگر منافق۔ لیکن اس حکم سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو کسی کام کے لئے گیا اور جماعت قائم ہونے سے پہلے واپسی کا ارادہ رکھتا ہے۔ یوں ہی جو شخص دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو تو اسے چلا جانا چاہیئے۔ **مسئلہ** اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے مگر ظہر و عشاء میں اقامت ہوگئی ہو تو نہ جائے نفل کی نیت سے شریک ہونے کا حکم ہے۔ اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے تو باہر نکل جانا واجب ہے۔

نماز عصر کا وقت

وقت ظہر ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور آفتاب ڈوبنے تک رہتا ہے لیکن وقت عصر دو قسم پر ہے۔ کامل اور ناقص وقت ظہر ختم ہونے کے بعد سے غروب میں بیس منٹ رہ جانے تک وقت کامل ہے۔ پھر غروب تک وقت ناقص ہے جس کو مکروہ بھی کہتے ہیں۔

ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ۲ گھنٹے چھ ۶ منٹ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ ۲۴ اکتوبر سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ چھتیس منٹ پھر کم نومبر سے ۱۸ فروری تک تقریباً ایک گھنٹہ پینتیس منٹ سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے۔ ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا۔ پھر ۱۹ فروری سے ختم ماہ تک ایک گھنٹہ چھتیس منٹ پھر مارچ کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ سینتیس منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ اڑتیس منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ انتالیس منٹ پھر ۲۱ مارچ سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ اکتالیس منٹ پھر اپریل کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ تینتالیس منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ اڑتالیس منٹ پھر ۲۰ اپریل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ پچاس منٹ پھر مئی کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ترپن منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ چھپن منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ اٹھاون منٹ پھر ۲۲ مئی سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ پھر جون کے پہلے ہفتہ میں ۲ گھنٹے تین منٹ ہفتہ دوم میں دو گھنٹے چار منٹ ہفتہ سوم میں ۲ گھنٹے پانچ منٹ پھر ۲۲ جون سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ۶ منٹ پھر جولائی کے ہفتہ اول میں ۲ گھنٹے پانچ منٹ۔ دوسرے ہفتے میں دو گھنٹے چار منٹ تیسرے ہفتے میں دو گھنٹے دو منٹ۔ پھر ۲۲ جولائی کو دو گھنٹے ایک منٹ۔ اس کے بعد سے آخر ماہ تک دو گھنٹے۔ پھر اگست کے پہلے ہفتے میں ایک گھنٹہ [illegible] منٹ

لہ امام اگر بدعقیدہ ہے تب جماعت ہونے سے پہلے جا سکتا ہے یا اپنی نماز تنہا پڑھ سکتا ہے۔

دوسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ چھبیس منٹ تیسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ اکیاون منٹ پھر ۲۳ و ۲۴ اگست کو ایک گھنٹہ پچاس منٹ پھر اس کے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ اڑتالیس منٹ پھر ہفتہ اول ستمبر میں ایک گھنٹہ چھیالیس منٹ۔ دوسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ چوالیس منٹ پھر تیسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ بیالیس منٹ، پھر ۲۳ و ۲۴ ستمبر میں ایک گھنٹہ اکتالیس منٹ پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹہ چالیس منٹ پھر ہفتۂ اول اکتوبر میں ایک گھنٹہ انتالیس منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ اڑتیس منٹ ہفتۂ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹہ سینتیس منٹ غروب آفتاب سے پیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ **مسئلہ** عصر کی نماز میں ابر کے دن تعجیل مستحب ہے ورنہ ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ قرص آفتاب میں زردی آجائے۔ تجربے سے ثابت ہو کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں تو اسی قدر وقت کراہت ہے۔ یونہی بعد طلوع ۲۰ منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ **مسئلہ** تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں پچھلے حصے میں ادا کریں۔ **مسئلہ** عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا تو اس میں کراہت نہیں۔

عصر کی نماز و سنتیں پڑھنے والے کے لئے دعائے رسول

عصر میں آٹھ رکعتیں ہیں۔ پہلے چار رکعتیں سنت غیر مؤکدہ پھر چار فرض۔ **حدیث** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔ **حدیث** حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے اللہ تعالیٰ

محبوب خدا کی محبت و تعظیم نماز سے زیادہ اہم ہے

فرائض میں زیادہ اہم ارکان اربعہ ہیں یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور ان چاروں میں سب سے زیادہ اہم نماز ہے۔ اور نمازوں میں سب سے زیادہ اہم نماز عصر ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ۔ یعنی تمام نمازوں کی پابندی کرو خصوصاً نماز عصر کی۔ لیکن محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و محبت نماز عصر سے بھی زیادہ اہم ہے جیسا کہ [illegible] واقعہ سے ثابت ہوتی ہے [illegible] بیٹھے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اور امیر المومنین نے ابھی نمازِ عصر نہ پڑھی تھی جب وقت تنگ ہونے پر آیا تو باین خیال مضطرب ہوئے۔ کہ اگر اُٹھتا ہوں تو محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خوابِ راحت میں خلل آتا ہے اور اگر بیٹھا رہتا ہوں تو نمازِ عصر جاتی رہے گی (جو تمام نمازوں سے زیادہ اہم ہے) بالآخر تعظیم و محبت کا پلہ غالب آیا۔ اور شیرِ خدا نے حضور پُرنور کے جگا دینے پر نماز جانے کو گوارا کیا۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اب غروبِ آفتاب کے بعد محبوبِ خدا کی چشمِ حق بین کھلی۔ مولیٰ علی کو مضطرب پایا سبب دریافت کیا تو عرض کی۔ یا رسول اللہ میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے دستِ مشکل کشائی بلند فرمائے۔ اور اپنے ربِ عزوجل سے عرض کی کہ الٰہی علی تیرے رسول کی خدمت میں تھا۔ پھر آفتاب کو حکم دیا کہ پلٹ آئے فوراً ڈوبا ہوا آفتاب افقِ غربی سے کھنچا ہوا چلا آیا۔

ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی طلعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

وقتِ عصر ہو گیا امیر المومنین نے نماز ادا فرمائی۔ پھر ڈوب گیا۔ دیکھئے اگر خدمتِ رسول نماز سے اہم نہ ہوتی تو شیرِ خدا نماز کا قضا ہونا کبھی گوارا نہ فرماتے۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُن کو تنبیہ فرماتے کہ تم نے فرضِ الٰہی کو کیوں ترک کر دیا۔ جب دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے۔ تو ہمیں جگا دیتے اور نماز پڑھ لیتے۔ لیکن نہ مولیٰ علی نے جگایا نہ حضورِ اقدس نے نہ جگانے پر تنبیہ فرمائی۔ تو معلوم ہوا کہ مولیٰ علی جس کام میں مصروف تھے۔ یعنی خدمتِ رسول وہ نماز سے اہم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو پسند فرمایا۔ اُسی واسطے اُن کو یہ امتیاز عطا فرمایا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو نماز ادا کرنے کے لئے اُن کی خاطر لوٹا دیا۔

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز وہ بھی نمازِ عصر جو اعلیٰ خطر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

وقتِ مغرب

غروبِ آفتاب سے غروبِ شفق تک ہے۔ شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے جو جانبِ مغرب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبحِ صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہوتا ہے۔ **فائدہ** ہر روز کی صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔ **مسئلہ** روزِ ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے۔ دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی ہے۔

نمازِ مغرب

نمازِ مغرب کی سات رکعتیں ہیں، پہلے تین فرض پھر دو سُنّت مؤکدہ پھر دو نفل، سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کے بعد دو رکعتیں (سُنّت) جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں نیز انہیں دو رکعت کے متعلق فرمایا جو شخص بعد نمازِ مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں (سُنّت) پڑھے اس کی نماز علیین میں اُٹھائی جاتی ہے۔

صلوٰۃِ اوابین

صلوٰۃ اوابین کی چھ رکعتیں ہیں۔ **حدیث** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے تو بارہ۱۲ برس کی عبادت کے برابر کی جائیں گی **مسئلہ** ان چھ رکعتوں میں اختیار ہے کہ سب ایک سلام سے پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔

وقتِ عشاء و وتر

غروب شفق سے طلوعِ فجر تک ہے **مسئلہ** اگرچہ عشاء و وتر کا وقت ایک ہے مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے اگر عشاء سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لئے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہوگئے۔

اُن شہروں کا حکم جہاں عشاء کا وقت نہیں آتا

جن شہروں میں عشاء کا وقت ہی نہ آئے اور شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے جیسے بلغاریہ لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشاء کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سکنڈوں اور منٹوں کے لئے ہوتا ہے۔ تو وہاں والوں کو چاہئے کہ اُن دنوں کے عشاء و وتر کی قضا پڑھیں **مسئلہ** عشاء میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک مباح یعنی آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ لینے چاہئیں اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل جائے مکروہ ہے۔ اور ابر کے دن عشاء میں تعجیل مستحب ہے **مسئلہ** نمازِ عشاء سے پہلے سونا اور بعد نماز دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سب مکروہ ہے ضروری باتیں اور تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے، مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یونہی طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ذکر الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔

اوقاتِ مکروہہ

طلوع و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا یونہی سجدۂ تلاوت و سجدۂ سہو بھی البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی

تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر عصر میں اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے بیس منٹ تک ہے اور غروب سے مراد جب سے آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک ہے یہ وقت بھی بیس منٹ ہوتا ہے۔ نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی تک ہے جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک آج جو وقت ہے اس کے برابر برابر دو حصے کریں۔ پہلے حصے کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک نماز پڑھنا جائز نہیں **مسئلہ** جنازہ اگر اوقاتِ مکروہہ میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا **مسئلہ** ان اوقات میں آیتِ سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدے میں تاخیر کرے یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے۔ اور اگر وقت مکروہہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے **مسئلہ** ان اوقات میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔

۱۲ بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے

اور ان بارہ وقتوں میں سے چھٹے اور بارہویں وقت میں فرائض و واجبات اور نمازِ جنازہ و سجدۂ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔ (۱) طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک سوائے دو رکعت سنتِ فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں **مسئلہ** نمازِ فجر کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک اگرچہ وقت وسیع باقی ہو اگر سنتِ فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو تو جائز نہیں **مسئلہ** اگر کوئی شخص طلوعِ فجر سے پیشتر نماز نفل پڑھ رہا تھا ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو دوسری رکعت بھی پڑھ کر پوری کر لے۔ اور یہ دونوں سنتِ فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی اور ایک رکعت کے بعد طلوعِ فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کر لیں تو ان میں پچھلی دو رکعتیں سنتِ فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی (۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختمِ جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نمازِ فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدے میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنتِ فجر پڑھ کر شریکِ جماعت ہو اور اگر جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو جماعت جاتی رہے گی تو سنتوں کو چھوڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور جماعت چھوڑ کر سنتوں میں مشغول رہنا ناجائز اور گناہ ہے اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں (۳) نمازِ عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے (۴) غروبِ آفتاب سے

فرض مغرب ادا کرنے تک نفل نماز پڑھنا منع ہے (۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبۂ جمعہ کے لئے کھڑا ہو اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ جمعہ کی سُنتیں بھی (۶) عین خطبے کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبۂ عیدین یا کسوف و استسقا، یا حج و نکاح کا ہو ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی ناجائز ہے مگر صاحبِ ترتیب کے لئے خطبۂ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ مسئلہ جمعہ کی سُنتیں شروع کرنے کے بعد امام خطبے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھا تو چاروں رکعتیں پوری کرے۔ (۷) نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ و مسجد میں (۸) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے جبکہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے۔ گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں (۹) حج کے موقع پر عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سُنت مکروہ ہے (۱۰) حج کے موقع پر مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کئے جاتے ہیں فقط ان کے درمیان میں نفل و سُنت پڑھنا مکروہ ہے۔ بعد میں مکروہ نہیں (۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سُنت فجر و ظہر مکروہ ہے (۱۲) جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اُسے بے دفع کئے ہر نماز مکروہ ہے۔ مثلاً پاخانہ یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے لیکن جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے بعد میں پھیر لے۔ یونہی کھانا سامنے آگیا اور اس کی خواہش ہو تو نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ فجر و ظہر کے پورے وقت اوّل سے آخر تک بلا کراہت ہیں ان نمازوں کو اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھا جائے گا اصلاً کراہت نہ ہوگی۔

نماز عشاء کی سترہ رکعتیں ہیں پہلے چار سُنت غیر مؤکدہ پھر چار فرض پھر دو سُنت مؤکدہ پھر دو نفل پھر تین وتر واجب پھر دو نفل۔

نماز وتر

حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور پُر نور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ مسئلہ وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھی تو قضا واجب ہے [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible] مسئلہ [illegible]

[illegible]

اس کے مطابق ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں ان کا شکریہ تو یہ تھا کہ بندے کا کوئی قول اور کوئی فعل خدا اور رسول کے حکم کے خلاف نہ ہوتا لیکن حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوتاہی کی اور حقوق العباد تلف کیے دن میں سینکڑوں مرتبہ جھوٹ بولا غیبت کی اس کے باوجود رات کو نماز میں کھڑا ہو کر اپنے معبود حقیقی کو مخاطب کر کے یوں کہتا ہے۔ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے افسوس کہ جان بوجھ کر اپنے مولیٰ کو مخاطب کر کے بندہ جھوٹ بولنے کی جسارت کرتا ہے حالانکہ اس کے مولیٰ پر کوئی چیز مخفی نہیں پس معنی سمجھنے سے بندے کو اس چیز کا احساس ضرور ہوگا کہ میں بارگاہ الٰہی میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں میرا عمل اس کے مطابق نہیں۔ اور رفتہ رفتہ وہ اپنے اعمال کو اپنے قول کے مطابق کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس طریقہ سے نفس کی اصلاح ہو جائے گی۔

مسئلہ دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی ادا ہو یا قضا رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔

مسئلہ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور دعائے قنوت پڑھی اور سجدے میں چلا گیا رکوع نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر گنہگار ہوگا۔ اور اگر صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تھا لوٹے اور سورت و قنوت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے یونہی اگر الحمد بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی تو لوٹے اور الحمد و سورت و قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے سجدۂ سہو بھی ادا کرے۔ **مسئلہ** قنوت وتر میں مقتدی امام کی متابعت کرے۔ اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بغیر قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب تو رکوع کر دے ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اس میں دعا کی حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے بلکہ مسنون کوئی دعا جو قنوت کہی جا سکے پڑھ لے۔

مسئلہ بعض رکعتیں ... دوسری میں قنوت پڑھ دی تو تیسری میں پھر پڑھنے کی حاجت نہیں۔ **مسئلہ** مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے بعد کو نہ پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا تو بعد میں جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔ **اگر دعائے قنوت مشہور یاد نہ ہو** یا دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو یہ پڑھے۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

قنوتِ نازلہ پڑھنے کا اسلامی طریقہ

مسلمانوں پر کوئی حادثہ یا مصیبت نازل ہونے کے آیا صرف نمازِ فجر کی رکعتِ اخیرہ کے رکوع کے بعد قومہ میں یا رکوع سے پیشتر امام کا دعائے قنوتِ نازلہ پڑھنا اور اس میں دفعِ مصیبت، حفاظتِ مسلمین، ہلاکتِ اعداء کی دعائیں کرنا جائز ہے مگر خلافِ اولیٰ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر دعائیں کی جائیں۔

قنوتِ نازلہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صرف چند روز ایک ماہ یا اس سے کم پڑھی، پھر ترک فرما دی تھی۔ اس ترک کا باعث بعض صحابہ کرام کے خیالِ مبارک میں تو یہ ہے کہ ضرورت نہ رہی تھی اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ فرماتے ہیں کہ قنوتِ نازلہ منسوخ ہو گئی، اس لئے حضور نے ترک فرما دی تھی۔ الحاصل منسوخیت و عدمِ منسوخیت صحابہ کرام میں مختلف فیہ ہے۔ ائمہ دین حضرت امام اعظم اور ان کے صاحبین نے حضرات صحابہ کرام کے دونوں گروہوں کے اقوال و افعال پر نظر کر کے بعد تحقیق و تنقیح یہ نتیجہ اخذ فرمایا کہ قنوتِ نازلہ صرف نمازِ فجر میں جائز ہے مگر خلافِ اولیٰ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بعد نماز کے دعا کی جائے تاکہ خلافِ اولیٰ کا ارتکاب بھی نہ ہو اور مسلمان اختلاف و انتشار سے بھی محفوظ رہیں۔ فجر کے سوا یہ قنوت اور کسی نماز میں جائز نہیں۔ پس جو شخص سوائے فجر کے اور نمازوں میں قنوت پڑھے گا اس کی نماز قابلِ اعادہ ہوگی یعنی دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ **مسئلہ** بہتر یہ ہے کہ وتر کی پہلی رکعت میں سورت القدر اور دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص پڑھے اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لیا کرے۔ سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص کا ترجمہ اور ان کے فضائل بیان کئے جا چکے ہیں، یہاں صرف سورۃ قدر کا ترجمہ بیان کرتے ہیں۔

سورۃ القدر کا ترجمہ

اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تیس کلمے، ایک سو بارہ حروف ہیں [illegible]

اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے (اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے فرشتے اس کو سلام
اور اس کے حق میں دعا و استغفار کرتے ہیں) سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ شب قدر سلامتی ہے صبح
چمکنے تک (کہ اللہ تعالیٰ اس میں خیر ہی مقدر فرماتا ہے بخلاف دوسری راتوں کے اس میں برائی بھی مقدر
کی جاتی ہے)۔ شب قدر کے باقی حالات قدرے تفصیل کے ساتھ رمضان المبارک کی خصوصیات میں ملیں
گے جو ہماری کتاب (اسلامی مہینے) میں درج ہیں۔

دانت مضبوط رکھنے کا اسلامی طریقہ

دانتوں کے مضبوط رہنے اور تمام عمر قائم رکھنے کے لئے مشائخ کرام سے ایک عمل منقول ہے جس پر عمل کرنے
والے بفضلہ تعالیٰ صاحب ہیں۔ فقیر کاتب الحروف بھی اس پر عامل ہے اور اسی عمل کی برکت سے دانت
محفوظ ہیں۔ حالانکہ موجودہ دور میں پچپن چھپن سال کی عمر تک بالعموم کل دانت باقی نہیں رہتے۔ یہاں پر
اس عمل کو تحریر کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان بھائی اس سے فائدہ حاصل کریں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمیشہ وتر کی
پہلی رکعت میں سورۂ نصر دوسری رکعت میں سورۂ لھب اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھا
کریں کبھی ناغہ نہ ہو۔ سورۂ اخلاص کا ترجمہ اور اس کے مختصر حالات پیچھے بیان کئے جا چکے ہیں۔ اس
وقت سورۂ نصر اور سورۂ لھب کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سورۂ نصر کا ترجمہ

یہ سورۃ مدنی ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں سترہ کلمے ستتر حرف ہیں۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ
وَالْفَتْحُ جب اللہ کی مدد اور فتح آئے (اے محبوب تمہارے دشمنوں کے مقابلے میں اس سے یا
تمام فتوحات اسلام مراد ہیں یا فتح مکہ) وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور
لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے ہیں (جیسے کہ بعد فتح مکہ ہوا کہ لوگ اطراف
اطراف سے خوشی خوشی جوق در جوق آتے تھے اور مشرف باسلام ہوتے تھے) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْهُ تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو (امت کے لئے) اِنَّهٗ
كَانَ تَوَّابًا بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کی بہت کثرت فرمائی

گٹھا سر پر اٹھاتی ہوئی (اس کا نام ام جمیل تھی جو ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھی۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو عداوت و عناد تھا۔ باوجودیکہ بہت دولت مند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن انتہائی عداوت کے باعث خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر راستے میں ڈالتی تھی۔ تاکہ حضور اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف پہنچے اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں دوسرے سے مدد لینی بھی گوارا نہیں کرتی تھی۔ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسہ ہوگا (جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی۔ ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی۔ ایک فرشتے نے بحکم الٰہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی جس سے وہ مر گئی) **مسئلہ** جب آخری شب میں جاگنے پر اعتماد و بھروسہ نہ ہو تو پہلے ہی رات میں وتر پڑھ لے **مسئلہ** اول شب میں وتر پڑھ کر سو رہا پھر پچھلے کو جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں

تہجد پڑھے بغیر تہجد کا ثواب

وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتْ دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھنا افضل ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر رات میں نہ اٹھا تو یہ دو رکعتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی **مسئلہ** ان دو رکعتوں کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا بیٹھ کر پڑھنے سے افضل ہے جیسے کہ اور نوافل کا بھی یہی حکم ہے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ ان کو بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے۔

سورۂ اِذَا زُلْزِلَتْ کا ترجمہ

اس کا نام سورۂ زلزلہ بھی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی اور بعض نے کہا کہ ہجرت کے بعد اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں پینتیس کلمے اور ایک سو انتالیس حروف ہیں۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا جب زمین تھرتھرا دی جائے (قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روز قیامت جیسے اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے سب ٹوٹ پھوٹ جائے) وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے (یعنی خزانے اور مردے جو اس میں ہیں وہ سب نکال کر باہر ڈال دے) وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا اور آدمی کہے اسے کیا ہوا (ایسی مضطرب ہوئی اور ایسا شدید زلزلہ آیا جو اس کے اندر تھا سب باہر پھینک دیا) یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰی لَهَا

اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی (اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی سب بیان کرے گی، حدیث شریف میں ہے ہر مرد و عورت نے جو کچھ اس پر کیا اس کی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا، فلاں روز یہ) اس لئے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا (کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کئے گئے تھے ان کی خبر دے) یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر (کوئی داہنی طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائے گا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف) تاکہ وہ اپنے کئے ہوئے دیکھے جائیں۔ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ اور جو ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

قیامت میں مومن کامل کا اسلامی امتیاز

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن (جو کبیرہ گناہ سے مجتنب رہے) اور کافر کو روز قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ بدیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہو چکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔ ابتدائے اسلام میں بعض لوگ یہ خیال رکھتے تھے کہ صغیرہ گناہوں پر مواخذہ نہ ہوگا۔ اور بعض قلیل چیز کے صدقہ کرنے سے یہ خیال ترم کرتے تھے کہ اس پر کیا اجر ملے گا۔ اس آیت کو نازل کر کے بتایا گیا کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہوتی ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے یہ فرمایا کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے۔ اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ہر مومن اپنی بھلائی کی جزا پائے گا اگرچہ وہ بھلائی ذرہ برابر ہو اور ہر کافر اپنی برائی کی سزا پائے گا اگرچہ وہ برائی ذرہ برابر ہو۔ اس سورت کی تلاوت ثواب میں نصف قرآن کے برابر ہے بس دو مرتبہ پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملے گا۔

بیماری کا اسلامی امتیاز

فی الحقیقت بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کے منافع بے شمار ہیں اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر درحقیقت آرام و راحت کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی سمجھتا ہے درحقیقت روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے حقیقی بیماری روحانی امراض ہیں کیونکہ یہ بہت خوف کی چیز ہے۔ اور اسی کو مرض مہلک سمجھنا چاہیئے۔ بہت موٹی سی بات ہے جس کو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب مرض

میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا کو یاد کرتا ہے اور کس قدر توبہ و استغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رتبے والوں کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا یہ سمجھتے ہوئے کہ "ہر چہ از دوست می رسد نیکوست" مگر ہم جیسے کمزور بندے کم از کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع فزع کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی اور اس بڑے ثواب سے محروم ہو جانا دوسری مصیبت ہے بہت سے نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمے بول اٹھتے ہیں بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں معاذ اللہ مولیٰ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں ایسے لوگ تو بالکل ہی خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃَ کے مصداق بن جاتے ہیں اب ہم بیماری کے بعض فوائد جن کا ذکر احادیث میں وارد ہوا ہے بیان کرتے ہیں تاکہ مسلمان اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول کے ارشادات گوش دل سے سنیں اور ان پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو دور فرما دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

بخار کی اسلامی تاثیر

حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ام السائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ کانپ رہی ہو عرض کی بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے **فرمایا** بخار کو برا نہ کہو کیونکہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

بیماری میں تندرستی کے نیک اعمال بغیر کیے لکھے جاتے ہیں

حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ جب عبادت کے اچھے راستہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر مقرر ہے اس سے فرمایا جاتا ہے اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھ جب وہ تندرستی میں تھا یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلا لوں یعنی موت دے دوں۔ **حدیث** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قیامت کے دن مصیبت زدہ مسلمانوں کو ثواب دیا جائے گا تو راحت و آرام والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں

اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو مسلمانوں کے مقبرے میں دفن کریں ورنہ علیحدہ۔

کافر مُردے کا اسلامی حکم

کافر مُردے کے لئے غسل کفن و دفن نہیں بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر کسی گڑھے میں داب دیں، یہ بھی اس وقت کریں جبکہ اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اسے لے نہ جائے ورنہ مسلمان ہاتھ نہ لگائے۔ نہ اس کے جنازے میں شرکت کرے۔ اور اگر بوجہ قرابت قریبہ شریک ہو تو دور دور رہے۔ اور اگر مسلمان ہی اس کا رشتہ دار ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا نہیں لے اور بلحاظ قرابت غسل کفن و دفن کیا تو جائز ہے مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ برتے بلکہ نجاست دھونے کی طرح اس پر پانی بہائے اور چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبا دے۔ یہ حکم کافر اصلی کا ہے اور مرتد جیسے قادیانی یا وہابی کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اسے غسل دیں نہ کفن بلکہ کتے کی طرح کسی تنگ گڑھے میں دھکیل کر مٹی سے بغیر جنازہ کے پاٹ دیں۔

مسئلہ میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینے پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں، یہ بھی نہ کریں۔

غسل کے برتن وغیرہ کے متعلق ضروری ہدایت

بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میت کے غسل کے لئے نئے گھڑے بدھنے لاتے ہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں گھر کے استعمالی گھڑے لوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں۔ اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد توڑ ڈالتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے کہ مال ضائع کرنا ہے۔ اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہو گئے تو یہ بھی فضول بات ہے کیونکہ اول تو اس پر چھینٹیں نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو میت کا غسل نجاست حکمیہ دور کرنے کے لئے ہے یعنی مستعمل پانی کی چھینٹیں پڑیں اور مستعمل پانی نجس نہیں۔ جس طرح زندوں کے وضو غسل کا پانی نجس نہیں ہوتا اور برتن کی جب کہ اس پانی کی چھینٹیں پڑیں تو دھو ڈالے

دھونے سے پاک ہو جائیں گے اور اکثر جگہ وہ گھڑے بدستور مسجدوں میں رکھ دیتے ہیں اگر نیت یہ ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اس کا مردے کو ثواب تو یہ اچھی نیت ہے اور رکھنا بہتر۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے تو نری حماقت ہے اور بعض لوگ گھڑے کا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

کفن کا اسلامی طریقہ

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے اور کفن کے تین درجے ہیں (۱) کفن ضرورت (۲) کفن کفایت (۳) کفن سنت۔ مرد کے لئے کفن سنت تین کپڑے ہیں، (۱) چادر (۲) تہبند (۳) کفنی اور عورت کے لئے پانچ تین یہ اور (۴) اوڑھنی (۵) سینہ بند۔ **کفن کفایت** مرد کے لئے دو کپڑے ہیں ۱ چادر ۲ تہبند اور عورت کے لئے تین ۱ چادر ۲ تہبند ۳ اوڑھنی یا ۱ چادر ۲ کفنی ۳ اوڑھنی۔ **کفن ضرورت** دونوں کے لئے یہ ہے کہ جو میسر آئے۔ **کفن کی اسلامی مقدار** میں چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور **تہبند** سر سے قدم تک یعنی چادر سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لئے زیادہ تھا۔ اور کفنی گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اور جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے۔ چاک اور آستین اس میں نہ ہوں۔ **مرد اور عورت کی کفنی میں فرق** ہے مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لئے سینے کی طرف۔ **اوڑھنی** تین ہاتھ کی ہونی چاہئے یعنی ڈیڑھ گز۔ سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

کفن کے لیے سوال کرنا کب جائز ہے

بعض محتاج کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفن سنت میسر نہیں وہ کفن سنت کے لئے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کیونکہ سوال بلا ضرورت جائز نہیں اور یہاں ضرورت ہے نہیں البتہ اگر کفن ضرورت پر بھی قادر نہ ہوں تو بقدر کفن ضرورت سوال کریں زیادہ نہیں ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفن سنت پورا کردیں تو انشاء اللہ تعالیٰ پورا ثواب پائیں گے۔

کفن کس قیمت کا ہونا چاہیے

کفن اچھا ہونا چاہئے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا۔ اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہئے حدیث میں ہے مردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے خوش ہوتے ہیں سپید کفن بہتر ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے مردے سپید کپڑوں میں کفناؤ۔ مسئلہ کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو منع اور عورت کے لئے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اس کا کفن دیا جا سکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز اس کا کفن بھی ناجائز۔

کفن نابالغ کا اسلامی طریقہ

جو نابالغ حد شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اسے بھی دیئے جائیں اور حد شہوت پر پہنچنے کی عمر کا اندازہ

مقتولوں کے مشابہ ہوں تو یہ اُنہیں میں سے ہیں اور اُنہیں کے ساتھ ہیں دیکھیں گے تو اُن کے زخم شہید کے زخم کے مشابہ ہوں گے، اسی واسطے شہدا میں شامل کردیئے جائیں گے (۸) سفر میں مرے تو شہید ہے (۹) سِل کی بیماری میں مرا تو شہید ہے (۱۰) سواری سے گر کر یا مرگی سے مرا تو شہید ہے (۱۱) بخار میں مرا شہید ہے (۱۲) مال (۱۳) یا جان (۱۴) یا اہل (۱۵) یا کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا تو شہید ہے (۱۶) عشق میں مرا تو شہید ہے بشرطیکہ پاک دامن ہو اور چھپایا ہو (۱۷) کسی درندے نے پھاڑ کھایا تو شہید ہے (۱۸) بادشاہ نے ظلماً قید کیا اور مرگیا شہید ہے (۱۹) بادشاہ نے ظلماً مارا اور مرگیا تو شہید ہے (۲۰) کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا تو شہید ہے۔ (۲۱) علم دین کی طلب میں مرا تو شہید ہے (۲۲) موذن جو طلب ثواب کے لیے اذان کہتا ہو مرنے پر شہید ہے (۲۳) تاجر راست گو مرے تو شہید ہے (۲۴) جسے سمندر کے سفر میں متلی اور قے آئی اور مرگیا تو شہید ہے (۲۵) جو اپنے بال بچوں کے لیے سعی کرے اُن میں احکامِ الٰہی قائم کرے اور اُنہیں حلال کھلائے تو مرنے پر شہید ہے (۲۶) جو ہر روز پچیس ۲۵ بار یہ پڑھے شہید ہے اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ (ترجمہ) اے اللہ میرے لئے موت میں برکت عطا فرما اور موت کے مابعد میں (۲۷) جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں کبھی ترک نہ کرے وہ شہید ہے (۲۸) فسادِ اُمت کے وقت سُنّت پر عمل کرنے والا شہید ہے بلکہ اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے (۲۹) جو مرض میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ چالیس بار کہے اور اُس مرض میں مرجائے تو شہید ہے اور اگر اچھا ہو گیا تو مغفرت ہوجائے گی (۳۰) کفار کے مقابلہ کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا شہید ہے (۳۱) جو ہر رات میں سورۂ یٰسین شریف پڑھے (۳۲) جو با طہارت سویا اور مرگیا شہید ہے (۳۳) جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سو بار درود شریف پڑھے شہید ہے (۳۴) جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں شہید ہے (۳۵) جو جمعہ کے دن مرے شہید ہے (۳۶) جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اُس کے لئے شام تک استغفار کریں اور اگر اُس دن میں مرا تو شہید ہے۔ اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے استغفار کریں گے اور اگر اس درمیان میں مرگیا تو شہید ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَنَاصِرِنَا وَمَاوٰنَا

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اللہ تعالیٰ شوق دے تو اکابرین اہلسنت کی تصانیف خود پڑھیں اور دوست احباب کو پڑھائیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
شمع شبستانِ رضا اول دوم سوم ۲۰/- مجلد	۱۸/- غیر مجلد	عزیز الخلائق یعنی شمع شبستانِ رضا چہارم	۱۰/۵۰
قادری رضویہ پنجسورہ	۱۳/۵۰	یازدہ سورہ قادری رضویہ	۱۳/۵۰
ذکرِ حبیب اول، دوم	۵/-	نقشِ وفا	۳/-
برائے کہو	۲/-	لہو کی بوندیں	۱/۷۵
انیس الجلیس	۹/-	مجموعۂ نعت	۱۲/--
خون کے آنسو اول، دوم	۱۰/۵۰	ہمارا اسلام اول تا پنجم	۱۱/۵۰
زلزلہ	۷/۵۰	تبلیغی جماعت	۸/۵۰
خاکِ کربلا	۱۰/--	منہاج العابدین	۱۵/-
شرح صدور	۱۵/-	مدارج النبوۃ	۷۵/--
غنیۃ الطالبین	۳۲/-	مسلک امام ربانی	۹/--
حدائقِ بخشش	۷/۵۰	تسکین روح	۲/۵۰
منور نعتیں	۳/--	شواہد النبوۃ	۱۸/-
سچی حکایت اول تا پنجم	۳۵/--	انفاس العارفین	۲۰/--
کشف المحجوب	۲۱/--	مواعظِ رضویہ اول تا پنجم	۷۰/--
بارہ تقریریں	۱۵/--	فتاویٰ رضویہ دوم ۲۴/-- سوم	۴۵/--
بہار شریعت ۵۰/-- مجلد	۶۰/--	چہارم ۳۶/- پنجم	۲۱/--
تفسیر نعیمی اول پارہ	۲۸/-	ذوقِ نعت	۴/۵۰
خطبات اول دوم	۲۴/--	شانِ حبیب الرحمٰن	۱۰/۵۰
اوراقِ غم مجلد	۱۸/--	مواعظِ نعیمیہ	۱۸/--
شانِ احمد رضا	۶/--	ذکرِ جمیل	۱۲/--
کرم بالائے کرم	۹/--	احکام شریعت اول دوم سوم	۱۰/۵۰
سوانح کربلا	۳/--	شرح مشکوٰۃ شریف مکمل	۲۰۰/--

اللہ تعالیٰ شوق دے تو اکابرینِ اہلسنت کی تصانیف خود پڑھیں اور دوست احباب کو پڑھائیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
شمع شبستانِ رضا اول دوم سوم ۔/۲۰ مجلد	۔/۱۸ غیر مجلد	عزیز الخلائق یعنی شمع شبستانِ رضا چہارم	۱۰/۵۰
قادری رضویہ پنجسورہ	۱۳/۵۰	یازدہ سورہ قادری رضوی	۱۳/۵۰
ذکرِ حبیب اول، دوم	۵/۰	نقشِ وفا	۳/
برائے عمو	۲/۰	لہو کی بوندیں	۱/۷۵
انیس المجلیس	۔/۹	مجموعۂ نعت	۱۲/۰۰
خون کے آنسو اول، دوم	۱۰/۵۰	ہمارا اسلام اول تا پنجم	۱۲/
زلزلہ	۹/۰۰	تبلیغی جماعت	۹/۰۰
خاکِ کربلا	۱۰/۰۰	منہاج العابدین	۱۵/۰
شرح صدور	۱۵/۰	مدارج النبوۃ	۸۱/۰۰
غنیۃ الطالبین	۳۶/۰	مسلک امام ربانی	۹/۰۰
حدائقِ بخشش	۹/۰	تسکین روح	۲/۵۰
منور نعتیں	۲/۰۰	شواہد النبوۃ	۲۱/۰۰
سچی حکایات اول تا پنجم	۳۵/۰۰	انفاس العارفین	۲۱/۰۰
کشف المحجوب	۲۱/۰۰	مواعظِ رضویہ اول تا پنجم	۷۰/۰۰
بہار تقریریں	۱۵/۰۰	فتاویٰ رضویہ دوم ۔/۲۴ سوم	۴۵/۰
بہارِ شریعت ۔/۸۰ مجلد	۱۰۰/۰۰	چہارم ۔/۳۶ پنجم	۴۱/۰۰
تفسیر نعیمی اول پارہ	۔/۴۰	ذوقِ نعت	۷/۰۰
خطبات اول دوم	۳۶/۰۰	شانِ حبیب الرحمٰن	[illegible]
اوراقِ غم مجلد	۱۸/۰۰	مواعظِ نعیمیہ	[illegible]
شاہد احمد رضا	۶/۰۰	ذکرِ جمیل	[illegible]
کرم بالائے کرم	۱۵/۰۰	احکامِ شریعت اول دوم سوم	[illegible]
سوانح کربلا	۳/۰۰	شرح مشکوٰۃ شریف مکمل	۲۵۷/۰۰